وفی انفسکم افلا تبصرون

بحمد اللہ دیوان عالیجناب نواب صولت جنگ میر عابد علیخاں بہادر المتخلص بہ ... دام اقبالہ

حسب سعی سید قادر حسین صاحب قادری و مولوی محمد عبد القادر صاحب ابوطاہر

قد طبع فی مطبع فخر نظامی حیدرآباد دکن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمدِ خدا وظیفہ ہے برنا و پیر کا ۔ نعتِ رسول ورد صغیر و کبیر کا

دیکھا ہی حقکو جن نے یہ حق رتبہ پیر کا ۔ گر عقل ہو تو مان سخن اس حقیر کا

ہوں خاکسار میں نہیں خواہان سریر کا ۔ کافی ہی گر ملے مجھے بستر حصیر کا

الفقر فخری احمد مرسل نے جب کہا ۔ سلطان سے نہیں بڑھکے جانئے رتبہ فقیر کا

ہے آسرا جو صاحب لولاک کا مجھے ۔ مطلق نہیں ہے خوف گناہ کثیر کا

چھوٹا گمان سے جا کے نگاہ وہ نشانہ پر | اپنا سخن مقابلہ کرتا

دنیا کی مشکلات سے کیا ڈر نہیں ہے
مشکلکشا ہے نام مرے دستگیر کا

مظہر ہے خاص بندۂ خدا کے ظہور کا | پھر دیکھئے تو جلوہ محمد کے نور کا
نزدیک آئیے تو کہوں راز دور کا | قادر ہو قلب پر تو تماشا ہے طور کا
زاہد کو صرف شوق ہے جنت کی حور کا | رندوں کو اعتراف ہے اپنے قصور کا
کیوں عاشقوں کو کرتے ہیں ناصح نصیحتیں | کیا کام اہل عشق میں [illegible] شعور کا
کیا ہے عجب جو بخش دے مجھ تیرہ روز کو | وہ ہے کریم بندہ ہوں [illegible] غفور کا
شیطان کی کیا مجال کرے آدمی سے بحث | اوستاد ہے یہ اس سے بھی بڑھ کر فتور کا
خطا اونکا مجھکو آیا ہے مضمون نیا نہیں | اک کام مجھسے آج نہ ہے مجھکو ضرور کا

عابد کو کیوں نہ فخر ہو اس اختصاص پر

فدوی بھی ہے تو خاص اپنے حضور کا

ہے یہہ بیگانہ آشنا سب کا
دل بھی معشوق ہے نئی ڈھب کا

ہو وفا وعدہ ہم سے
رخسار کا دے یا لب کا

میری تیری ہے دوستی کب کی
کچھہ تعلق نہیں ہے یہہ اب کا

مے پندار پی ہے زاہد نے
پاک ہے نفس رند مشرب کا

کافر عشق بھی مسلمان بھی
ہے جدا ڈھنگ میرے مذہب کا

تو نے کیوں دی ذرا سی مے ساقی
تشنہ ہوں ساغر لبالب کا

عید کا دن ہے آئیے ملئے
ہم سے ہوتا ہے وعدہ کیوں شب کا

کون مجھسا ہے دوسرا عاشق
تجھکو اک میں ملا ہوں مطلب کا

عبد مجھکو کیا جو اسنے عابد
مجھپہ احسان ہے مرے رب کا

رات دن محو تصور ہے مرے جان کسکا
عشق رکہتا ہے تو پنہان دل نادان کسکا

کسکے سایہ مین خط و زلف کو ہاتھ آئے نجات
آسرا ڈہونڈہتے ہین سنبل و ریحان کسکا

جستجو ہی ہے کسکی یہہ شب و روز تجہے
عشق ہے دل کو ترے نیر رخشان کسکا

کیا کہون پوچہیہ مین مین وہ دکہا کر زلفین
دل بنا ہے اسطرح پریشان کسکا

تم جو دل مین ہو تو کیا کچہہ نہین دل مین میرے
کسکی حسرت مین کرون عشق مین ارمان کسکا

حال غابد کے کہون ہیئت ملت کا کیا
مین ہی دل نے سے پہلا تہا ایمان کسکا

غیرونکو بھی معلوم ہے مین یار ہون اوسکا
ل ہے ہے عشق بہرحال خریدار ہون اوسکا

اے مالک کونین بنایا مجھے جس نے
شرمندہ تمہارا تو گنہگار ہون اوسکا

کرتا ہون جو مین خوب طلب حق کی محبت
صد شکر کہ اب سے ہی طلبگار ہون اوسکا

مجہہ خاک کے پتلے کو حقارت سے نہ دیکہو
ذرہ ہون مگر محرم اسرار ہون اوسکا

دیوانہ مجھے کہتے ہین کیون اہل خرد سب / وہ سیر ہے مین دل سے طلبگار ہون اوسکا

ہونے کی ود احسبہ سلیمان کو ہے حسرت / مین مور ضعیف ایک گرفتار ہون اوسکا

کرتے ہین عبث فکر مری حضرت عیسے / صحت سے غرض کیا مجھے بیمار ہون اوسکا

مسجد میں جو عابد ہون تو بتخانہ مین راہب / میخانۂ عالم مین مین سرشار ہون اوسکا

جس جگہ پہ آنکھہ پڑی یار کا جلوہ دیکھا / اسی جلوہ کا زمانہ مین تماشا دیکھا

اپنے زیور کی وہ تعریف بھی لوگ کرتے ہین / چاند تو چاند ہے ماتہے کا بھی تارا دیکھا

ساری محفل مین مرے حال پہ تہی اوسکی نظر / آنکھہ سے اوس نے کیا مجھکو اشارا دیکھا

دین و دنیا کا کیا عشق نے تیرے نقصان / نفع کے بدلے ہوا میرا خسارا دیکھا

دل کو آئینہ کیا مین نے کہ صورت دیکھون / دیکھنے والے نے افسوس نہ دیکھا دیکھا

گلے کرنے لگے مجھہ سے وہ یہہ فرماتے ہین / تیرے دل کے لئے رکھا ہے یہہ آرا دیکھا

سخت بیتاب یوں ہوا ہوں جو گئے | یا نبی آپ کا ہی میں نے سہارا دیکھا
نامہ تیرے پڑھی میرا ساتھ وہ قاصد ہوا | آ کے کہتا ہے کہ کیوں شوق ہمارا دیکھا

قدم شاہ دکن (خلد اللہ ملکہ) تم سے تو دیکھے عابد
نہ سمر قند ہی دیکھا نہ بخارا دیکھا

آنکھ اب تم سے لڑی بر زحرم چھوڑ دیا | اک تمہارے لئے کس کس کو صنم چھوڑ دیا
خط تمہیں لکھنے کو بیٹھا تھا کہ تم آ ہی گئے | اس لئے ہات سے اب میں نے قلم چھوڑ دیا
میرے ستر سے جو ناصح کو ہوئی آگہی | پند گوئی کو وہیں کھا کے قسم چھوڑ دیا
تو نے جس روز کیا وصل کا وعدہ مجھ سے | دل مضطر نے خیال شب غم چھوڑ دیا
ہات کو میں نے بڑھایا تھا کہ چھو لوں خسار | ہات ظالم نے میرا کر کے قلم چھوڑ دیا
دی مجھے عشق کی سرکار نے روشن جو کی | میں نے دنیا ہی مراتب وہ علم چھوڑ دیا
آگیا جو تمہیں پا نہ میری قسمت جاگی | شکر اللہ کا یک لخت ستم چھوڑ دیا

کیا ہوئے پہلے کے الطاف و مہر و لطف
واہ جی تم نے تو سب لطف و کرم چھوڑ دیا

ہات اوٹھا تو مری ارمان سے مسکین عابد
خدا میں اوس شوخ نے یہہ کہکے ستم چھوڑ دیا

بت کو لا کے کسنے میرے دل کے اندر رکہدیا
خانۂ اللہ میں کیسا یہہ پتھر رکہدیا

کر دیا منہہ بند میرا بات ہی کہنے ندی
ایک کڑی ہی ایسی سنائی دلمیں نشتر رکہدیا

شیخ صاحب عزم کعبہ ہو مبارک آپکو
ہمنے اپنا کوچۂ جانان میں بستر رکہدیا

جو ہوا نا ہو نہ ہائے جو کہ ٹانا ہو نہا سئے
کاتب تقدیر نے کے آگے مقدر رکہدیا

ہو گیا حیراں عابد دیکھکر یہہ صورتین
جب قدم اس آئینہ خانہ کے اندر رکہدیا

جس نے ایسا تجھے شباب دیا
اوس نے ہی ہم کو اضطراب دیا

شب کا وعدہ کیا نہین آیا
رات بھر مجھکو یوں عذاب دیا

کیون نہ جلجاؤن غیر کو تو نے
بھر کے ساغر دیا کباب دیا
کتنے تو سے دبے لئے کتنے
اسکا تو نے نہین حساب دیا
خلق سے کیا تو مانگ خالق سے
اوسنے ہی سب کو بیحساب دیا
شیخ نے کر کے غیبت رندان
زہد و تقوے کا سب ثواب دیا
ہمنے کیا پوچھا آپ کیا سمجھے
بات کیا تھی یہہ کیا جواب دیا

عابد حق پرست کو ہے ہے
تم نے کیون ساغر شراب دیا

کھوج اوس نام کا نہین ملتا
کچھ پتا کام کا نہیں ملتا
کوئی کیا سیتے آپ تک صاحب
رستہ اس بام کا نہین ملتا
یون تو برسون ہی پی ہے اے ساقی
لطف اس جام کا نہین ملتا
کون وحشی گیا کہ کعبہ مین
جامہ احرام کا نہین ملتا

غیر کا خط وہ دیکھتے ہین مجھے ۔ پرچہ پیغام کا نہین ملتا
یون ہین کہنے کو سیکڑون احباب ۔ دوست اک کام کا نہین ملتا
سود سرکار عشق سے ہمکو ۔ درہم و دام کا نہین ملتا
دل جو اوس زلف مین پہنسا وہ گیا ۔ صید اس دام کا نہین ملتا
تری طاعت سے اک پل ہمکو ۔ وقت آرام کا نہین ملتا
اوس نے گہایل کیا ہے دربردہ ۔ زخم صمصام کا نہین ملتا
غیر کی وجہ سے ندو گالی ۔ لطف دشنام کا نہین ملتا

کہا عابد سے دیکہے زہر داغ
عوض اس دام کا نہین ملتا

اپنے ہی دلمین ہے خدا ملتا ۔ کعبے جاتے تو ہمکو کیا ملتا
نہ زاہد کو گر پیتا ملتا ۔ کیا کہون مین کہ کیا مزا ملتا

دولت عشق تھی تیرا ملتا | مل گیا تو تو اور کیا ملتا
تو نے گھر کر لیا ہے دل میں مرے | اب کہاں اور دوسرا ملتا
تیرے ملنے سے مل گئے دارین | تو جو ملا تو سب کا کیا ملتا
دل میں جو ہے میں صاف کہدیتا | گر وفادار آشنا ملتا

کشتئ عمر کے لئے ساحل
ناخدا کے عوض خدا ملتا

کیا خدا کا پتا ہمیں ملتا | تو نہ گر [illegible] ہمیں ملتا
منزل عشق ہات آتی جب | خضر سا رہنما ہمیں ملتا
دل ہی کرتا نہ رہنمائی تو | رستہ عشق کا ہمیں ملتا
خانۂ دل میں ہم جو کرتے تلاش | جان جاناں کا پتا ہمیں ملتا
تیغ قاتل گلے سے ملتی تو | قتل کا جب مزا ہمیں ملتا

تیرا جلوہ ہے دونو عالم مین | کیا کوئی دوسرا ہمین ملتا

جستجو مین ہے جسکے تو عابد
وہ تو ہے جابجا ہمین ملتا

جبسے کہ آشنا مرا نا آشنا ہوا | مین کیا کہون کہ حال مرا کیا سے کیا ہوا

نیت تری ہے بدلی ہوئی دل ہرا ہوا | ظاہر یہہ بھید آج سے مجھے دلربا ہوا

پہلے تو آسمان تہا اب تم بہی ہوگئے | قاتل جہان کا ایک تہا اب دوسرا ہوا

آئے نہین جو پہر نصیحت وہ میرے پاس | کیا جانے آج حضرت ناصح کو کیا ہوا

مین نے کہا کہ مرتا ہون بولا کہ گئے وہ | قدرت خدا کی آپکو یہہ حوصلہ ہوا

اونسے حجاب کیجیے آنکھین ہون جنکی بند | پردہ یہان ہے دیدۂ دل سے اوٹھا ہوا

عابد بقا اوسی کیلئے ہے جہان مین
زندہ رہا جو ذات خدا مین فنا ہوا

رونق فزا انجمن مین جو وہ گلبدن ہوا
شبنم سیدہ شرمسار گلِ نسترن ہوا

معبود تہا مین ہستی مین آکر ہوا ہون عبد
کوئی یہان وہیٔ کچھہ مکر و فن ہوا

نام و نشان بھی ہے تو واقف ہتا کوئی
چرچا مجھی سے تیرا سرِ انجمن ہوا

کیا کیجے ذات آگے ہین منتہی سے صفات
کچھہ ایسا اس زمانہ کا اولٹا چلن ہوا

دریا ست چھوٹ کر ہے قطرہ ہوا نام
مین کیون وطن سے اپنے غریب الوطن ہوا

حایل یہی کلام ہے تیرا تو جان لے
مشہور عشق والون مین تیرا سخن ہوا

یہہ خوشی کے بدلے اے دل محنت کا غم ہو گیا
بات اچھی بھی نہ سمجھا وہ تو برہم ہو گیا

جو تصور عشق مین تہا وصل مین اب وہ کہان
بڑہ گیا تہا پیار اوسکا گھٹ گیا کم ہو گیا

پان کا بیڑا بنا کر تم نے جو مجھکو دیا
وہ سرِ محفل عدو کے واسطے سم ہو گیا

خلوتِ وحدت مین ظاہر اسقدر کثرت ہوئی
ایک جلوہ سے ترے معمور عالم ہو گیا

جلوہ محبوب کا جلوہ ہے محبوب علیؑ | جاں لوا سوا سطے وہ فخر عالم ہوگیا

ہوتے ہیں رندوں سے عابد بدوں رندو مست
حضرت ناصح کو کیوں بے فائدہ غم ہوگیا

زاہد مرا خیر بیہ انجام ہوگیا | نہایت پرست کفر ہی اسلام ہوگیا
صیاد تو نے کسلئے چھوڑیں ہیں کاکلیں | تیرا بناؤ میرے لئے دام ہوگیا
میں اور قیس شیفتہ ملیلے وشوں کے ہیں | دونوں کا ایک عشق میں انجام ہوگیا
مانگا جو بوسہ میں نے تو گالی ملی مجھے | لو یہہ سوال قابل دشنام ہوگیا
شہرہ تمہارا میری محبت نے کردیا | جاکر دکن سے روم کو تا شام ہوگیا
ابرو وہاں ہلا تو یہاں کٹ گیا گلا | اوسکا اشارہ موت کا پیغام ہوگیا
بیمار ہجر کی ہے دوا شربت وصال | تسکین دل کو ہوگئی آرام ہوگیا
کس لطف سے وہ کہتے ہیں مجھکو پکارکر | اب عاشقوں میں شفیع ترا نام ہوگیا

تسبیح پڑھکے ہات اٹھاتا سوے فلک
عابد کے واسطے یہہ بڑا کام ہوگیا

داغ سے نالان ہین ہم مین تو ساداں ہوگیا
حال میرا دیکھہ کر حاسد پریشاں ہوگیا

یہہ قصور اوسکا ہے یارو ہمین میرا گہ ہین
ولولہ دل کو ہوا نخچیر مژگان ہوگیا

کاٹے ہوئے تمسے میرے رونے کو واہ جی
دہجیان ہین جیب کی اور ریزہ داماں ہوگیا

یہہ نئی مین ہے نکالی دوستی ہاپ اوسکی حال
حسن ظہور اوسکا ہوا ہین آپ پنہان ہوگیا

عشق کے دربار مین خلعت ہے یہہ میرے لئے
ہوگیا دیوانہ مین ریزہ گریبان ہوگیا

ہو گیا ہے کیا کہین اوس ست کو شوق کباب
دل مرا اچھا تہا کل تو آج بریان ہوگیا

یار کا تمغہ ہے یہہ صولت حفاظت کیجیے
داغ کی الفت ہے دلمین دل نگہبان ہوگیا

ہوگئے ہین داغ کے شاگرد عابد دہوم سے
دوست سکے خوش ہین دشمن تو گریان ہوگیا

سامنا ہوتے ہی تجھسے اک زمانہ ہو گیا
غم ترے عاشق کے حق میں آب و دانہ ہو گیا

کیوں نہ میں عاشق ہوں کس پہ کر دوں ابتدا سے
خود مجھے منظور حب دل کا جلانا ہو گیا

قیس اور فرہاد کا قصہ نہیں سنتا کوئی
مشتہر مخلوق میں اپنا فسانہ ہو گیا

آپکو جینے مٹایا تو ہوا تجھسے وصال
اک یہی تو کام ہمسے عاقلانہ ہو گیا

بھیس میں آکر مرے ظاہر کیا ہے آپکو
کثرت کر آئینہ کا کیا بہانہ ہو گیا

یہہ تو عابد ہے سراسر حضرت نافیض کا
عاشقانہ تہا مذاق اب عارفانہ ہو گیا

کثرت کو دیکھکر دل نادان مچل گیا
وحدت کے حق مقام میں آ کر سنبھل گیا

مانند سیم و زر کی تب عشق سے یہاں
دل بھی پگل گیا ہے جگر بھی پگل گیا

شیشہ میں دل کے بادۂ توحید سے ہے جوش
ساقی عجب ہوا خم وحدت ابل گیا

الفقر کی حدیث کا جسکے ہے خیال
دل سے مرے تصور اہل دول گیا

مین ذات سے صفات مین ہونے لگا تہا
ہستی مین آکے ہین جو میرا دل گیا

سہر انا کی رمز مین جب سے ہوا ہون گم
اللہ رے بیخودی مین خودی سے نکل گیا

حسن سے بڑا ہے یار تجلی کا تیر عکس
سینہ ہمارا طور کے مانند جل گیا

کیا پوچھتے ہو عابد مضطر کا حال زار
جاتا تہا کل وہ کہتا ہوا ہائے جل گیا

کہان سب ہے وہ تمہارا یاد کرنا
وہ سر بازو فا ارشاد کرنا

یہی ہے عاشقون کو شاد کرنا
کہ تم بیداد پر بیداد کرنا

تسلی جھوٹے وعدہ سے بھی ہوگی
دل ناشاد کو یون شاد کرنا

بنا کر اپنا بندہ پھر یہ کیا بات
غلامی سے مجھے آزاد کرنا

مراد ل ہوگیا خود مثل نخچیر
نہ کچھ تکلیف اے صیاد کرنا

رکھا ہے نام شیطان فعل بد کا
انہین آتا ہے یون برباد کرنا

اُدھر ہی سے ہے جو کچھہ خیر و شر ہے
نہین آتا ہمین ایجاد کرنا

یہہ عابد کی دعا ہے میرے مولا
دمِ آخر مری امداد کرنا

یہی الطاف خدا کیلئے جاری کہنا
بہولنا اوس کو نہ تم یاد ہماری کہنا

کہین برباد نہ ہو خاک ہماری در در
اوسکے کوچہ ہی مین آباد ہماری کہنا

وہ گنہگار ہین دنیا مین نہین ہے ہمسا
یا نبی روز جزا لاج ہماری کہنا

سب سواری ہین مگر پاس بدولت شہ کی
اونکے افضال سے آسان ہے عماری کہنا

یار کے مست ہو عابد ہمین معلوم ہوا
آپ کا رنگ ہے آنکھون کو خماری کہنا

آجکل اوج پہ چمکا ہے مقدر اپنا
اپنے آغوش مین رہتا ہے وہ دلبر اپنا

جا کے کس کوچہ سے آتی ہے نسیم سحری
ہو رہا ہے جو دماغ آج معطر اپنا

وعدۂ حشر کا اور وں کو رہے دنیا مین
ہجر دلدار مین ہر روز ہے محشر اپنا

ہم تو کشتہ ہین تری تیغ ادا کے ظالم
کیا ڈراتا ہے ہمین کھینچ کے خنجر اپنا

فکر فردائے قیامت کی کرے عابد
مانع روز قیامت ہے پیمبر اپنا

اس سے بہتر نہین دنیا مین ٹھکانا اچھا
یار کے کوچہ مین بستر ہے لگانا اچھا

ایسے عاشق سے نہین منہ کو چھپانا اچھا
ایسے مشتاق سے کب ہے سامنے آنا اچھا

ہوس خلد نہین تیری گلی سے مرغوب
نہین کونین مین اس سے ٹھکانا اچھا

وصل ہو یا نہ ہوا یا تو یہی ہے مذہب
عشق مین یار کے اپنے کو مٹانا اچھا

عشق صادق ہو جو ہین کچھ نہین اونکو پروا
گر کہین بد نہین یا سارا زمانا اچھا

انتہا بھی ہے نصیحت کی جناب ناصح
چپ رہین آپ نہین دل کا جلانا اچھا

دیر ویران ہوا بیت ہے خدا کا اپنا
کعبۂ دل کو خدائی سے بسانا اچھا

مردے زندہ ہوے ہے تیر کرشمہ کا یہہ فیض | تو مسیح اپنا ہے ہم کو بھی جلانا اچھا

بادۂ عشق کی عابد ہے یہی کیفیت
اسکا پینا بھی ہے خوب اور پلانا اچھا

تھا حقیقت مین جو معبود ہوا عبد نما | بندہ مین کیون نہ ہویدا صفت ذات خدا
دی عطا مجھکو نکر منع گنہ سے صلا | صفت عفو خدا ہوگی گنہ سے پیدا
جسنے دیکھا نہین دنیا مین خدا کا جلوہ | یان بھی اندھا ہے وہ ناکام وہان بھی اندھا
ہے بلا عین عرب اور بلا میم احمد | شکل انسان مین ہوا آکے یہان جلوہ نما
جو ہوا تیری غلامی مین اوسے آقا | اوسکو رضوان نے کہا میوۂ جنت کہا لے

کبھی معبود کبھی عبد کبھی ہے عابد
رنگ اپنے وہ دکہاتا ہے جہان مین کیا کیا

جسنے دیکھا تجھے دیکھا جو کچھہ پایا تجھے پایا | تجھ تیرے نظر مجھکو نکوئی دوسرا آیا

کوئی حد بھی ہے اس وحشت کی یا رب ہجر جاناں مین
کہ کوسون بھاگتا ہی آجکل مجہہ سی مرا سایا

بنا ہے شمع محفل وہ ہین گردا گرد سب عاشق
وہی پروانہ بیان ہوگا کہ جسنے داغ ہی کہایا

مجھے اس بیقراری نے بنایا اور بھی مضطر
الٰہی کیا ہوا نامہ نہ اب تک نامہ بر لایا

عبادتگاہ مین رہکر ہوا ہے راہمن مغرور
نکر نخوت کبھی عابد تکبر کا ہے یہ پایا

اوسکا آنا نظر نہین آتا
نہین آتا نظر نہین آتا

آنکھ ملتی ہے یار سے لیکن
اوسکا ملنا نظر نہین آتا

وہ جوانی کدہر گئی افسوس
عیش ڈہونڈہا نظر نہین آتا

جان لینی تو ہے انہین منظور
آزمانا نظر نہین آتا

سب ہین آلودہ عشق مین تیرے
ایک سیانا نظر نہین آتا

کعبہ و دیر مین بھی ٹہتک تیرا
کچہ ٹہکانا نظر نہین آتا

اندنون ڈہنگ آگیا عابد
ہم کو اچھا نظر نہین آتا

غیرت ماہ درخشان کو نہین جانتے کیا
اوسکو ہم جانتے ہیں دور سے پہچانتے کیا

خیر یہہ ٹہہری ہے کہ ہم عاشق صادق ہین کے
مال کیا جان ہم اپنی نہین کدرلتے کیا

صاف ہو جیز تو پہر کیا ہے تامل ساقی
شئے ہے دُرد ہے شعاد سے چہاتے کیا

اوسکو محفل مین ندیکہا تو مری جان نکلی
دیکہکر دل مین خدا جانے ادہر ٹہانتے کیا

سُن لو عابد کا بھی کہنا یہہ جنابِ ناصح
دوست کی دوست کوئی بات نہین مانتے کیا

شوق ہے ہردم سے بیداد کا
حوصلہ دیکھو ستم ایجاد کا

تسوح کی تصویر دہ سے کہینچے اگر
ہاتہہ کاٹیے مانی و بہزاد کا

مین جنون مین رہنماے قیس ہوتا
عشق مین استاد ہون فرہاد کا

کیسے غافل کیسے بے پروا ہو تم | منتظر مدت سے ہون مین یاد کا
دل مرا نخچیر اوس کا ہو چکا | ہے نصیبا اوج پر صیاد کا
المدد اے سخت جانی المدد | تیز ہے خنجر بہت جلاد کا
ہے خلش دل مین مرا آٹھون پہر | وہ مژہ ہے نیشتر فصاد کا

دو جواب صاف عابد کو کوئی
منتظر بے ہے آپ کے ارشاد کا

تیر قلم تیز کن صمصام را | شہرہ آفاق کن گمنام را
ساقیا جامے بدہ این خام را | تا شناسد مایہ انجام را
ز سے صید صیاد دلم | صید کن صیاد بر ہر چین دام را
سجدہ گاہ من خم ابروے تست | وان دوگانہ میگذارم شام را
بعد عمری گشت حاصل آن صنم | صرف کردم در طلب ایام را

نامہ بر مقتول شد نامہ کجا
عالم بالا کنی پیغام را

می خوری ران شیوہ خود کردہ ام
می پسندد اہل دل بدنام را

عابد اہست این معما یا غزل
کے شود مفہوم شعرت عام را

ردیف البا

ہے یون عزیز خاطر اغیار کیا سبب
مین ہوگیا ہون ولیہ ترے مار کنیا سبب

گستاخ تمنے کر دیا سرکار کیا سبب
ڈرتے نہین ہین غیر گنہگار کیا سبب

گر مشورہ نہین ہے مرے قتل کا تو پہر
کرتے ہین غیر سے کے مراد کار کیا سبب

ہر ایک شئے مین شکل مین تو جلوہ گر ہی ہے
پوشیدگی کے ساتہہ پہر اظہار کیا سبب

اقرار ہے یون تو کیا تمنے لاکہہ بار
لیکن وفا کے کچہہ نہین آثار کیا سبب

بدنام عشق گر نہین عاشق کے واسطے
پہر ہے گلے مین تیرے ہیہہ زنار کیا سبب

آدم کا نور پاک سے بنا بر احمد ہے
عابد علاقہ ہے رسکھے نار کیا سبب

آدمی کو آدمی دیگا برابر کا جواب
تم تو ست ہو دیکھے کیا لولی تہر کا جواب

کعبہ دلکو بنا کر بتکدہ بت نے کہا
کیا بنایا ہے ہمنے ۔ ۔ اللہ کے گہر کا جواب

گالیون سے تم نہ باز آئے عابد مین دین
خیر ہو سکتی ہے کب وہان شہر کا جواب

سیکڑون اسمین بلائین ہین ہزار دن اقتین
ہے شب فرقت ہماری روز محشر کا جواب

فرض کر لو ہم نے ہفتہ بھی تو پہر ایکدن
کہو پری ایسی بھی ہے مصور کے سر کا جواب

ابرو مژگان ہین تیری ہین برابر کیا کہین
تیر بھی رکھا ہی تو نے یار خنجر کا جواب

عرصۂ محشر مین عابد جمع ہونگے سب نبی
پر نہو گا کوئی بھی اپنے پیمبر کا جواب

ایسی باتون سے ہوگا نام خراب
تم کو ریبا نہین کلام خراب

کہہ دو باہم [illegible] آ لے کر ‎ ‎ اسکو کہتے ہین انتظام خراب

شدہ یا وفا نہیں ملتا ‎ ‎ بیوفا ہوتے ہیں غلام خراب

ملتے ہیں دا[illegible] سکے ‎ ‎ حسن کے شہر میں ہین دام خراب

اسکو کہتے ہین عالم ناسوت ‎ ‎ پھر آدم سے ہے یہہ مقام خراب

مست کو [illegible] کہین نہیں پروا ‎ ‎ ہوتا ہے عاشقون کا نام خراب

غیر کو ساغر لطیف ملین ‎ ‎ ہمکو دیتے ہین ٹوٹے جام خراب

روٹی ملتی نہین ہے کہا میکو ‎ ‎ پینے والے سبہی مدام خراب

زہد و تقوے کہان گیا عابد
کام کرتے ہو تم تمام خراب

جا کے قاصد اوسے سنا مطلب ‎ ‎ کہہ سنے مطلب آشنا مطلب

دیکھا خط سارا پڑھ لیا مطلب ‎ ‎ کیا جواب آپکا ہے کیا مطلب

دید میں دید ہے مجھے منظور — نہیں ہے کوئی دوسرا مطلب

بندۂ بت ہوں شیخ سے کہدو — بت پرستی سے میری کیا مطلب

خوب کی قدر ایک ہی سمجھا — میرا مطلب رقیب کا مطلب

ہجر میں کھوج تھا تجسس تھا — تیرے ملتے ہی مل گیا مطلب

ارے ظالم میں تجھپہ مرتا ہوں — اب بھی سمجھا نہیں مرا مطلب

اب چھپانے سے فائدہ کیا ہے — تیرے ہی خط سے کھلگیا مطلب

بات میری کہیں نہ غیر سنے — او سے پہ اشارہ ہو مرا مطلب

عشق میں داغ ایسے دیتے ہو — مل گیا خوب مدعا مطلب

عابد حق پرست ہوں صاحب — کچھہ نہیں ہے بجز خدا مطلب

آئیگا میرے گھر وہ بت بدخو کب — تسکین پائیگا یہ دل بیقرار کب

وہ وہ سہے فراق کے صدمے کہ مر گئے ‫ ‫ گر اب نہین تو آئیگا غفلت شعار کب

جو مین طلب کرون وہ عنایت سے مجکو دے ‫ ‫ گر اب نہین تو پہر مرے پروردگار کب

مجکو تو وصل مین بہی وہی اضطراب ہے ‫ ‫ تسکین اب نہین تو دل بیقرار کب

وعدہ خلافیون سے ترے ناکمین ہے دم ‫ ‫ نکلی نہ میری جان دم انتظار کب

عابد وہ یار دیکہئے ملتا ہے کب مجہے

ہوتا ہے سازگار مرا روزگار کب

روبرو اپنے بلا لیجئے آپ ‫ ‫ ہم سے پردہ نکیا کیجئے آپ

جس جگہ آپ ہی ہون غیر نہو ‫ ‫ اوس جگہ ہمکو بلا لیجئے آپ

چاک دل چاک جگر ہے عاشق ‫ ‫ ہاتہہ سے اپنے ذرا سیجئے آپ

دل مرا لیکے مکر نا کیا ‫ ‫ سر پہ قرآن اوٹہا لیجئے آپ

نشہ کی آئے گی پہر کیفیت ‫ ‫ ہاتہہ سے میرے کبہی پیجئے آپ

آپ معبود ہین عابد سدہ
جو وہ مانگے لوسے اب دیجئے آپ

اتنے باتین نکیا کیجئے آپ
غنچہ ساں چپ کے رہا کیجئے آپ

عاشق زار کو اپنے بدنام
ہائے ہرگز نہ کیا کیجئے آپ

دل مرا صاف ہے آئینہ مثال
دلکو اپنے بھی جلا کیجئے آپ

اک نئی شان سے آکر ہر وقت
ہمکو دہوکا نہ دیا کیجئے آپ

نقد دل اے شہ خوبان جہان
نذر عاشق سے لیا کیجئے آپ

عابدا ساکن مسجد سے بھی
جاکے خلوت مین ملا کیجئے آپ

ردیف التاء

گذری ہے میری پوچھو نہ کیونکر تمام رات
وحشت سرا بنا تھا مرا گھر تمام رات

گھر مین ٹھہر رہے گا وہ دلبر تمام رات
ساقی رہُ کے ناس مئی احمر تمام رات

وہ وعدہ کر کے شب کو جو آئے نہ میرے گھر
تڑپا کیا مرا دلِ مضطر تمام رات

رویا خیال کر کے جو دندان یار کا
گرتے تھے میری آنکھہ سے گوہر تمام رات

ہاتون سے تنگ تھا مین دلِ بیقرار کے
یہین ہی رہا ہے یہہ کافر تمام رات

مانو بھی بات صد نہین اچھی وصال مین
رہا کرو گے کیا یو ہین محشر تمام رات

عابد بتاؤن کیا دل سوزان کا اپنے حال
اڑتے تھے میری آہ سے اخگر تمام رات

صد مدت کے یہہ آئی ہے ملاقاتکی رات
ہے مکان آپکا رہیا و ہین آنکی رات

دلکی دل ہی مین رہی جاتی ہے حسرت ساری
بات کرتے ہمین گذرتی ہے ملاقاتکی رات

شام سے حضرت زاہد مین پہ رندو ہنسنے بیٹھے
ہوگئی آنفتیمں بسر قبلہ حاجاتکی رات

مست و مخمور ہین دنیا کی خبر کچھہ بھی نہین
واہ کیا رات ہے یہ اہل خرابات کی رات

شب معراج ہے ملنے میں نہ تکرار کرو | کس فضیلت کی ہے آج ملاقات کی رات

یار آغوش میں اور ہاتھ میں ہے ساغر مے
عابد اب لطف بہت دیتی ہے برسات کی رات

سوز پنہاں سے ہے یہ دیدۂ تر کی صورت | اشک آنکھوں سے نکلتے ہیں شرر کی صورت

جستجو تیری سی گر طرز ہے ہم میں ناصح | گو نہ ظاہر نظر آتی ہے اثر کی صورت

محفل غیر کا احوال نہ پوچھو ہم سے | رات بھر جلتے رہے شمع سحر کی صورت

صرف بوسہ کی طلب پہ یہ بگڑنا کیا خوب | کس سے پیدا ہوئی فرمائیے شر کی صورت

کس جگہ آپکی شہرت نہیں اے ماہ جمال | کس نے دیکھی ہیں دنیا میں قمر کی صورت

محو کاکل ہے ہوا عشق کمر میں صاحب | ہوا معدوم زمانہ سے کمر کی صورت

ذبح کے بعد نہ دل چھیڑئے دیکھو میرا | دیکھتے کیا ہو تم اجڑے ہوئے گھر کی صورت

اک نظر دیکھ کے تو لے آنکھ اوٹھا کر ظالم | گھر کرینگے ابھی ہم دل میں نظر کی صورت

صورت اچھی نظر آئی تہی اُنکی لیکن
آجکل ہے یہہ مرے درد جگر کی صورت

سیر گلزار سے ہے سیر طبیعت اپنی
روشِ دل پہ کہڑے ہین وہ شجر کی صورت

عابد اب آپ بہی ہین کسی کے عاشق
زرد صورت نظر آتی ہے جو زر کی صورت

یون نہ پردے مین تو چہپا صورت
ارے ظالم مجہے دکہا صورت

محو یان تک ہون تیری الفت مین
مطلقاً تیری نہ بہولا صورت

اور تسکین ہو مرے دل کو
اک ذرا اور بہی دکہا صورت

آئینہ بن گیا ہے دل میرا
دیکہنا ہو تو دیکہہ جا صورت

مختلف ہون اگرچہ پیرائے
نہین ہے ایک کے سوا صورت

سیکڑون صورتین نہین اے عابد
ایک ہوتی ہے دلربا صورت

حیدرآباد فیض آباد است | بلکه بیشک خجسته بنیاد است
قامت یار رشک شمشاد است | صفتش مثل سرو آزاد است
کار دنیا که سست بنیاد است | زانکه بنیاد دهر برباد است
رود شکل خسرو از دل | شیشه اش مجلس پریزاد است
عشق عشاق را دهد شاهی | تیشه افسر بفرق فرهاد است
ساقیا ساغری عطا فرما | کشور دل زباده آباد است

در فراقش مدام عابد را
ناله و آه و شور و فریاد است

می خور که یار در بر تو هست این سزاست | هر جودی که هست خدا میکند رواست
بگذر ز رنج خار اگر خواهی وصل گل | بشنو عندلیب قدس نظر کن چه حرص قضاست
بیدار از وصف لم یزل و لایزال است | ذاتت ز ابتدا بری و پاک ز انتهاست

بیہودہ گفتگوے تو با عاشقان خطاست ۔ کن گوش واعظا سخنم عقل تو کجاست

انصاف نیست در حقِ عشاق یا که جور ۔ شاہنشہی ترا و مرا خدمت گداست

ناصح ہموش عیبِ زمانہ چہ می کنی ۔ بر عیبِ خود نگر که ہمین بہر تو سزاست

تا آنکه ہمنشینِ منی رندہ دانِ مرا ۔ دانم که دور باشی ہمادم مرا فناست

فاعل چو گشتۂ و مرا فعل ساختی ۔ در اختیارِ لغت صوابست و یا خطاست

بشنو کلامِ عابد واین نکتہ یاد دار ۔ تو بندہ را ببین بدان صورتِ خداست

ردیف التاء

اکثر یہان جو کرتے ہین قالِ جنابِ غوث ۔ معلوم ہی نہین انہین حالِ جنابِ غوث

حاصل ہے جس کسیکو کمالِ جنابِ غوث ۔ نکلا ہے اُنکے دل مین ہلالِ جنابِ غوث

مطلب کی بات دیدۂ حق بین مین کیون نہو ۔ ہے نور کا ظہور جمالِ جنابِ غوث

محبوب حق کے آپ ہین ہم نام اس لیے
تکریم کرتے ہین جو ربیع دوم کی ہم
پیران پیر کیون نہ ہین جان و دل سے ہم
وہ نامراد ہے جسے حضرت سے ہی خلاف
کرتی ہے عاشقون کو یہہ نعلین سرفراز

خلق محمدی ہین خصال جناب غوث
اس ماہ مین ہوا ہے وصال جناب غوث
حق مین ہے ہو نہین کرکے خیال جناب غوث
پھر جلا ہے رنج و ملال جناب غوث
سر پر ہے ہمیشہ نعال جناب غوث

عابد کے آگے اب نہین صولت کسیکی کچھہ
دیکھا ہے ہو نے اوس سے جاہ و جلال جناب غوث

زندگی مین تھی مجھے نخوت عبث
جب یہہ ٹھہری موت کا ہے ایکدن
کل شیء هالك الا وجهه
ہے یہہ دنیا فاحشہ اک پیرزال

اب یہہ سمجھا ہون کہ ہے دولت عبث
سات اقلیمونکی بھی شوکت عبث
سچ تو یہہ ہے دولت و حشمت عبث
آشنائی اس سے ہے صحبت عبث

یار کی جانب سے جب ہے فیروشر
پہر تو عابد دوزخ و جنت عبث

وہ یہان آتے نہین کیا باعث
لطف فرماتے نہین کیا باعث

غیر بیٹھے ہین جو گھر مین تمہرے
یلنے اٹھہ جاتے نہین کیا باعث

آرزو دل سے ملاقات کی ہے
آپ گھر آتے نہین کیا باعث

عمر گذی پہ بھی خیال اوس بت کے
دل سے یہہ جاتے نہین کیا باعث

عاشق وحشت نشین کو احباب
شہر مین لاتے نہین کیا باعث

حال عابد پہ تمہارے جان جہان
لطف فرماتے نہین کیا باعث

ردیف الجیم

مسیح سے نہوا ہے نہ ہوا یا علاج
وہی کرینگے یہہ ہوگا انہین سے سارا علاج

طبیب دیکھ کے حالت مری یہ کہتے ہین
ہوا ہے اور نہ ہوگا کبھی تمہارا علاج

مین مر رہا ہون کسی پیاری پیاری صورت پر
علاج ہو بھی تو میرا ہو پیارا پیارا علاج

مریض عشق ہون مر جاؤنگا یہ نہین کہ روز
کرو نہ اب مرا ہر جا دو بارا علاج

طبیب تھک گئے عاجز ہوے تنگ آئے
مگر یہ حضرت عائد ہوا ہمارا علاج

دل مضطر بہت تپان ہے آج
رنج ہے درد ہے فغان ہے آج

مین بھی حاضر ہون موت بھی ہے کھڑی
لیجئے وقت امتحان ہے آج

کل اسی منہہ مین خاک ڈلے گا
مرے منہہ مین تری زبان ہے آج

تھا جسے کل غرور دولت پر
وہی دنیا سے بے نشان ہے آج

خوب بر آئین گے مرے مقصد
متفق مجھسے آسمان ہے آج

جسکو مین چاہتا تھا مدت سے
میرے گھر مین وہ مہمان ہے آج

حوب گذرے گی آج عابد کی
ہم بغل ایک نوجوان ہے آج

دلربائی ہے دلربا کی سچ
سب بے وفائی ہے بے وفائی سچ

تیرا وعدہ ہے انتہا کا جہوٹ
بات میری ہے انتہا کی سچ

لعل و یاقوت اور مرجان ہین
نہین رنگت تری حنا کی سچ

جہوٹ جانے زمانہ گو اوسکو
بات ہے اپنے آشنا کی سچ

اک نہ اک روز ہم کو مرنا ہے
آئے گی اک گھڑی قضا کی سچ

جہوٹے وعدون پہ کیون مجہ سے تم ہین
کہتے ہین آپ انتہا کی سچ

عابد آپنے حضور آصف کی
مدح کرتا ہے انتہا کی سچ

ردیف الحاء

نہ آنہ آمد ہے آگے کبہی نہ آنا صبح
دکہا نہ صورت منحوس جلد جانا صبح

یہہ سمجھے مانا برائی ہے دل لگانے مین
دلیل کیا ہے ترے پاس اسکی لا ناصح

مزا کچھہ آئیگا تجھکو بھی مہر و الفت کا
مرے عوض مین کبھی تو بھی رنج کہا ناصح

نصیحتون سے تری ناک مین ہے دم میرا
خدا کے واسطے میرا نہ سر پھرا ناصح

نکر تو پند و نصیحت ستا نہ عابد کو
کر اب تو بیٹھکے اک جا خدا خدا ناصح

ردیف الخاء

مری آنکھون مین بسا ہے وہ خوشنما رخ
نہ جچے نظرون مین پھر کیا دوسرا رخ

گرے شمس و قمر رتبہ سے اپنے
نظر آیا ہمین جس دم ترا رخ

اگر منظور ہے الفت بڑہانی
تو پردے سے مجھے اپنا دکھا رخ

حسینان جہان کے سب اے مری جان
ترے ہی رخ سے پاتے ہین جلا رخ

ترا عابد کھڑا ہے کب سے مشتاق

جہروکے سے ذرا اپنا دکہا رخ

ردیف الدال

خدا مجھکو پہونچا دے سوے محمد
دکہا دے مجھے جلد روے محمد

مرے دلمیں ہے جستجوے محمد
مرے دل مین ہے آرزوے محمد

یہی خلد ہے مین یہین جان دونگا
پسند آگیا مجھکو کوے محمد

صبا اور کچھہ دلمین حسرت نہین ہے
سنگہا دے مجھے لاکے بوے محمد

تمنا ہے عابد کے دل مین یہہ ہر دم
رہے اوسکی آنکھوں مین روے محمد

اور ہوتے ہین صنم طور پسند
صرف ہمکو ہے ترا نور پسند

تجھکو کوثر ہو مبارک ناصح
مجکو ہے شربت انگور پسند

شیفتہ ہین جو تمہارے رخ کے
کیونکر آے گی انہین حور پسند

ذکر ہوتا ہے جہاں اوس بت کا　　مجکو آتا ہے وہ مذکور پسند

شیفتہ دل سے ترا ہے عابد
حور کوئی نہ ہے سری پسند

ردیف الذال

اے مرے ذلرتا دکہا تعوید　　دل ہے چوٹی میں تیری یا تعوید
داغ ہے سینہ کا کہ تمغہ ہے　　یا یہہ سرکار سے ملا تعوید
لون نگینہ ہیں نورتن کے جڑے　　واہ کیا خوب ہے ترا تعوید
مرے مرنے کے بعد اے ظالم　　میری مرقد کا تو بنا تعوید

حول دل جس سے کم ہو عابد کا
ارے مُلّا تو ایسا لا تعویذ

ردیف الرار

ہے کیا غرض مجھے جو کرون مین جہانکی سیر
ہر وقت ہے نصیب مجھے لامکانکی سیر

اس نالۂ رسا کی رسائی تو دیکھیے
کرتا ہے ہجر یار مین یہہ آسمانکی سیر

جیتے ہیں مرنیکا مجھے حاصل ہوا ہے لطف
ہر دم مین کر رہا ہون مین ہر دو جہانکی سیر

کیا حال ہم بتائین دل داغدار کا
کیجیے کبھی تو آپ بھی اس گلستانکی سیر

معلوم ہو گیا ہمین معلوم ہو گیا
عابد کرے گا محفل پیر مغانکی سیر

اس در پہ ہم آ بیٹھے ہین اب گھر سے نکلکر
ہم جائیں کہان یار ترے در سے نکلکر

مضطر کبھی نالان کبھی حیران کبھی گریان
آتا تھا کوئی کوچۂ دلبر سے نکلکر

اب دشت نوردی مین گذرتی ہے ہماری
ہم چاہتے ہین خاک ترے گھر سے نکلکر

یون ہوتی ہے ایک ایک مژہ دل سے مقابل
جس طرح سپاہی لڑے لشکر سے نکلکر

الحسرت عابد یہہ بتائین تو ہمین آپ

جا ہین گے کہان کوچۂ دلبر سے نکلکر

مینہہ برستا نہین گلشن مین بھی میخوارون پر
سایہ افگن تری رحمت ہے گنہگارون پر

اب کوئی دم مین ہین ہم تم سے آن ملتی ہے
مہربان موت ہوئی عشق کے بیمارون پر

واہ کیا جہوم کے آتا ہے ہوا پر بادل
واہ کیا رحمت غفار ہے میخوارون پر

محفل غیر مین مانا کہ نہ تہا رات کو تو
یہہ جو بوسونکے نشان ہین سر رخسارون پر

صومعہ مین ہے کہان واعظ نادان ایسا
دیکہہ کیا نور ہے میخانہ کی دیوارون پر

دیکہو اچہا نہین عابد یہہ ترے اطوار
جان دیتے ہین عبث آپ دل آزارون پر

نہین ہے اچہا غرور اتنا یہہ صورت اپنی دکہا دکہا کر
کہ تم سے اچھے ہزارون نقشے مٹا دئے ہین بنا بنا کر
کیا برہمن نے بت سے ہمکو بتون کا جلوہ دکہا دکہا کر

مگر یہہ دل کہہ رہا ہے اپنا خدا خدا کر خدا خدا کر

وہ صورت ایسی دکہا گئے ہین وہ ہمکو عاشق بنا گئے ہیں

ہین اپنے گہر وہ ہنسی خوشی سے کہن آفتونمین ہیں ہیسا کر

رضا و تسلیم اور کیا ہے یہی تو اے عاشقو مزا ہے

وہ قاتل آتا ہے وار کرنے لو گردن اپنی جہکا جہکا کر

ہوا ہون محو جمال ایسا رہا شب وصل بہی تو بیخود

وہ جانتے ہین یہہ سو رہا ہے اوٹہا رہے ہین جگا جگا کر

نثار پروانہ شمع پر ہے تو اوسکی پروا نہین ہے ہمکو

کرینگے اوس شمع رو پہ قربان ہم اپنے دل کو جلا جلا کر

مری سبب ہے خاطر کہیہ اوسکو ایسی پسند کوئی جگہہ نہین کی

نہ عرش پر ہے نہ فرش پر وہ رہا مرے دلمیں گہر بنا کر

بڑی ہے عابد یہہ مشکل ایسی یہان مموتی کو فرض جانو
ہو جا ہون کہدوں مین راز اونکا وہ مار ڈالین گلا دبا کر

دل پر جو پڑا عکس اُٹھی یار کی تصویر
عشاق کے سینہ مین ہے دلدار کی تصویر

عفار مصور ہے ہمین خوف گنہہ کیا
دل کُھٹتے ہی منہہ یہہ گنہگار کی تصویر

اے برہمنو صورت تمثیل کو پوجو
یہہ خاک مین مل جائیگی احجار کی تصویر

اس صورت زیبا کو تو زیبا ہے یہی گھر
آئینہ دل مین ہے ہے دلدار کی تصویر

باز اسکے نقشون سے ہمین کام نہین ہے
ہو شاہ دکن کے کوئی دربار کی تصویر

مکاری مکار کو سمجھا نہ تھا عابد
اب ذہن نشین ہو گئی مکار کی تصویر

اتنا گھمنڈ زندگی مستعار پر
یہہ نخوت و غرور ہے کس اعتبار پر

افشا نہین ہے اونس بت غفلت شعار پر
صدمے جو ہین مرے دل امیدوار پر

پڑتا ہے عکس تیرے جو گالون کا ساقیا
خوبن سے ہے آج او رمئی خوش گوار پر

اب جان بھی بچیگی نہ اوس دام زلف سے
قبضہ تو کر لیا ہے دل بیقرار پر

بے سوچے سمجھے یون جو ہوا اوسکا شیفتہ
افسوس ہے مجھے دل ناکردہ کار پر

صیاد عندلیب کو کرتا ہے کیون ہلاک
ہین اس غضب مین تو فقط تین چار پر

عابد نہ مجھ سے پوچھ کے مر دل کا حال تو
مین مر رہا ہون ایک بت پردہ دار پر

مری قسمت سے ہے یہ مری تقدیر
ہجر مین مین ہون اور تری تصویر

ترے کوچہ کی خاک کے آگے
مرے نزدیک خاک ہے اکسیر

سب کی آنکھون کا ہے تو نور نظر
کون کرتا نہین تری توقیر

سحر آمیز ہے نگاہ تری
اک اشارہ مین کر لیا تسخیر

ناز و انداز مین حسینون مین
کون تیرا زمانہ مین ہے نظیر

دو نون زلفونکی ہے اندہیری رات / اوسمین رخ کی ہے مہر کی تنویر

اوسکو لایا نہ راہ سے گہر تک / دل نادان کی رہ گئی تدبیر

بے سبب بانج کا سبب نہ کہلا / کیا خطا کی تہی مین نے کیا تقصیر

صبح ہے دشمن کے واسطے عابد / ہو گیا حکم بنتی سے ہے نہ تغیر

آنکہونکی سرشک اور صدف مین ہین گہر اور / دُرکی ہے جلا اور ہے لولوی تر اور

اب تخم محبت کا تری بویا ہے دلمین / اے رشک چمن پائینگے ہم اسکے ثمر اور

نسبت نہین لیلی کو مرے حور لقا سے / جنگل کا درخت اور ہے جنت کا شجر اور

تم عرش پہ کیون جلوہ نما ہو ادہر آؤ / دلمین رہو میرے یہہ گہر اور وہ گہر اور

منہہ پہیر کے کیون جاتے ہو تم صبح شب وصل / دیکہو تو مجہے مڑ کے ادہر ایک نظر اور

دل چہلنی ہے پہلے ہی سے تیر نظر سے / کیون باندہی ہے چورنگ لگانے پہ کمر اور

کب داغ دلی کم ہے سہیل یمنی سے | یاقوت سے رنگیں ہے مرا لخت جگر اور
لذت وہی جانے کہ جو لے بوسۂ جانان | شیرینئی لب اور ہے اور شہد و شکر اور
اول تو ترے گیسوئے پرخم نے پہسایا | ہے واسطے دل لینے کے دردیدہ نظر اور
زاہد کو نئے حور ہے فردوس کی خواہش | دیکہو جو ذرا غور سے ہے وضع بشر اور
یہہ شعبدہ بازی ہے عجب آپکی صاحب | صورت کو دکہا دیتے ہین شام اور سحر اور

عابد کی جو خواہش ہے وہ صورت نہین بنتی
اکبار تو دیکہا ہو ن کئی بار مگر اور

تری قدرت سے ہے جہان معمور | اسکو سمجہے بشر کا کیا مقدور
نہین کونین کی خبر ہمکو | اپنی حالت مین آپ ہین مسرور
کیون انا الحق کہا یہہ تھی کیا بات | راز کیون فاش کردیا منصور
جہلا ہائے تجکو کیا جانین | آنکی آنکھون سے تو تو ہے مستور

کل شیٔ محیط جس نے کہا
ہے یہہ کونین مین اوسی کا ظہور

اور کچھ مدعا نہین میرا
اک نگاہ کرم ہو مجھپہ ضرور

شیخ کعبہ چلا برہمن دیر
جستجو ایک ہی کی ہے منظور

چار دن کی یہہ مکھ چاندنی ہے
حسن پر اپنے تو نہ ہو مغرور

بندۂ باوفا ہون عابدؔ ہون
کیون بلاتے نہین ہو اپنے حضور

ردیف الزاء

دیکھا نہین ہمنے تو اس انداز کا انداز
اوس شوخ کو آتا ہے یہہ کس ناز کا انداز

معبود کہین ہی تو کہین صورت محبوب
دیکھے کوئی اوس یار فسون ساز کا انداز

کیا بھید ہے کیا بات ہے اے قاصد نادان
کچھ آج الگ ہے ترے آواز کا انداز

باتون سے یہہ مرجاتے ہین عشاق ہزار دن
دیکھو تو لب صاحب اعجاز کا انداز

سر پھوڑتے ہو تم در دلدار پہ عابد
دیکھا نہین ایسا کسی جانباز کا انداز

مرے دلمین آتے ہین مہمان شب و روز	غم و درد و اندوہ و ارمان شب و روز
رخ صاف دیکھون کہ زلف سیہ کو	یہی ہے مرے دل مین ارمان شب و روز
ترے زلف کی یاد مین اسکے گر	مین رہتا ہون اکثر پریشان شب و روز
وہ نیرنگیان ہین ترے زلف و رخ کی	ہوے جاتے ہین جسپہ قربان شب و روز

جدائی مین عابد کے کب چین پایا
ترپتے ہی گزری سحر جان شب و روز

ردیف السین

ہم کیا بتائین آپکو کیا ہے ہمارے پاس	کافی ہے بس یہی کہ خدا ہے ہمارے پاس
بیمار عشق جو ہین چلے آئین شوق سے	اک آیۂ مودہ انکی دوا ہے ہمارے پاس

ہم جسکو دیکھتے ہین وہی ہے نگاہ مین
عاشق ہین جسکے ہم خدا ہے ہمارے پاس

دل آئینہ ہے رخ جانان کی یاد مین
بے مصقلے کے ہوتی جلا ہے ہمارے پاس

شاہ دکن پہ شاہ امم کی رہے نظر
حامدا یہی تو ایک دعا ہے ہمارے پاس

ذات اقدس دیکھ لے ہو تو اپنے دم کے پاس
کیون بھٹکتا ہے تو رک اپنے ہی ہمدم کے پاس

کہہ دو یہہ جراح سے ہم زخمی تیغ ادا
مر بھی جائین تو نہ جائینگے کبھی مرہم کے پاس

پان کا لاکھا جمائین اس لب رنگین پہ آپ
چاہیے یاقوت بھی اس لعل گون خاتم کے پاس

آنکھ ہے مخمور اسکی اور ہوین خمار مین
خم ہین دو جھکے ہوئے محراب بھی ہے خم کے پاس

مقتضائے وقت نادانی کہون غفلت کہون
کیا بجز گندم نہ تھا دانا کوئی آدم کے پاس

آپکی دریادلی کی اک نظر بس ہے حضور
خاص فیض ہو یہہ کیا جاہ و تمکین حاتم کے پاس

تاثرن لکھ چکے ہین خدا کا شکر ہے

کیا غرض عابد کو جائے کیوں وہ رنج و غم کے پاس

ردیف الشین

ہوتا نہیں دل سے مرے دلدار فراموش
گر یہ ہو تو ہو جاؤ نگا میں یار فراموش

وہ فتنہ ہیں اس میں کہ ہر اک شخص کے دل سے
کردیگی قیامت کو یہ رفتار فراموش

کیا وجہ کہ اوس شوخ ستمگار کے دل سے
اک لحظہ بھی ہوتے نہیں اغیار فراموش

ہوگا نہوا ہے کبھی اے غیرت خورشید
کردیں تجھے تیرے پرستار فراموش

مجکو بھی کبھی یاد تو کر اے بت خودکام
ہو جیسے نہ اس طرح سے ہر بار فراموش

مجبہ سے ہیں ہزار دل تمہیں تم ایک ہو مجکو
مجکو نکرو اسے مرے سرکار فراموش

عابد کی خبر لی نہ پس مرگ بھی افسوس
کیہا ایسا ہوا وہ بت عیار فراموش

نہیں ہے اور کوئی گھر کی تلاش
مجکو کافی ہے ترے در کی تلاش

اے غزالے سیمتن ترے عاشق
نہیں کرتے ہیں سیم و زر کی تلاش

تجھکو ڈھونڈا تو کیا برائی کی
کیا ابتر کو نہیں بستر کی تلاش

اوسکی تیر مژہ کو رہتی ہے
کبھی دل کی کبھی جگر کی تلاش

خانۂ عشق کی ہے منزل دور
فرض و واجب ہے راہبر کی تلاش

مر گئے اوسکی جستجو مین ہم
ہو گئی خاک عمر بھر کی تلاش

ہم عدم کو چلے سب گئے آخر
کرتے کرتے تری کمر کی تلاش

عرش پر فرش پر جہاں سے ڈھونڈو
ہو اودھر کی کبھی ادھر کی تلاش

اب مرے گھر وہ روز آتے ہین
اب نہیں مجھکو نامہ بر کی تلاش

اب ملا ڈھنگ اوسکے ملنے کا
تھی وہ ناکام پیشتر کی تلاش

جستجو اور کچھ نہیں غابد
صرف ہے شوخ سیمبر کی تلاش

کس جا کہاں نہ کیگئی دلدار کی تلاش
افسوس رائگاں گئی سب یار کی تلاش

پھرتا ہوں گردباد کی مانند دشت میں
آٹھوں پہر ہے مجھکو اوسی یار کی تلاش

حسرت گی ملی نہ ہمیں اس جہاں میں
ہم کر کے تھک گئے ترے انوار کی تلاش

اوس بت کی شوق دید میں افسوس تا بہ کے
کرنی پڑی مجھے بنے جانۂ عیار کی تلاش

مسجد میں رہ کے حضرت عابد کریگے کیا
اب آپ کیجے کوچۂ دلدار کی تلاش

ردیف الصاد

مرغ دل کو ہے اسی دام کی حرص
حلقۂ زلف سیہ فام کی حرص

ساقیا کوئی غرض اور نہیں
صرف ہے ایک تیرے جام کی حرص

ہر جگہ ہے جلوہ ترا دیکھتے ہیں
کون کرتا ہے در و بام کی حرص

اور ناموں سے یہاں کام نہیں
ایک باقی ہے ترے نام کی حرص

قدر کی اپنا ہے جامہ عابدا
کیون کرین جامۂ احرام کی حرص

اوسکی نگاہ میں ہیں اگر سب کے خواص
ہیں یاں ہمارے دل میں بھی تکبیر کے خواص

پوچھیں یہ ہمسے کوئی کہ ہم اوس سے دور ہیں
تدبیر کے الگ ہیں کہ تقدیر کے خواص

بندہ کیا کسیکو کسیکو کیا ہلاک
ہیں سب الگ الگ تری تقریر کے خواص

چھوڑا کسیکو بیچ میں لائے ہیں کسیکو یہ
میں کیا بتاؤں الفت کی زنجیر کے خواص

سدہ سر کے واسطے ہے توکل عجیب شئے
اب اور کیا بتاؤں میں تدبیر کے خواص

حسیر پڑی نگاہ وہیں کٹ گیا گلا
ہیں سارے اوس نگاہ میں شمشیر کے خواص

با تنگ ہو ابیں محو تری یاد میں صنم
ہیں مری شکل میں تری تصویر کے خواص

وہ آنکھ میں دیکھیں یہ ہیں ہو تقصیر
پیدا ہیں اسمیں خطۂ کشمیر کے خواص

عابد جواں ہوکے یہ توبہ شراب سے

پیدا کہاں سے تو نے کیئے ہیرے کے خواص

ردیف الضاد

عصیان ہمارے رکہتے ہیں غفار سے غرض
رحمت کو اوسکے ہے جو گنہگار سے غرض

ساری جہان میں ہمکو ہے دلدار سے غرض
حب عشق ہمکو ہے تو ہمیں یار سے غرض

گر ہے غرض تو کوچۂ دلدار سے غرض
جنت سے ہمکو کام نہ گلزار سے غرض

دولت نے عشق کی وہ غنی کر دیا ہمیں
درویش ہیں غرض ہے نہ زردار سے غرض

عابد کو کام کچھ نہیں اسلام و کفر سے
تسبیح سے غرض ہے نہ زنار سے غرض

دنیا میں مجھکو کب کسی مردم سے ہے غرض
مطلب تمہیں سے ہے اور فقط تم سے ہے غرض

عاشق ہوں تیرا مجھکو تکلم سے ہے غرض
گر یہ نہیں تو پھر بھی تبسم سے ہے غرض

دریا کو ایک قطرہ سمجھتے ہیں بادہ نوش
کیا ہے بساط جرعہ کی یاں خم سے ہے غرض

اوس بتک فنا کی گہر ہے ہمکو کام
عیسائیو ہمکو چرخ چہارم سے ہے غرض

سیداد ہے تمہاری زمانہ مین مشتہر
کہتا ہے کون تمکو ترحم سے ہے غرض

افشان تری نظر مین جو ابھی سما گئی
آنکھون پہر تصور انجم سے ہے غرض

بہکائین لاکھہ غیر تمہین تم نہ ماننا
تمکو ہے مجھسے اور مجھے تم سے ہے غرض

بہاتی نہین کچہہ اور غذا ہمکو دوستو
ہم آدمی ہین ہمکو تو گندم سے ہے غرض

ہے زندگی میری تری ٹہوکر مین اے صنم
مطلب مسیح سے نہ مجھے قم سے ہے غرض

عابد نہ خاک چہان تو عبث کر صنم کے پاس
پانی نہ جب ملے تو تیمم سے ہے غرض

فیاض کو ہے فیض ہوا یا لسان فیض
تم بھی ہمسے ہو نہین سکتا بیان فیض

بر پا محفل شعرا ہے نشان فیض
شاہی جملہ ملک سخن ہے از آن فیض

ہے فیض بجتیون سے جہان مین نشان فیض
روشن ہے صحن جلوہ بین مین مکان فیض

سیاہ و سپید کے ہے نمایاں خوش تس سبھی
رہا ہے بر زبین سخن آسماں و بعض

لو گل سخن ہے زمانہ ہے خوش مشام
ہے موسم بہار ہے پر بوستاں فیض

توصیف کیا ہو ذرہ مکن ہمیں یہہ ام
خورشید ہی تجلی سبا یا اُ ہنان فیض

اقبال و عمر کے لئے عابد دعا کرو
شاہ دکن کا وارث ہے یہہ آستان فیض

ردیف الطاء

اوس سے بدنی ہے بہت یاری شرط
ایسی کوئی نہین ہے پیاری شرط

بوالہوس ہین جو شور کرتے ہین
عاشقی مین ہے راز داری شرط

جب تجھے کچھہ نباہ کی صورت
دو نو جانب ہے دوستداری شرط

سیم و زر کی نہین ہے کچھہ اوقات
دوستی مین ہے جانثاری شرط

جان دیدین جو وصل کی ٹھہرے
پہلے پوری کرو ہماری شرط

مری جان جسکو عشق ہے تیرا | اوسکے دل کو ہے بیقراری شرط
یاران وہ کہتے ہین وصل پر مجھسے | آپ نے جیتی ہمنے ہاری شرط

اوس کے دیدار کے لئے عابد
ہے مجھے اب گناہگاری شرط

مین نے اونسے کہا وفا ہے شرط | تو وہ کہنے لگے جفا ہے شرط
بوسہ لینے مین آپ کا صاحب | کیا کوئی اور بھی جدا ہے شرط
گر بلانا ہے اونکو گہر اپنے | پہلے اسکے لئے دعا ہے شرط
بوسہ جبر آلیا تو کہتے ہین | اسمین پہلے مری رضا ہے شرط
تجکو ناصح ہے شرط خاموشی | اور میرے لئے صدا ہے شرط

یون نہ دل دیگا آپ کو عابد
غمزہ و عشوہ و ادا ہے شرط

ردیف الظاء

رات دن کہتا ہے رندونکو ملامت واعظ
جنکو ہے اونکو ہے بیچارونکی عظمت واعظ

تونے پی بھی ہے کبھی بہر خدا کہہ تو سہی
خود بخود کرتا ہے یا مئے کی مذمت واعظ

کوچۂ یار سے رکھتا ہوں قدم کب باہر
رہے تجکو ہی مبارک تری جنت واعظ

مئے گلگون سے خدا نے ہے ترا سہارا
پائی ہے تونے عجب طرحکی قسمت واعظ

عادل مست ہوں مشرب ہے مرا رندانہ
تو نکر بہر خدا مجکو نصیحت واعظ

کہتے ہو آدمی کے طبیعت میں ہو لحاظ
کس بات کا بتایئے الفت میں ہو لحاظ

کیا لطف آئے عاشق مضطر کو وصل میں
جب اس طرح کا تیری طبیعت میں ہو لحاظ

جو جو گنہ کئے ہیں شفاعت پہ آپکی
اس بات کا حضور قیامت میں ہو لحاظ

ایسا نہ ہو کہ دل ہی مچل جائے ناصحا
کچھ جی بہلنے کا بھی نصیحت میں ہو لحاظ

عابدؔ بُرا جو کہتے ہین مجھکو بُرا کہین
توہین و طعن و طنز و شکایت مین ہو لحاظ

ردیف العین

صبح کی شام کی ہے اطلاع
آپ کے ہر کام کی ہے اطلاع

قادر و قہار ہے غفار ہے
تیرے ہر ایک نام کی ہے اطلاع

صبح ترا حال ہے مجھپر کھلا
ہوتی ہر اک شام کی ہے اطلاع

اے دل نادان تو محبت نکر
تجکو نہ اس دام کی ہے اطلاع

آپ تو عابدؔ سے ہین واقف بہت
بدکی ہے بدنام کی ہے اطلاع

آپ کی خاطر ہین مہمان مجتمع
دل مین حسرت اور ارمان مجتمع

کعبۂ دل ہوگیا ہے کوہ قاف
ہین ہزارون اسمین پریان مجتمع

یون ہی دل مین کرے ہے غطا کا خیال
چند دن مین ہوگا دیوان مجتمع

مشرب رندانہ جب سے ہوگیا
ہوتی ہے اک بزم رندان مجتمع

اوسکا غصہ اور انداز و ادا
قتل کے سب کے ہین سامان مجتمع

خاص حاصہ کے لئے اعضا ہین
یہہ دل و جان دونون ہیان مجتمع

گریہ حابد پہ ہنستے آپ ہین
ایک جگہہ ہین برق و باران مجتمع

ردیف الغین

غیر و نسے کب ملیگا تجہے یار کا سراغ
پوچہونگا اپنے دل سے ہی دلدار کا سراغ

لاغر تمہارے عشق نے ایسا بنادیا
ملتا نہین کسیکو تن زار کا سراغ

پہرتا ہون آہ عشق مین ڈہونڈہتا ہوا
منصور گر ملے تو ملے دار کا سراغ

برسون سے خاک چہانتا پہرتا ہوا کوکو
ملتا نہین مجہے دلدار کا سراغ

عابد تم انکی لطف مین دیکھو تو غور سے
ملتا ہے کچھ یہان دل بیمار کا سراغ

دیکھو تو داغ دل کہ ہے کیا خوشنما چراغ
رکھتا ہون اپنے سینہ مین جلتا ہوا چراغ

شعلے نکلتے ہین دل مضطر سے تجہ بن
مین دیکھتا ہون جب کہین جلتا ہوا چراغ

وہ آتے آتے رہگئے یان دم نکل گیا
افسوس شام ہی سے مرا گل ہوا چراغ

کافی ہے داغ دل ہی مرا قبر مین مجھے
کہتے ہین میری قبر پہ کیون آستا چراغ

دیکھے تو کوئی چیر کے داغون سے سینے کو تجہ بن
روشن ہین میرے سینہ مین بے انتہا چراغ

تعبیر ہے یہی کہ جلائےگا دل کوئی
مجکو جو کوئی خواب مین کل دکھا گیا چراغ

سوز تپ فراق سے عابد شب فراق
روشن ہوئے ہین گھر مین میرے جا بجا چراغ

ردیف الفاء

پڑتی ہی جو آنکھ جب ترے رخسار کیطرف
مین دیکھتا ہون کبھی گلزار کیطرف

سجدہ کیا جو کعبہ کی جانب کو ہم نے
منہہ پھر گیا مرا در دلدار کیطرف

روز جزا یقین ہے مرے دلکو اے کریم
رحمت تری ہو گی گنہگار کیطرف

دن رات سبحہ کہتا ہے گو تسبیح ہاتہہ مین
رغبت ہے دلکی رشتۂ زنار کیطرف

کعبہ سی خالی آیا ہوا دیر مین ذلیل
جا کر پہرا جو احمد مختار کیطرف

عابد تمہارے سینے کے جو داغ دیکھ لے
تا حشر منہہ کرے نہ وہ گلزار کیطرف

جوش وحشت کہہ رہا ہے چل بیابان کیطرف
دلکی حسرت ہے کہ جاؤن کوئے جانان کیطرف

آنکھ اوس عارض کی شیدا دل اسیر زلف یار
ایک کافر کیطرف ہے اک مسلمان کیطرف

پھر بہار آئی ہوئی پھر مجھکو وحشت ہمدم
لیچلا ہے پھر جنون کوہ و بیابان کیطرف

کیا دعائے وصل کیجے ہے جنون اس حد تک
ہاتہہ اٹھتا ہے تو جاتا ہے گریبان کیطرف

آجکل عابد مجھے صحرا نوردی کا ہے شوق
لیچلے احباب میرے مجکو زندان کیطرف

کہو منہہ یہ اے مہربان صاف صاف
نہین ہے تمہارا بیان صاف صاف

تڑپتے ہین بسمل سوہان نامہ بر
یہہ سہے اوسکے گہر کا نشان صاف صاف

مرا راز دل سنکے کہتے ہین وہ
سنائی ہے کیا داستان صاف صاف

کہلا ہے جو اوسنے وہ کہہ نامہ بر
تو کہتا ہے کیونکر بیان صاف صاف

خدایا بچا اسکے فتنون سے تو
رہے مجہہ سے یہہ آسمان صاف صاف

طلب اوس سے بوسہ تو عابد نکر
سناتا ہے وہ جان جان صاف صاف

ردیف القاف

مارے ہین دل پر وہ اوسنے تیر عشق
بنگیا گویا کہ یہہ نخچیر عشق

ہون ازل سے مین اسیدتا [illegible]
ہے کبھی دلمیں مرے تصویر عشق

قیس اور فرہاد پر کیا حصر
پڑ لئی ہے مجہپہ بھی تاثیر عشق

جان و دل سے اوسپہ ہوؤں جان نثار
سب سے اچھی ہے یہی تدبیر عشق

جھوٹ ہی وہ کیون نہوا ہمدمو
دل سے بہائی ہے مجھے تقریر عشق

ہے یہہ تیرے وحشی خستہ کا حال
سر مین چکر پاؤن مین زنجیر عشق

خاک پا اوسکی ملی عابلا مجھے
تھی جو قسمت مین مرے اکسیر عشق

جو زمانہ مین تیرا ہے عاشق
ایسے عاشق کا خدا ہے عاشق

ماسوا سے نہین مجکو مطلب
پیر اللہ صدا ہے عاشق

کب ترے عشق کے قابل ہی کوئی
آپ تو اپنا ہوا ہے عاشق

وہ ترے حسن کا رتبہ پہونچا
مرا معشوق ترا ہے عاشق

غالب خستہ جگر کی ہو خبر
سنتے ہین اب وہ ہوا ہے عاشق

ردیف الکاف

سخن آتا نہین لب سے زبان تک
مری پہونچی ہے اب حالت یہانتک

شکایت کیا کرون تمسے عدو کی
گلہ پہنچا ہے آکر زبان تک

ارادہ ہے کہ اب چلا نکے رُو رُون
کرون ضبط فغان آخر کہانتک

بس اب کیا عذر ہے ملنے مین مجھسے
لیا تمنے ہمارا امتحان تک

کچھ ایسے روٹھ کر واپس چلے وہ
انہین لایا تو تھا اپنے مکان تک

بجز تیرے نہین آنکھون مین میری
نظر تو ہی پڑا دیکھا جہانتک

اب آگے پھری قسمت ہے خدایا
مین پہونچا تو ہون اوسکے آستانتک

ہوا کیونکر یہ افشا حال میرا
نہین میرا ہے کوئی رازدان تک

شب فرقت جو کرتا ہوں میں آہین
پہونچ جاتی ہین اکثر آسمان تک

حاجا ہا تو اب شاہ دکن کی
رسائی ہوتی ہے ہندوستان تک

پڑا رہتا ہے عابد مست و بیخود
کیا جلوہ ترا بیخود یہان تک

مری جائیگی شاید روح وان تک
گذر قاصد کا کب ہو لامکان تک

کرون توصیف مین تیری کہان تک
مرے منہ مین نہین ہے اب زبان تک

کئے سجدے ہزارون ہر قدم پر
مین یون ہی جا پہونچا اوسکے آستان تک

کہون کیا حال مین سوز جگر کا
لگی ہے آگ اک دل سے زبان تک

ہو مسجد مین بیٹھے سست عابد
چلو ہم سے چلتے ہین پیر مغان تک

زور پر ہے یون جواب طوفان اشک
کیا ڈبائیگا جہان باران اشک

رحم کب آتا ہے اوس بے رحم کو
ہے عبث یارب جو ہون نازان اشک

یاد مین دندان کی جب روتا ہون مین
ہوتے ہین پیدا درِ غلطان اشک

جان عاشق کی چلی روتے نہین
کب نکالوگے کہو ارمان اشک

عابد اب رونے سے میرے دیکہنا
ہوگیا ہے جا بجا باران اشک

ردیف اللام

مین سن لیتا ہون تیری بار ہا دل
کبہی تو مان لے میرا کہا دل

نہ یون پہر خدا میرا جلا دل
نہ یون میرا تو مٹی مین ملا دل

یہہ وحشی چال کیون تیری بنی ہے
تجہے کیا ہوگیا کیا ہوگیا دل

دیا تہا صرف مین نے بیکہنے کو
سمجہکر مفت اوس نے یہہ لیا دل

نہ کچہہ خواہش میرے دلمین ہے باقی
تمہارا سا میرا کیا اب ہوا دل

ترے رخ کے تصور نے جلا دی
تجلّے ہے بعیر از مصقلا دل

امامت ہے تری تسلیم ہم کو
کیا جاتا ہے اب تو اقتدا دل

ہزاروں حسرتیں اسمیں بھریں ہیں
بنا ہے آجکل وہ حسرت سرا دل

لگا لایا اوسے تا تو میں یا تنگ
کیا کیا کام تو نے مرحبا دل

خدا کے دیکھنے کا ہے ارادہ
جو یوں اب کر رہا ہے ولولا دل

ہوا جب روبرو ناصر کے تھا یہ
باخلاق حسن پایا خدا دل

بہت ہم نے پی ہے شراب اول اول
یہہ حالت تھی اپنی خراب اول اول

وہ چھپتے ہیں پردے میں اسرار کیا ہے
نہ تھے اوٹھے منہہ سے نقاب اول اول

انہیں کے ہیں دل اب عملوں سے بدتر
جو کرتے تھے کار ثواب اول اول

وہ اب مجھہ سے کرتے ہیں الفت کی باتیں
جو کرتے تھے مجھہ پر عتاب اول اول

گو آخر مین تشریف فرما ہوے ہین | ہین اب سب سے رسالت مآب اول اول

کہان ہین اب عابد وہ اگلی سی باتین
کہ تھے لطف جو جو جب اول اول

بہولا لگا مین نہ وصل کی وہ انکا خیال | آٹھون پہر ہے اوسکی ملاقات کا خیال
جسپر نظر پڑی وہی آیا نگاہ مین | ہر وضع سے ہے پیش نظر ذات کا خیال
وعدہ وفا ہو وعدہ خلافی کبھی نہ ہو | خود غور سے تو کیجیے اوس بات کا خیال
توبہ تو کی ہے مین نے مگر پھر بھی رات دن | باقی ہے لیکن پیر خرابات کا خیال
کرتے ہین جانکر ہمین ناصح نصیحتین | بدلا نہین ہے بادہ مناجات کا خیال

شکوے عدو ہزار کرین فکر کیا ہے یہان
عابد کو بس ہے اونکی عنایات کا خیال

ردیف المیم

عاشق ہیں ترے شایق گلشن تو نہیں ہم
ہیں دوست تو تیرے دوست کے دشمن تو نہیں ہم

کیوں اتنی صفائی یہ کدورت سے ہوا کیا
دل صاف کرو ہم سے کہ بدظن تو نہیں ہم

بوسہ بھی جو لینگے تو رضا سے تری لینگے
کچھ چور نہیں سارق رہزن تو نہیں ہم

ڈرتے ہیں تجھے حسن میں تیری شرق ہے تاب
ہمدم ہیں ترے ذرہ روزن تو نہیں ہم

خاکی ہے بشر اسلئے ہیں خاک کے مانند
کیوں تیری وہ سختی کریں آہن تو نہیں ہم

ملنا جو ہو بت کو تو ملے کعبۂ دل میں
کاشی میں نہ ملوا برہمن تو نہیں ہم

بھاتی نہیں ہم کو کبھی کو ادا سے بت انگلستان
اے صاحبو سمجھو یہ ساکن لندن تو نہیں ہم

موتی کی درخواست جو وہ کرتے ہیں ہم سے
لے آئیں کہاں سے کہو معدن تو نہیں ہم

عابد سے یہاں پوچھتے ہیں حال کہیں
یہہ بات نئی ہے تہ مدفن تو نہیں ہم

ترے گھر سے کبھی نہ جائیں ہم
سکن اپنا یہیں بنائیں ہم

اب یہہ ٹہانی ہے زہر کہائین ہم
رنج کب تک ترا اٹہائین ہم

تہا جو کچہہ نذر کر دیا تیری
دوسرا دل کہانسے لائین ہم

دل مضطر کو چین آ جائے
آتیرے منہہ سے منہہ ملائین ہم

پوچہتے ہین وہ کسپہ مرتے ہین
ہمکو حیرت ہے کیا بتائین ہم

یون وہ جہنجلا کے وصل مین بولے
پہر نہ الیسونکو منہہ لگائین ہم

جی مین ہے ان بتونکی الفت مین
دلکو ہندوستان بنائین ہم

غیر سے وان مزے اڑاؤ تم
اور یہان اپنا جی جلائین ہم

سنکے عابد سے یون وہ کہتے ہین
آپکے آج آزمائین ہم

ہجر مین اوس بت کے کیا روتے ہین ہم
ہاتہہ اپنی جانسے دہوتے ہین ہم

خلد کے ملنے مین ہے پہر کیا کلام
حضرت آدم کے جب ہوتے ہین ہم

وان اجل سر پہ ہمارے آگئی
پہر وہین سر پر شب ہجر آگئی
اوسکی ابرو دیکہکر روتے نہین
وان انہین پروا نہین ہوتی ذرا

اور ابہی غفلت مین یان سوتے ہین ہم
اور ابہی یان اتہہ سنہہ دیکہتے ہین ہم
تیغ کو جلاد کی دہوتے ہین ہم
اور ذلیل وخوار یان ہوتے ہین ہم

عاشقونکے ساتہہ ہنستے ہین مدام
عابد وہین بیٹہکر روتے ہین ہم

جب عشق مین تیرے مر گئے ہم
شکل آئی نظر تمہاری اوسمین
آتا ہے ترا خیال بہی ساتہہ
کعبے کو چلے تہے دیر پہونچے

دنیا ہی سے بس گذر گئے ہم
جب آئینہ دل کو کر گئے ہم
دوڑے دوڑے جدہر گئے ہم
جاتے تہے کدہر کدہر گئے ہم

جب وصل ہوا کیا عابد

خوش ایسے ہوئے کہ مر گئے ہم

ردیف النون

تم نور حق نہان ہین ہزارون حجاب مین
مشتاق دید کیون نہ رہے اضطراب مین

وہ مہروش نہایا جو دریا کے آب مین
ہے نور آفتاب کا ہر ہر حباب مین

ہے شیخ کیا یہ مسئلہ تیری کتاب مین
مے نوشیان حلال نہین ہین شباب مین

عکس جمال یار نہین ہے شراب مین
چمکا ہے ماہتاب سیا آفتاب مین

تکرار نامہ بر سے ہے کچھ بھید کے باب مین
تاخیر ہو رہی ہے جو خط کے جواب مین

تھوڑی سی پیکے گھر کا پتا پوچھنے لگا
زاہد کے ہوش اڑ گئے چلّو شراب مین

یارب ہے ربط عاشق و معشوق یون بہم
جیسا ہے ارتباط شراب و کباب مین

وہ لالہ رو ہو گالون سے سرخی ٹپکتی ہے
رنگت کہان سے آ گئی ایسی شہاب مین

عاشق کو اپنے بوسہ بھی دینا ثواب ہے
اقبال کہئے آپ ہون داخل ثواب مین

افشاء راز آپکی الفت نے کر دیا
قصہ ہمارا درج نہین کس کتاب مین

کھینچی ہے کسکے زخم کے انگور کی مغاں
آتا ہے خون دل کا مزہ جو شراب مین

دل مین ہوا و خیال مین مینے پر سا نہین
کرسی پہ آکے بیٹھو تو میرے جواب مین

یوسف کا حسن سنتے ہی معلوم ہو گیا
بڑھکر ہو تم تو اوس سے بہت آب و تاب مین

بے ہوشیاں پسند ہین بقرب ہوش سے
سوتے ہین ہم تو آتے ہین اکثر وہ خواب مین

رشک و حسد سے پاک خدا نے ہمین کیا
حاسد تمام رہتے ہین کس پیچ و تاب مین

موسم شباب کا تو نہین اس سے فایدہ
داڑھی جو تیرے شیخ رنگی ہے خضاب مین

اوس بادہ کش کو بادہ کشی کا جو شوق ہے
ساغر ہے آفتاب کا بزم شراب مین

نکلی ہمارا شاہ کریگا ہمین عطا
نوبت ہماری آئیگی ایکے خطاب مین

ہون جرم سارے عفو بحق حبیب خویش
عابد کی یہہ دعا ہے خدا کی جناب مین

کیا کچھ مزے تھے اپنے بھی عہد شباب مین | رہتے تھے مست آٹھ پہر ہم شراب مین

تڑپا رہے ہین اور مجھے اضطراب مین | جھلکی سی اک دکھا کے وہ اپنی نقاب مین

درپردہ جان لیتے ہو عاشق کی جانِ جان | اچھی ادا نکالی ہے تمنے حجاب مین

پڑتے ہین جو نماز جنازے کی بعد قتل | لیکر عذاب ہوتے ہین داخل ثواب مین

ممنون جان و دل سے ہون تیرا مین جذب عشق | وہ آپ آ گئے مرے خط کے جواب مین

ہین پیش نظر ہزاروں کتابین رہین مگر | جو وصف تیرے رخ مین ہین کب ہین کتاب مین

عابد عبث ہے ناز تمہین اوسکی چاہ پر
فرمایئے تو آپ ہین وان کس حساب مین

کب خوشی ہوگی مجلس غم مین | لطف جنت کہان جہنم مین

یہ صفت ہوگئی ہے اب ہم مین | مر کے جیتے ہین اپنے ہر دم مین

تعزیت کو میری وہ آئے ہین | کیا خوشی ہو رہی ہے ماتم مین

اوسکی مرضی پہ ہو گیا راضی — جو مزہ بیش مین وہی کم مین

کب پسینہ ہے اوسکے چہرہ پر — گھر گیا آفتاب شبنم مین

تلخ دشنام نے مجھے مارا — ہے کہان یہہ اثر کسی سم مین

قابل دید ہے یہہ آئینہ — شکل ہے تیری چشم پرنم مین

دل کا ناسور بھر نہین سکتا — کچھ اثر اب نہین ہے مرہم مین

عابدون کے لئے ہو آب طہور — غسل دو مجھکو آب زمزم مین

مین ہون عابد بھی اور عاشق بھی
ہے یہ مشہور سارے عالم مین

لگا ہے اسلئے دل عاشقی مین — یہہ سر جائیگا اسکی پیروی مین

یہہ طراری یہہ شوخی ہے کسی مین — لیا کرتے ہین وہ دل کو ہنسی مین

خدا شاہد ہے اون سا اور کوئی — نہ دیکھا مین نے ابی زندگی مین

کہین مطلب کی باتین فاش ہونگین
کہون کیا تم ذرا سوچو تو جی مین

بہت دن ہو گئے چھوٹے ہوے گھر
ٹھکانہ کرلیا تیری گلی مین

زمانہ مین خوشامد مال کی ہے
نہین کوئی کسیکا مفلسی مین

جو باتین راز کی مخفی ہین عابد
سر بازار کہتے ہو خوشی مین

شور محشر عشق مین برپا کرون
تو ہی ڈر جائے تو پہر مین کیا کرون

کاشی جاؤن یا حرم جایا کرون
اوسکے ملنے کیلیئے کیا کیا کرون

اس جبین کا نیہہ مقدر ہو خدا
سنگ در پیا وسکے سر گڑا کرون

باغبان کی تو توجہہ ہی نہین
مثل گل کبتک مین کملایا کرون

وصل مین ہو تار ہے میرا وصال
آپ فرمائین تو مرجایا کرون

درد دل اپنا ہے اپنے واسطے
چیز یہہ ایسی نہین بانٹا کرون

صبح ہوتے ہی وہین پھر شام ہے
اس جہان پر کس طرح تکیہ کرون

عاشق صادق ہون طالب وصل کا
کیا طلب تجھسے مین اک بوسہ کرون

ہے زمانہ کی بقا بے حصول
اسپہ ہی عابد کیون تکیہ کرون

تذکرہ کچھ آپ کا اچھا کرون
صورت منصور مین چرچا کرون

دل مین آتا ہے کہ بت پوجا کرون
تیری صورت رات دن دیکھا کرون

اک عرش ہوگا تو اک ہوگا خفا
کافر و مومن کہو مین کیا کرون

بے سمجھے کے کوئی کام اپنا نہین
ناصح نافہم کیون توبہ کرون

حسن آرائی کا اوسکو ہے خیال
اوسکی خاطر دل کو آئینہ کرون

کسکو جنت چاہئے اور کسکو حور
تو ملے تو اونکو لے کر کیا کرون

اس محبت پہ یہہ دوری کسلئے
تم نہین آتے تو مین آیا کرون

دل مرا کعبہ بھی ہے اور دیر بھی | ایک مین دو جلوہ دین دکھلا رون

رند مشرب ہون مجھے کچھ ڈر نہین
عابد و زاہد کو مین سیدھا کرون

مرے دلمین کرچکا گھر خدا مجھے اب خیال بتان نہین
مگر اپنے بت کی کرون صفت مرا منہہ نہین یہہ زبان نہین
ملے برہمن مجھے دیر مین ملے شیخ کعبہ مین بھی اگر
کوئی پوچھے مجھسے ترا پتا کہون کیا کہان ہے کہان نہین
جو احد مین میم بڑہا دیا تو حقیقت اوس کی ہو کب جدا
فقط اتنا پردہ ہے درمیان یہہ سمجھ نہان ہے عیان نہین
مجھے تیرے بھید ونکی ہے خبر کوئی مجھسے پوچھے او نہین اگر
وہ کہون بتے کی ذرا ذرا وہ بتاؤن جسکا گمان نہین

صدمے ہیں دم کے سات خدائی ہے نہیں دم تو بات پرائی ہے
نہ ہون میں جبکہ جہان میں تو جہان نہیں یہہ جہان نہیں

وہی دیر مین وہی کعبہ مین تجھے واعظا اتنی نہیں خبر
یہہ بتا تو مجھکو کوئی جگہہ کہ جہان خدا کا مکان نہیں

یہہ عبادت آپکی عابدا وکرے وہ کریم قبول سب
تمہین نکتہ جس کی ہے رات دن اوسے دیکھلو وہ نہان نہین

اہل زبان بہت ہین فصیح اللسان نہین
جو داغ کی زبان ہے ایسی زبان نہین

وہ کونسی جگہہ ہے جہان وہ عیان نہین
دیکھو تو میری آنکہہ سے اوسکو نہان نہین

جلوے اوسی کے ہین یہہ اوسیکا ظہور ہے

واعظ یہہ ظاہرا کوئی حسن بتان نہین

مجھکو وفا سے کام اطاعت سے مدعا

پروا نہین بلا سے جو وہ مہربان نہین

لیلی وشون سے پوچھئے مجنون کی حالتین

جنکو کہے ہر ایک یہہ وہ داستان نہین

سر کاٹ کر جو غیر کا وہ بھیجدین مجھے

دنیا مین بڑہکے اس سے کوئی ارمغان نہین

وہ مجھسے پوچھتے ہین مری دل لگی کا حال

پہر اور بات کیا ہے جو یہہ امتحان نہین

واعظ کو خبط ناصح نادان ہے بیوقوف

دونون مین ایک اوسکا نہین رازدان نہین

اوس ہت کے گھر مین دیکھیے کسکی طلب ہے آج
دربان ہین درسے دور کوئی پاسبان نہین
عابد جو کچھ کہے اوسے ہر دم سنا کرو
مانو بھی بات کو نکھو میری جان نہین

مین تجھسے ناامید ہون ایسا بشر نہین
وہ کونسی جگہہ ہے جہان تیرا گھر نہین
مجھپر نظر ہے یار کی مجھپر نظر نہین
واعظ مین مست ہون مجھے اپنی خبر نہین
مطلق کو قید کر دیا نادان ہو عقل ہے
اے شیخ کہو وہ کہان ہے کدہر نہین
ضدی مزاج شوخ طبیعت ہے یار کی
نکلی اگر نہین تو وہ پہر عمر بہر نہین
تو غیرت پری نہین بیشک ہے شک حور
دعوی ہے جھوٹ سچ تیری بازو مین پر نہین
حاجت جبھی تہی ہجر مین ہے تو وصال ہے
پروا نہین ہے عاشق کو نامہ بر نہین
اونکا دہن ہے تنگ تو غنچہ دہن ہوے
یہہ عیب بھی ہوا ہے ہنر جو کمر نہین

طمعِ جہان جہا مین ہے بے سود و بے ثبات
بے یادِ یار کوئی نفس رائگان نکر
دہوکا ندیجے عطر کو یہ جانتا ہون خوب
سمجہائین کسکو کون ہے کس سے کہین ہم

جیسا درختِ سرو کو حاصل ثمر نہیں
اِسدم کا کیا بہروسہ اِدہر ہے اُدہر نہین
یہہ عطر ہے سہاگ کا عنبر اگر نہین
اونکو ہماری بات کا مطلق اثر نہین

ناصح جنہین ہو کہنا او نہین کہدیا کرین
عابد کے باب مین تو نہین اسقدر نہین

او نہین معلوم کیون ہونگین جو سرکارونکی باتین ہین
کہان سمجہین گے بازاری یہہ دربارونکی باتین ہین
تمہاری ایسی باتین ہین کہ عیارون کی باتین ہین
ہماری یہہ جو باتین ہین خریدارون کی باتین ہین
سہے ہین خُم کے خُم سارے ابہی ہوشیار بیٹہا ہون

ذرا سی پی تو زاہد یہہ ہوشیارون کی باتین ہین

مقام عشق میں اسپنے یہان کیا کام ناصح کا
بہت یہہ دور کی باتین خبردارون کی باتین ہین

خبر لے آتے ہین دن رات اسپنے یار کی دایم
مرے ہر ایک دم مین صاف ہرکارونکی باتین ہین

تری مجلس بھی واعظ ہوگئی ہے میکدہ سی کچھہ
شرابون کا بیان ہے اور میخوارونکی باتین ہین

لیا دلبر نے دل عابد سے پہر کہنے لگا ایسا
یون ہی لیتے ہین دل تیرا یہہ دلدارون کی باتین ہین

ہندو کے گہر مین ہین نہ مسلمان کے گہر مین ہین
حق بات پوچھتے ہین تو وہ میرے بر مین ہین

جلوہ فروز یون وہ ہماری نظر مین ہین
مشہور خیر مین ہین تو مستور شر مین ہین
واعظ کی پند عاشقون کے کام کی نہین
مصروف یہہ تو مدحت دیوار و در مین ہین
بے پردہ آئے یہان اغیار کون ہے
پردہ ہے کس سے کسلئے خوف و خطر مین ہین
عالم وہی تو لوگ ہین نسخہ ہے جن کو یاد
یہہ زاہدان خشک تو تحصیل زر مین ہین
دارو ے وصل کہتے ہین اور جان دیتے ہین
ملنے کے ڈہنگ اونسے نہان کچہہ خبر مین ہین
منزل کا کچہہ پتا نہ ٹہکانے کا کچہہ سراغ

عابد تمام بہٹکے ہوئے رہگذر مین ہین

شب وصل کا لطف پائے ہوئے ہین
اسی واسطے ہم پہر آئے ہوئے ہین

یہہ ہجل دیکہے دربانونکو آئے ہوئے ہین
نہ روکو ہمین ہم بلائے ہوئے ہین

رقیبونکی تعلیم سے کچھہ نہ ہوگا
وہ مدت کے اپنے سدہائے ہوئے ہین

مجھے اونکی نظرون سے ثابت ہوا ہے
بغل مین مرا دل دبائے ہوئے ہین

مسلمان مین مومن ہین ہندو مین ہندو
وہ ماتہے کا قشقہ مٹائے ہوئے ہین

نصیحت ہمین خود فضیحت ہے ناصح
یہہ باتین تری آزمائے ہوئے ہین

نہین کام اب تیرا قاصد چلا جا
یہان خود وہ تشریف لائے ہوئے ہین

اگر ہو گئی ہے خطا عفو کیجے
کہ لا تقنطوا سنکے آئے ہوئے ہین

پہرنے نہ پائے وہان جاکے عابد
گلی سے جو اونکے پہر آئے بیٹھے ہین

سن تو لو ہین سے ذرا اونکے وہ کیا کہتے ہین
نیک کہتے ہین مجھے یا وہ برا کہتے ہین

رہتی ہے شیخ و برہمن مین یہہ تکرار عبث
کسکو بت جانتے ہین کسکو خدا کہتے ہین

اپنی چاہت کا خطاوار سمجھے ٹہرایا
مہربان خوب کہا اسکو خطا کہتے ہین

اس زمانہ مین نہین جاکے چھپانے کیجا
نام باقی ہے فقط جسکو مزہ کہتے ہین

عشق کو ناصح نافہم برا کہتا ہے
لوگ اسواسطے سب اوسکو برا کہتے ہین

آپکا گر ہون خطاوار تو پہر دیر ہے کیا
جلد فرمائیے کیا ہم سزا کہتے ہین

آپ ہی وعدہ کرین اور وفا بھی نکرین
اس سے بڑہکر کسے بیداد و جفا کہتے ہین

ہین زمانہ کے عجب طور خدا خیر کرے
ہان دعا کیجئے عابد یہہ بجا کہتے ہین

دوست پر جور و ستم آپ یہہ کیا کرتے ہین
دشمن اپنے انہین ہاتو یہہ سہا کرتے ہین

چال یہہ کیسی زمانے نے ہی سیکھی تم سے
دوست دشمن ہوے سب میرا گلا کرتے ہین

دل چرا لیتے ہین جو میرا اُنہین تم چاہو
نہین معلوم کہان اوٹ رہا کرتے ہین

پہلے ہی مانگنے سے ملگئے بوسے شب وصل
حسن کہتا ہے ترا قرض ادا کرتے ہین

ہمکو آرام سے رکہا ہمین راحت دی ہے
اپنے مالک کی شب و روز دعا کرتے ہین

دوست عابد کے ہوے ہاتہہ مین لیکر تسبیح
راتدن بیٹھے ہوے یاد خدا کرتے ہین

ہم جو مست شراب ہوتے ہین
ہاے کیسے خراب ہوتے ہین

دل کے ہاتون سے کیا کہون یارب
جان پر کیا عذاب ہوتے ہین

آجکل دور مین ترے ساقی
ہم بھی خانہ خراب ہوتے ہین

ایک حالت نہین زمانے کی
ہر دریان انقلاب ہوتے ہین

اونکا تیور یہ وہ خفا ہونا
ٹپکے موتی عذاب ہوتے ہین

پہر جائے گی وصل کی شاید
اندنون اچھے خواب ہوتے ہین

تو وہ خورشید رو ہے تیرے پر تو سے
ذرے بھی آفتاب ہوتے ہین

سچے عاشق وہ اپنے جنتے ہیں
ہم بھی اب انتخاب ہوتے ہین

تیرے فضل و کرم سے اب ہمکو
دیکھئے کیا خطاب ہوتے ہین

چلکے بیٹھو تو تم وہان عابد
ہم بھی حاضر جناب ہوتے ہین

وہ تو کب امتحان سے لیتے ہین
مفت عاشق کی جان لیتے ہین

جیسا ہوتا ہے جان دینے والا
دل مین اپنے وہ جان لیتے ہین

مراد دل دیکھکر وہ کہنے لگے
ہمتو ایسا مکان لیتے ہین

پہلے برعکس سب مجھسے چلتے تھے
اب جو کہتا ہون مان لیتے ہین

نذر جب کرتا ہون مین دل اپنا
ہو کے وہ مہربان لیتے ہین

اثر عشق اور چرخ پیر کا ٹھنہ
اپنے سر نوجوان لیتے ہین

دل چرا لینا ہے آپ نے جس لیے | سفت کیون میرے بجان دیتے ہین

اڑ گئے ہین وہ قول یہ عابد
سب مجھسے میری زبان لیتے ہین

واسطے تیرے مین رسوا سر بازار تو ہون | دل لگی کی تھی فقط اتنا گنہگار تو ہون
ورنہ ہیں پاس تو کیا مجکو تو سمجھا مفلس | جان حاضر ہے میری تیرا خریدار تو ہون
جلوہ موسی کو دکھایا ہے مجھے ہر دم کہا | گو نہ مین دیکھہ سکون طالب دیدار تو ہون
آپ مجھسے نہ کرین حضرت ناصح صحبت | جان دینی نہ پڑے جان سے بیزار تو ہون
لاغری میری نہین سیر لیے کچھہ بیکار | چشم دشمن مین کھٹکنے کے لئے خار تو ہون
بیوفائی جو کرتے تو یہہ برا منصب ہے | مین نبھاؤنگا ہر طور وفادار تو ہون

کسقدر اوسنے پلائی ہے مجھے اے عابد
اتنی پیکر بھی مین غافل نہین ہشیار تو ہون

تمہارا سامنا ہے اور مین ہون
مقابل آئینہ ہے اور مین ہون

جدہر دیکھون نظر اپنی اٹھا کر
خدا ہے مصطفےٰ ہے اور مین ہون

جہت ہے جو ہر کان سے ہے مبرا
مرے دل مین بسا ہے اور مین ہون

جدہر دیکھا نمایان خود وہی ہے
نظر مین اپنا ہے اور مین ہون

بجز تیرے کہان کوئی رہیگا
جہان دار فنا ہے اور مین ہون

جناب عشق نے نوکر رکہا ہے
نگہبان اب خدا ہے اور مین ہون

عبادت کی ہوس باقی کہان ہے
وہی عابد ہوا ہے اور مین ہون

ہون محو حیرت اپنے مین مرشد کو کیا کہون
اللہ کہون رسول کہون رہنما کہون

ہے ایک نور نام و نشان ہین جدا جدا
کسکو کہون رسول مین کسکو خدا کہون

آسان مشکلین مری ہو جائین سب وہین
دل سے اگر مین پنج تن مشکل کشا کہون

پہر گنج فقر ایسا ہوا آ ہے مجہے نصیب / آئے جو سلطنت بہی تو مین اوسکو جا کہون

عابد عبادتون کو تو عالم بہی علم کو
بہولین گے اوسکی یاد مین عابد جو لاکہون

جو بات آپ کرتے ہین وہ روبرو کرین / غائب مین ہیر تیرے کچہ گفتگو کرین
ہم کیا سفارشون سے تری آرزو کرین / تجہسے ہی تیرے وصل کی اب جستجو کرین
کہتا ہون پاؤن پڑکے ادب سے جناب دل / مشہور آپ ہمکو نہ یون کوبکو کرین
خالی نہ پیچ سے ہو ذرا کوئی اپنی بات / توصیف زلف یار اگر مو بمو کرین
جو آئے اپنے پاس کوئی ڈہونڈہتا ہوا / اپنا ہی سا ہم آپ اوسے ہو بہو کرین

عابد ہے اپنے سوز ہو اللہ کا وہ اثر
دنیا ابہی جلائین اگر ہاو ہو کرین

صورت مصطفے معین الدین / آل شبیر خدا معین الدین

یہ تقی کے ہین خاص لختِ جگر — دلبرِ مرتضیٰ معین الدین

ہین یہہ اولادِ موسئ کاظم — دل و جان رضا معین الدین

ہند مین ہین یہی غریب نواز — سرورِ اولیا معین الدین

دردمندون کے عیسئ دوران — درد دل کی دوا معین الدین

سب کے دل کی مراد ملتی ہے — ہین وہ حاجت روا معین الدین

شش جہت مین جدہر جدہر دیکہو — ہین یہی جابجا معین الدین

نور ہین مظہر العجائب کے — خاص شمس الضحیٰ معین الدین

ہین عطاے رسول یہہ مشہور — ہین بجود و سخا معین الدین

عابدِ جان نثار کے ہین بس
پیرِ مشکل کشا معین الدین

زمانہ مین ہمارے فرد یکتا شاہ مسکین ہین — بصارت ہے اگر دیکہو تو یہہ جا شاہ مسکین ہین

قناعت اوسیہ ہی پیدا توکل ویسی پیدا ہے — مرقع شکل تسلیم و رضا کا شاہ مسکین ہین

غلط کہتا نہین ہرگز نہین ہے فرق کچھ اسمین — مرید و پیر کے پیر اور آقا شاہ مسکین ہین

صفت اونکی جو سنا ہو تو احمد خیر دین سے سن — خدا کا اور خدائی کا تماشا شاہ مسکین ہین

صفات و ذات کی تعریف عابد اونکی تو سن لے

احد احمد کا ہر اک جا پہ چرچا شاہ مسکین ہین

بزم طرب مین غیر ترا ہمنشین نہین — ہرگز یقین نہین ہے مجھے ہرگز یقین نہین

جب دل ہی آگیا ہے تو پھر کیا کرے کوئی — گو وہ حسین ہین کوئی مہ جبین نہین

قربان ہین تو آپ کے اس اعتقاد پر — کہتے ہین اوسکو آپ کہین ہے کہین نہین

رکھدے تو جام ہات سے ساقی زمین پر — مین خاک مے ہون کہ مرا ہمنشین نہین

تعریف اونکے خال سیہ کی جو مین نے کی — کہنے لگے کہ تجھسا کوئی نکتہ چین نہین

انکار ہی تمہارے ہے اقرار کا ثبوت — کہتے ہو میری بات پہ تم جو نہین نہین

اوس شوخ نے وفا یہ جو مرتے ہین عابد آب
کہئے تو کیا جہان مین کوئی ہے جبین نہین

اندرون حرم و بتکدہ و دیر ہے کون
جسکو دیکھو وہ تمہارا ہی دم بہرتا ہے تو
پوچھتا ہون مین تجھی سے خالق یہہ بات
اے کبوتر تجھے قاصد نہ بناؤن کسکو

ہر جگہ ہوئے ہی تو ہے اوسکے سوا غیر کون
تم سے رکہتا ہے مری جان کہو بیر ہے کون
کون ہے جانب شر اور طرف خیر ہے کون
تیز پر مثل ترے تو ہی بتا طیر ہے کون

پہول لیے ہوئے نہین گلشن مین تم آتے عابد
آج کرتا روش باغ مین یہہ سیر ہے کون

ترے اک اک اداؤ ناز کا مین دل سے قائل ہون
یہہ تلوارین نہین خنجر نہین ہین پہر بہی بسمل ہون
کہون کیا حال اپنی بیخودی کا تجھہ سے اے قاتل

تری چتون کا گھایل ہون ترے غمزہ کا بسمل ہون

نہوا دنی تو اعلی اکی زمایمین صفت کیون ہو

تری صورت ہے شکل گل تو مین بھی صادرت گل ہون

جو توخلوت مین تنہا ہے تو مین ہون بزم کثرت مین

اگرچہ دور ہون ظاہر مگر باطن مین واصل ہون

سراپا رند مشرب ہون نہ زاہد ہون نہ مین عابد

مگر تیرے کرم کا لطف کا رحمت کا سایل ہون

ردیف الواو

یہہ قاصد نے مژدہ سنایا ہے مجھکو
اوسکی زبانی بلایا ہے مجھکو

یہی وقت تھا تیرے آنیکا ناصح
کہ تو نے عبث مین ستایا ہے مجھکو

سکونت مین جنت کی کیا او بگڑا
وہان سے یہان کیون وہ لایا ہے مجھکو

ہنسلیا تہا اک روز پہر عمر بہرہی
بت سنگدل نے رولایا ہے مجہکو

پری کا یہ جن کا کسیکا نہین ہے
تری زلف شبگون کا سایا ہے مجہکو

تجہے یاد ہوگا کہ رُ وقت تو نے
کئی مرتبہ آزمایا ہے مجہکو

ہزارون ہی خط مینے لکہے ہین تجہکو
فقط ایک خط تیرا آیا ہے مجہکو

وہ روٹہا تہا کل آج راضی ہوا ہے
بڑی منتون سے بلایا ہے مجہکو

کہلا جال کونین کا مجہہ یہ عابد
وہ ساقی نے ساغر پلایا ہے مجہکو

اگر حرص جہان ہو تو شریک عاشقان کیون ہو
جو عاشق ہوگئے اوسکے تو پہر طمع جہان کیون ہو

کہین مے مفت کی پی لی بہت سی مل گئی شاید
کہو زاہد ہوا کیا آج اتنے شادمان کیون ہو

تمہارے سے مین واقف ہون مری حالت تمہین روشن

یہہ احسان نامہ بر کا اور دقت درمیان کیون ہو

کبہی وہ دوست بنتے ہین کبہی دشمن سے بڑہکر ہین

یہی تو چال ہے اونکی پہر اونکا امتحان کیون ہو

مری قسمت تو دیکہو کہتا ہے جان جہان از خود

بلالوا وسکو جسنے کی ہے محنت رائگان کیون ہو

بلایا خود بٹہایا ہی ہے بنے پہر اجنبی ہم سے

تعجب ہے یہہ کہتے ہو کہ عابد تم یہان کیون ہو

کس طرح اوس صنم سے کوئی بدگمان نہو

وعدہ یہ شرط ہے کہ خدا درمیان نہو

بدنام ہو رہا ہے زمانہ مین کون اب

کہتے نہ تہے کہ غیر سے تم ہمزبان ہو

ایدل نکر تو یاد خدا وقت نزع دیکہہ

اوس بت کا خوف ہے کہ کہین بدگمان نہو

کہتا نہیں کسی سے بھی میں اپنا حال زار
منظور ہے کہ کوئی مرا رازدان نہو

دے دے کے ساتھ ہنس کے انکو بہ سر گالیان
مشہور اک جہان میں تو بد زبان نہو

کہتے ہین سب کہ جا ابھی عاشقی کا وہ
کیونکر یقین آئے کہ جب امتحان نہو

عابد تو اوسکے عشق سے نادان باز آ
مین چاہتا ہون عمر تری رائگان نہو

شہرت تری زمانہ میں کیون چار سو نہو
ایسا بھی کوئی دل ہے کہ جس دل میں تو نہو

کیا حال تم پہ میرے دل زار کا کھلے
جبتک کہ تمسے بات مری دو بدو نہو

ویران ہو وہ دل و پریشان ہو دماغ
جسمیں کہ تیرے عشق و محبت کی بو نہو

ایدل تو اوسکے بزم مین جاتا تو ہے مگر
ایسا نہو کہ تیری وہان آبرو نہو

برہم وہ ہو کے مجھپہ خفا ہو رہے ہین آج
ارشاد ہو رہا ہے کہ تو روبرو نہو

مین اور ترک عشق بتان خوب ناصحا
مرد خدا یہ مجھ سے کبھی گفتگو نہو

تیری محبت اور ترے عشق کے سوا
عابد کے دلمین اور کوئی آرزو نہو

جگہہ دیتا ہے بزم عام مین پہلو مین دشمن کو
نہین آتی ہے کچھہ بھی شرم اوس بے مہر و پرفن کو
گواہی کے لئے روز جزا مجکو یہہ کافی ہے
لگا ہے خون کا دہبہ مرے قاتل کے دامن کو
ترے اس بے نشان کا کچھہ نشان رہنے دے اے ظالم
مٹاتا ہے لگا کر ٹہوکرین کیون میرے مدفن کو
خدا حافظ ہے اے دل اب ہمارے آشیانہ کا
غضب سے دیکھتی ہین بجلیان ہر دم نشیمن کو
کہڑے ہین سیکڑون دیدار کے خواہش تیرے احباب

اٹھاؤ تو ذرا تم سامنے سے اپنے چلمن کو
سنا ہے طور پر موسیٰ ہوے بیہوش کہکر
بناؤ مجھکو بھی بیخود دکھا کر روے روشن کو
وہ ہنسکر مسکرا کر مجھسے کہتے ہین محبت سے
چلو تم آج عابد ساتھ میرے سیر گلشن کو

جا بکر ہوتا ہے مجھسے کسلیئے انجان تو
یاد ہے کس آئینہ رخسار کی اے دل بتا
اک نظر ملتے ہی عقل و ہوش اور تاب و توان
جان ہی لونگا تجھے پہچان ہی لونگا تجھے

کون ہون مین دیکھہ تو مجھکو ذرا پہچان تو
صورت آئینہ ہے کیون شسشدر و حیران تو
لیچلا سب لوٹ کر اپنا سر و سامان تو
لاکھہ مجھسے روپ بدلے جان مین آ کر نئے تو

تو ہی مالک ہے مرے دل کا مرے ایمان کا
جان عابد کی نہین ہے جان جان پہچان تجھہ

وہ جھنجھلا کر یہہ کہتے ہیں محبت اپنی رہنے دو
یہہ الفت اپنی رہنے دو یہہ چاہت اپنی رہنے دو

مرے حال پریشان پر عنایت اپنی رہنے دو
زیادہ کچھہ نہیں تھوڑی محبت اپنی رہنے دو

غرور حسن کرتے ہوئے اکرتے ہوا سے صاحب
گھٹا چاہا نہیں دو دن کی دولت اپنی رہنے دو

نہیں رہتے ہو دم بہر بہی تصور مین مرے آکر
کوئی دم میرے دلمین بہی تو صورت اپنی رہنے دو

وہ سنکر حال دل میرا لپٹ کر مجھسے کہتے ہین
چلو بس ہو چکا جھگڑا شکایت اپنی رہنے دو

یہہ مانا حضرت ناصح کہ ہم رندانہ بستر ہین

بُرے ہین یا بہلے ہین تم نصیحت اپنی رہنے دو

تمہین پروا نہین میری مجہے معلوم ہے لیکن
ذرا میرے طرف مایل طبیعت اپنی رہنے دو

نصیحت سے نہین کچہہ فایدہ اے حضرت ناصح
بنائی ہے جو خالق نے وہ قسمت اپنی رہنے دو

وہ دیکر جام اپنے ہاتہہ سے ہنس ہنس کے کہتے ہین
ذرا تم حضرت عابد عبادت اپنی رہنے دو

کہلین گے غنچہ بہت لب سے لب جدا بہی ہو
ہنو نہ بت سے زبان سے کوئی صدا بہی ہو

یہ اکہڑی اکہڑی تمہاری باتین نہین پسند ہمین
مزہ جبہی ہے کہ ہمسے خلا ملا بہی ہو

عدو سے کہدو محبت ابہی وہ کیا جانے
اٹہائے بار وہ ایسا یہہ حوصلہ بہی ہو

یقین آئے ہین کس طرح سے ایضا جب
تمہارے وعدہ خلافی کی انتہا بہی ہو

خدا کرے کہیں جلدی ہی تو کا حسن ڈھلے
غرور کی کوئی حد بھی ہے کچھ ہنر ابھی تو

سناؤنگا دل مضطر کا حال مین سب تجھے
کبھی تو اوس بت کافر سے ہاں اسا بھی تو

وہ میکدہ مین مجھے دیکھکر یہ کہتے ہین
کہ تم تو رند بھی عابد بھی پارسا بھی ہو

بیوفا اور ستمگار نظر آتے ہو
تم ابھی ہنستے مجھے عیار نظر آتے ہو

وعدۂ وصل پہ کہتا ہون مین آؤ ادہر دم
تم بہت صادق الاقرار نظر آتے ہو

بے پئے مئے کے ہین مخمور تمہاری آنکھین
تم نئی طرح کے سرشار نظر آتے ہو

مجکو وہ دیکھکے محفل مین یہ فرماتے ہین
باعث رونق دربار نظر آتے ہو

دل کا کچھ حال تو معلوم نہین ہے عابد
تم بظاہر ہمین ہوشیار نظر آتے ہو

اپنی زبان پاک سے اظہار بھی تو ہو
انکار تو ہمیشہ ہے اقرار بھی تو ہو

عابد ہماسے ہمسکے بات تو کیجئے کبھی
کچھ تو ملے قرار دل بیقرار کو

زلف جانان کا تصور ہے ہمیشہ مجکو
کیا بنادیگا خدا جانے یہہ سودا مجکو

ہے گذر کسکا بجز تیرے گلی مین اوسکی
اے صبا اپنے ہی ہمراہ تو لیجا مجکو

جسنے اپنے کو ہے از روئے حقیقت دیکھا
اوسے ہیتک نہین جانا کبھی بیجا مجکو

اپنے دلمین مجھے تہوڑی سی جگہہ دے ظالم
نہ نکلوا کہ محبت نے ہے کہینچا مجکو

حرم و دیر مین کیون شیخ و برہمن کی ہے جنگ
مجہہ مین سب کچہہ ہے مگر کوئی نہ سمجہا مجکو

بزم جانان مین بہت لوگ تہے لیکن عابد
کیا غضب ہے کہ کسی نے بہی نہ پوچھا مجکو

تصور مین ترے صحف کے مین بہولا اصاف قرآن کو
خدا شاہد ہے تیرے جلوہ نے چہینا دین و ایمان کو

تصور میں یہاں آٹھوں پہر ہے صورت خوبان
ہوا ہے اور نہ ہوگا دخل میرے دل میں شیطان کو

یقین ہے مجھکو میرا دل بہیں الجھا ہوا ہوگا
ذرا تم کھولکر دیکھو تو اپنی زلف پیچان کو

ہمارا طایر دل مضطرب ہوتا ہے پہلو میں
نہ یون پھیلاؤ اپنے رخ پہ تم زلف پریشان کو

نمایش اس سے بہتر دو نون جہانکی سمجھ میں کہتا ہوں
نہ سمجھیں صرف پتلا خاک کا ہے کوئی انسان کو

قسم حق کی تمہارے مصحف رخ کے تصور میں
کیا کرتا ہوں ہر دم ہر گھڑی میں حفظ قرآن کو

نہیں بھاتا ہے مجھکو بار اوسکی بزم میں عابد

الٰہی ہوت آجائے در دلبر کے دربان کو

کیا ہے سبب تمنے مضطر کسیکو
ستاتے ہو کیون بندہ پرور کسیکو

جو دل اونسے مانگا تو ہنسکر یہہ بولے
دیا ہی نہین ہمنے ایکر کسیکو

بہوین تن رہین ہین نگاہین ہین تیر چھی
نہ چھوڑینگے جیتا یہہ خنجر کسیکو

بجز میرے آجان جان بھولکر بھی
نہ دینا جگہہ دل کے اندر کسیکو

میری شکل دیکھی تو بولے وہ غالب
کہ تو چاہتا ہے مقرر کسیکو

ردیف الہاء

دل بہت بیقرار سا ہے کچھہ
آج پہر انتظار سا ہے کچھہ

یاد آتی ہین کسکی شوخ آنکھین
آج مجکو خمار سا ہے کچھہ

کیہکے یون قبر کو وہ ٹھکرائے
یان نشان مزار سا ہے کچھہ

یون بظاہر تو صاف ملتا ہے ‏ — دلمین تیرے غبار سا ہے کچھ

رند نکلا وہین ہمارا دل ‏ — جسکو سمجھے تھے پارسا ہے کچھ

کسنے وعدہ کیا ہے حضرت دل ‏ — آپ کو انتظار سا ہے کچھ

تم جو پہلو مین ہو تو اے صاحب ‏ — آج دل کو قرار سا ہے کچھ

دل مضطر ہمارے پہلو مین ‏ — کسلئے بیقرار سا ہے کچھ

طایر دل کو دیکھکر بولے ‏ — نظر آتا شکار سا ہے کچھ

ابر سمجھین ہین جسکو گردون پر ‏ — میرے دل کا غبار سا ہے کچھ

کس لئے آج عابد مضطر

بیخود و بے قرار سا ہے کچھ

لطف و کرم ہے آپ کا مجھ پر ستم کے ساتھ

اقرار بھی اگر ہے تو جھوٹی قسم کے ساتھ

آتا ہے تیرے بزم مین درد و الم کے ساتھ

عاشق کو تیرے ایک محبت ہے غم کے ساتھ

اس زندگی پہ ناز کرین کیا کہ عاقبت

ہمکو ملانیوالی ہے اہل عدم کے ساتھ

کھچ جائین اوپر بھی ترے ابرو تونے ہے مزہ

تلوار زیب دیتی ہے اسے یار خم کے ساتھ

تحریر ہے سوال تو تقریر ہے جواب

اوسکی زبان چلتی ہے میرے قلم کے ساتھ

یہہ دل دکھا رہا ہے مجھے اک جہانکی سیر

کرتا ہون مین مقابلہ اب جام جم کے ساتھ

انکار ہے جو وصل بھی ہو تو نہین ہے لطف

اک بوسہ لب کا ذبحے بہر ہر کرم کے ساتھہ
نقارۂ سرور کی نوبت سے ہے عابد اب
منصب عطا ہے شاہ سے ہمکو علم کے ساتھہ

اب ناصح نادانکی نہ سے ہر بات سے توبہ
توبہ ہے مری اوسکی مدارات سے توبہ
بوسہ کی عوض تونے لیا نقد دل اپنا
ظالم ہے تو ہی ایسی مدارات سے توبہ
رندان خرابات اگر چھوڑ دین جب سے
بیٹھا تو ہون کرنیکی مین ہر اک بات سے توبہ
رہنے کا نہین بزم مین بلنے سے مجکو بلانے
ٹوٹے گی مری یار کے پہر بات سے توبہ
فرقت کے زمانہ سے بچانا مجھے تا حشر
یارب مری اوسدن سے ہر اوس رات سے توبہ
ملتا جو نہین مجھسے تو اے شوخ ستمگر
کر لی تو نہین میری ملاقات سے توبہ
جس رات نہین جسدن نہین تہو پاس تو تھے اہ
اوسدن سے خدا اور ہر اوس رات سے توبہ

فرقت مین کسیکے تو نہ یون جان دے عابد

حاصل ہو جس بات سے اوس بات سے توبہ

ردیف الیاء

تم نہ ہوتے جو محمدؐ تو نہ ہوتا کوئی
رتبہ لولاک کا پایا نہیں ایسا کوئی

تم تو ہو احمد بے میم کہے کیا کوئی
یا رسول عربی تمکو نہ جانا کوئی

شب معراج کا رتبہ نہیں پایا کوئی
آپ سا جلوہ خدا کا نہیں دیکھا کوئی

یوں تو مرسل ہوئے لاکھوں ہی پیمبر لیکن
بخدا آپ کا ہمپایہ نہ آیا کوئی

ذات پر آپکی ہے ختم رسالت بیشک
پھر نبی دہر میں ہوتا نہیں پیدا کوئی

طور پر پہنچے جو موسیٰ تو فلک پر عیسیٰ
عرش پر آپکے مانند نہ پہنچا کوئی

زلف واللیل ہے عارض ہے تمہارا والشمس
پڑھ لی تفسیر تو کیا اونکو نہ جانا کوئی

جب تمہیں جانتی ہے شافع محشر مخلوق
خوف پھر کا ہے کو عصیان کا لیگا کوئی

ہوئی حسرت عابد کو شب روز حضور

آپکی شان کا لکھنا نہ قصیدہ کوئی

وصل دلدار کا مرشد سے سوال اچھا ہے
ٹھیک یہہ رائے ہے از بہنا خیال اچھا ہے

وصل کیونکر ہو سطے آدنسے یہہ سوال اچھا ہے
ماہ اچھا ہے یہہ دن اچھا ہے سال اچھا ہے

تازہ تازہ اونہیں دل لینیکا اب شوق ہوا
مرادل لیکے بناتے ہین یہہ مال اچھا ہے

عمر بھر لی نہ خبر میری مگر وقت اخیر
پوچھتے ہین وہ مجھسے روز وصال اچھا ہے

حور کو دیکھا پری ملا یوسف کو سنا
سب حسینون سے ترا حسن و جمال اچھا ہے

غیر کے لطف سے گر لاکھ خوشی ہو تجھکو
یار سے ایک بھی پہنچے تو ملال اچھا ہے

وہ عیادت کو مری آتو ہنس کر بولے
یہہ تو مر سکتا نہین اسکا تو حال اچھا ہے

شکل ساقی کا نشہ مین ہین ادا کرتا ہون
تو بھی اچھا ہے نیاز تیرا کلال اچھا ہے

عشق کے ساتھ ہی جو وصل ہوئے لطف ہے
بعد مدت کے اگر ہو تو وصال اچھا ہے

زلف کو کہنے لگے سیلا وہ مجھسے اپنی تو نے
طایر دل کے لئے تیر یہہ جال اچھا ہے

عشق بازی سے مزا ہین تمامی جابجا
لطف معشوق سے تجھہ مین یہہ کمال اچھا ہے

ہر مژہ اوس ترک کی اک تیر ہے
دل مرا اوسکے لئے نخچیر ہے

کچھہ بھلا ہو یا برا لکھدے تجھے
آپکی تحریر ہی تقدیر ہے

آنکھہ کا پردہ کیا تو کیا کیا
میرے دل مین آپکی تصویر ہے

ہون مریض عشق بوسہ دیجئے
ان لبون کی جانفزا تاثیر ہے

بیل الفت کی بڑہتی ہے اسقدر
عاشقون کے پاؤن مین زنجیر ہے

آج تو کچھہ ہے ارادہ قتل کا
تیز خنجر یار کی شمشیر ہے

بات اچھی بھی تو ہوتی ہے بری
کیا مری تقدیر کیا تدبیر ہے

وصل سے شاید ہون شیرین کام ہم
میٹھی میٹھی اوسکی اب تقریر ہے

جلوۂ جانان نے دل روشن کیا

ل: دل مین عابد کے وہی تنویر ہے

کہین تیرا کہین ترا دل ہے — یہی اک اختلاف مشکل ہے

یہی رسم وفا سے قاتل ہے — جس جگہہ دیکھو ایک بسمل ہے

تیری کاکل مین جو مرا دل ہے — ایک دیوانہ ایک عاقل ہے

قشقہ ماتھے پہ تیرے باطل ہے — کفر اسلام مین بھی شامل ہے

اب ترے ہاتھہ مین مرا دل ہے — دیکھ لے آئینہ مقابل ہے

یون تو لاکھون حسین ہین لیکن — حسن مین ایک تو ہی کامل ہے

ہو لے مجھسے حساب جور و وفا — کون باقی ہے کون فاضل ہے

مینھہ برستا ہے مے پلا ساقی — رحمت حق بھی ہم پہ نازل ہے

جامہ عمامہ کا ہے سب ڈھونگا — سمجھے عالم جسے وہ جاہل ہے

لا کو الا مین کیون ملایا شیخ — یہہ تو سب جھگڑا تیرا باطل ہے

کیا کریگا وہ لیکے جنت کو
غیر سے کام کچھہ نہین مجھکو
جسنے چاہا تجھے ہوا بیکار
وہ حقیقی ہے یہہ مجازی ہے

دل و جان سے جو تیرا واصل ہے
عشق مین تیری ذات حاصل ہے
کوئی دیوانہ کوئی بیدل ہے
کہ خدا کا خدایگان ظل ہے

عابدا اتنے سفر کئے پر بھی
عشق مین آج پہلی منزل ہے

تم سے اک مطلب کی کہنی بات ہے
آپ کی تحریر بھی ہے نقش حب
دیکھنا اوس گیسو و رخ کی بہار
کوئی ہمدم یار سے کوئی جدا
بھیجتے ہین وہ مکرر خط کا جواب

سن لو پچھتاؤگے تھوڑی رات ہے
آپکی ہر بات مین اک بات ہے
رات مین دن تو دن مین رات ہے
کوئی غمگین کوئی خوش اوقات ہے
اوس سے بہتر کیا کوئی سوغات ہے

غیر جو بت آنے دیا ہم نے لیا | بوسہ دیکے ہنسکے کہتے ہو خیرات ہے

بازئی شطرنج ہے عارف کے ہات
عاشقون کی عابدون پر مات ہے

تجھسے وہ بار بار ملتا ہے | مضطرب کو قرار ملتا ہے
اوس کے ملنے کو دوستی ہے شرط | کہین غیرون سے یار ملتا ہے
یہہ سرے گلبدن کا ہے ارشاد | طالب گل کو خار ملتا ہے
تیرے ملنے سے آہ نے محبوب | مجکو پروردگار ملتا ہے
جہوٹ ہی وعدہ وصل کا کر لے | یون بھی دل کو قرار ملتا ہے
انتقال مکان سے اسکا نام | چہوڑ کر گہر مزار ملتا ہے

منجن ۲ قرب کے نغمہ کو عابد
رگ گردن کا تار ملتا ہے

میرے دل مین تو جہان اور ہی ہے
اور تیرا گمان اور ہی ہے

اولیا سب بزرگ ہین لیکن
اپنے مرشد کی شان اور ہی ہے

تو نے حاجی حرم مین کیا دیکھا
اوس مکین کا مکان اور ہی ہے

میرے قاصد نے راہ ٹہیک نہ لی
اوسکے گہر کا نشان اور ہی ہے

پان کہائے ہین ہمنے اکثر سے
ہاتہہ کا تیرے پان اور ہی ہے

ناصحا بس کر اب نصیحت کو
بات اک میری مان اور ہی ہے

اہل دہلی کے سے ہے زبان مین لطف
کہ وہان کی زبان اور ہی ہے

ہون زمانے مین لاکہ اہل سخن
داغ کی آن بان اور ہی ہے

بہت افسانے سن لئے عابد
اپنے غم کا بیان اور ہی ہے

تم نہ ہوگے کس مکان مین کو بتا گہر چاہئے
کعبہ یا دل یا کلیسا یا کہ مندر چاہئے

حسن آرا ہو نہین ہے عیب دل دیکھو مرا
دیکھنی شکل آئینہ مین اپنی اگر چاہیئے

تم کسی پیچ دہ مین آؤ ہم اوسی دم تار ہین
وضع ہان اچھی ہی پر اس سے بھی بہتر چاہیئے

دل کی قیمت کچھ نہین جبتک حسین دلبر نہو
دل اگر پہلو مین ہو تو کوئی دلبر چاہیئے

ہجر مین زاہد کے خاطر ہو گئی گرمی حرام
وصل مین تو عاشق صادق کو ساغر چاہیئے

کیا غرض عیسیٰ سے مجکو یا ہوس ہو کی ہو
میری بخشش کیلیئے میرا پیمبر چاہیئے

اس غزل کی قدر جب ہوگی کہ اہل دل سنین
اور فرمائین کہ عابد اس سے بہتر چاہیئے

یہ طلب میری نہین ہے اور بڑھ کر چاہیئے
مرضی مولا جو ہو وہ بندہ پرور چاہیئے

مال و زر دے تو گدا کو مانگتا ہے مال و زر
چشم الطاف و محبت تیری ہمسر چاہیئے

وصل کا پیغام دو یا ہجر مین کچھ کام دو
شغل عاشق کیلیئے کوئی مقرر چاہیئے

نور سے کیا بحث ہمکو نار سے کیا غرض
دلمین عاشق کے نرالا کوئی اخگر چاہیئے

وعدۂ فردا پہ بھی انکار ہو تو کیا عجب
اونسے دستاویز لکھوانی مقرر چاہیے

کیونکہ اوسکے رخ کو بھولون سانپ ہین دو پاسبان
دفع کرنیکو مجرب کوئی منتر چاہیے

کہتے ہین وہ عشق مین دادو ستد کا ہی مزہ
ایک بوسہ لو تو اک بوسہ برابر چاہیے

پارسائی ہو کہ رندی ہین سب فعل عبث
جس سے تو راضی ہے وہ اپنا مقدر چاہیے

اوس لب شیرین کا مجھکو ایک ہی بوسہ ملا
آرزو یہ ہے کہ پھر قند مکرر چاہیے

مشکل آسان جلد کیجے یا علی مشکل کشا
مہربانی آپکی حائل پہ حیدر چاہیے

سمجھ اے بیخبر جانا ن کہان ہے
کہان تک ہے سفر جانا کہان ہے

مرے پہلو مین کیون بے چین ہے تو
تجھے رشک قمر جانا کہان ہے

مقام عاشقی مین اے مجنون
نہین کہہ دو کہ مر جانا کہان ہے

نہین انکار ہے وعدے سے اونکو
وہ راضی ہین مگر جانا کہان ہے

نہوتا اُنکا اب بھی مرثیے نا خوش
خبر ہوتی اگر جانا کہاں ہے

چلا عابد حرم ہند و بنارس
یہہ جاتے ہیں کدہر جانا کہاں ہے

گو مرے گھر میں مرا آئینہ رو آتا ہے
سخت حیرت ہے کہ ساتھ اوسکے عدو آتا ہے

بید ہڑک محفل جانان میں چلا جاؤنگا
توبہ توبہ مجھے کب خوف عدو آتا ہے

یہہ ہمارا دل شیدا تو ہوا ہے دلبر
کرکے تعویذ جو تو زیب گلو آتا ہے

جب سے نظارہ ہوا نرگس فتان ہے پری
جام آتا ہے نہ خوش نہ سبو آتا ہے

دم بخود ہون تری الفت میں کچھ ایسا ظالم
ہاے آتی ہے مرے لب پہ نہ ہو آتا ہے

اتنی جلدی نہ پڑہیو میرے جنازے کی نماز
ٹہرو ٹہرو وہ ابھی کرکے وضو آتا ہے

یہی رونا ہے تو پھر دل کی مرے خیر نہیں
اشک کیسا تھا اب آنکھون سے لہو آتا ہے

دل کو بہلاتا ہون نیہارون سے دلتنگی شب ہجر
کوئی دم جاتا ہے وہ آئینہ رو آتا ہے

شیخ کے منہہ سے بہشتی ہے خوشبو ایسی
کیا مے ناب سے پہر کہنے وضو آتا ہے

کچہہ عجب حال سے آتا ہے عابد مضطر
آج کس بزم سے اٹہا ہوا تو آتا ہے

ملگئی آپکے باعث ہمین دولت دل کی
اسمین بتلاسے خدا ہے یہی وسعت دل کی

ساکن فرش ہے کرتا ہے مگر عرش کی سیر
آزمائی ہے بہت جرأت و قدرت دل کی

دل سمجہتی ہے جہان جسکو وہ ہے مضغۂ گوشت
اسسے کیا کام ہو جب ایسی ہو صورت دل کی

آنے جانے کو نفس کے نہ سمجہنا بے کار
یہہ کسی کام کو جاتی ہے سفارت دل کی

دوست تو دوست ہے دشمن کو بہی اپنا جانے
ایسا دل چاہیے ایسی ہو مروت دل کی

اب یہہ بتخانہ بنا پہلے خدا کا گہر تہا
کیا کرے کوئی بدل جاتی جو حالت دل کی

ہین مراقب جو ہوا آئی ندا آخر شب
ایسے ہی وقت تو کہلتی ہے حقیقت دل کی

ناصحا خوب کسے حالت دل کیا معلوم
ہو جو معلوم تو کہئے مہر حضرت دل کی

کوئی حاجت نہیں اس واسطے ہے استغنا
ہے نہیں معلوم تجھے اب بھی امارت دل کی

لاکھ ہیں تجھ سے سوا اور حسین دنیا میں
کیا کروں اور پہ نہیں تجھ پہ ہے رغبت دل کی

نہ تو زاہد سے ہے کچھ کام نہ عابد سے غرض
وقت آخر مجھے کافی ہے وصیت دل کی

عرش اعظم سے بھی بڑھکر ہوئی رفعت دل کی
اللہ اللہ یہہ قسمت ہے یہہ عظمت دل کی

جذبۂ شوق سے وہ آئے ہیں میرے گھر میں
مجھکو معلوم ہوئی ہے یہہ کرامت دل کی

کیفیت مے کی دکھاتی ہے اونکی صورت
ملتی ہے جام میں بھی خوب شباہت دل کی

اپنے عاشق پہ جفا کھیل یہہ ہے تیر اوٹھا
تجھپہ الزام نہیں ہے یہہ شرارت دل کی

جان ہے مال سے حاضر ترے دم کے لئے
آزماتا ہے تو کیا میری سخاوت دل کی

کیوں کریں میرے لئے حضرت ناصح تکلیف
گوش ادراک سے سنتا ہوں نصیحت دل کی

یہہ رسم بس ہے یہاں فقط اونکے نزدیک
دلربا کرتے ہیں سب عزت و رغبت دل کی

دل مرا تیرے لئے مجھسے ہی لڑتا ہے مدام
یہی تکرار ہے ہر دم یہی حجت دل کی

کیوں ڈراتا ہے خفا ہوتا ہے تقصیر ہے کیا
اسمیں مجبور ہوں میں تجھپہ بہت چاہ دل کی

دل سے راضی ہے تو ظاہر میں ہوا مجھسے خفا
تیرے چہرے سے نمودار ہے فرحت دل کی

اعتراض اسنے کیا مول جو مانگا میں نے
جان لیکے دو تو مجھسے لیتا ہے قیمت دل کی

عشق نے گھر سے نکالا ہے میں جنگل کو چلا
مجھکو مجنوں سے ملائیگی یہہ وحشت دل کی

حق یہیں ہے جو ذرا دل کی طرف غور کرو
ابھی کھل جائے تمہیں سب حقیقت دل کی

میرے آگے نکرو واعظو دوزخ کا بیان
ایسی تسکین کرو جائے جو وحشت دل کی

دل کا مقصد نہ بر آئیگا کسی سے ہرگز
وہ نکالے تو نکل جائیگی حسرت دل کی

اسی انکار سے اقبال کی بو آتی ہے
کیسا بیجا ہیں نہ سنتے کہتے ہیں جو علت دل کی

لو پھر آتا ہے وہ غارت گر دیں اے عابد
اب خبر لیجئے بدل جائے نہ نیت دل کی

جلد بلوا جو بلانا ہو بلانے والے — بزم عالم مین ہزارون ہین ستانیوالے

شمع کہتی ہی کہ یہ داغ نہ دیکہون ہیہات — اے سر بازی پروبال جلانیوالے

در نایاب ٹپکتے ہین مرے آنکہون سے — ہار لے موتی کا اے آنکہ لڑانیوالے

تو مقابل ہو شفق تیرا یہ رتبہ ہی کہان — سرخ رو ہین وہ کہ ہین پان چبانیوالے

آج کیا قحط ہی کیون دیر ہے اتنی ساقی — اپنے ہاتون سے مجہے زہر پلانیوالے

کعبۂ دل تو ہے مضبوط بنا درت سے — کوئی بتخانہ بھی بنجائے بنانیوالے

ہجر کے خوان مین ہے وصل کی نعمت کا مزہ — آپ ہین رنج مین دنیا کی دکہانیوالے

دل تو ملا ہون کے چراتا ہی بہلا ہم بھی ہین — آنکہہ سے آنکہہ ملا آنکہہ ملانیوالے

آپ ہنستا ہی مرے حال پہ تو ساری رات — شمع سان مجہکو رلاتا ہے رلانیوالے

مجہکو کیا پوچہتا ہے کون ہے یہ کہتے ہین — جس کے ہم ہین تجہی پہلو مین سلانیوالے

اوسکی تعریف کرین رنج ہین عابدا

رہین سرسبز مرے دل کے جلانیوالے

تیرے انداز وہ ہین مجھکو بُلانیوالے
بیخ و بنیاد کو عاشق کی مٹانیوالے

ملتفت گر نہو معشوق مجازی تو خیر
کیا نہین ہین دل عاشق مین منانیوالے

منتظر تیری طلب کا رہون آخر کبتک
دیر سے بیٹھا ہون مشتاق گھر آنیوالے

کیا کمی ہے تیری درگاہ مین اے رب کریم
دینے والے تجھے اور ہین دلانیوالے

دیر ویران کئے مسجدین خالی کردین
تیری پہلو مین ہین کیسے بسانیوالے

میری سنتا نہین سنتا ہے تو ہوتا ہے خفا
اپنا ہی حال سنا غیر سنانیوالے

کیجئے گا ہمین پامال پس مردن بھی
خاک امید ہے مٹی مین ملانیوالے

وہ تو بہر جا ہے دعا دل سے تو کر اے عابد
ہاتھ کیون خالی اوٹھاتا ہے اوٹھانیوالے

جہان مین مجھسا بُرا نہین ہے
نہین ہے اسے کبریا نہین ہے

مین چاہتا ہون تجھے ستمگر | کچھ اور منشا مرا نہین ہے

تسلی کے دل کو وہ کہہ رہے ہین | یہہ تیری پوری سزا نہین ہے

فدا ہے کیون اوسپہ اک خدائی | یہہ ہمنے مانا خدا نہین ہے

وہ دیکھکر داغ دل یہہ بولے | چمن کچھ ایسا ہرا نہین ہے

مین دل سے شیدا ہون تجھپہ ظالم | تو مجھپہ کیون مبتلا نہین ہے

مین دیکھتا ہون جو غور کرکے | جہان مین مجھسا برا نہین ہے

تمہین یہہ کہدو ہمارا آنا | تمہارے گھر مین بجا نہین ہے

جو درد ہم داغ سے جگر مین | سر کہہ تو لو کیا کھرا نہین ہے

کسیکی الفت مین دل ہمارا
قسم ہے عابد ہرا نہین ہے

وہ روٹھ ہی گئی ہین تو جا کر منائین گے | دکھ درد منتون سے ہم اپنا سنائین گے

مشتاق وصل چھوڑ کے یہہ در نجائینگے
مرجائینگے تو جائینگے زندہ نجائینگے

مقصد ہمارے آپ ہی سب بر آئینگے
اس در سے اوٹھینگے اور کہان گھر بنائینگے

عاشق سے کیسا پردہ چھپیگا نہ راز دل
میں تاڑ جاؤنگا وہ جب آنکھیں ملائینگے

بیمار تیرے نرگس بیمار یونہی
مر مر کے دردِ عشق کی لذت اوٹھائینگے

دل خانۂ خدا ہی بسو چین سے یہان
اپنے مکان مین تمکو مکین ہم بنائینگے

رنجیدہ کیون ہے پھر آنتو فاضد ہو سکو
اونکو غرض ہے آئینگے ورنہ نہ آئینگے

عابد ہون پر خلاف عبادت ہین فعل سب
جنکا ہون امتی وہی جنت دلائینگے

دکھایا صبح منہہ یان کہا کے
کیا دیوانہ تو نے دلمین آ کے

ہوئی جب شام تو مسی لگا کے
کہون یہہ بات اب مین کس سے جا کے

کہے جاتا ہے تو اپنی ہی ہر وقت
ذرا میری بھی سن بندے خدا کے

زبان ہی سچی ہے کسکی کون جہوٹا
مجہی سنے کہتے ہو مطلب سنا کے

یہان انہین ہے کچہہ ننگ کچہہ عار
وہ ملتا ہے تو گہر اپنے بلا کے

اشارون سے ادا کرتا ہے مطلب
عجب غمزے ہین تیرے دلربا کے

طبیعت صاف ہے غصہ نہین ہے
برا کہتا بہی ہے تو مسکرا کے

مرا ہی نامہ کیا مجہکو ملا ہے
دیا کیا جلد خط قاصد نے آکے

ترا کیا کام تہا رنجیدہ و غمین ناصح
سلامت اب کہان جاتا ہے آکے

یہہ عاقبت دوستی کا اوسکے ہے پہل
ملا ہے داغ بہی تو دل جلا کے

کوئی کافر کوئی مومن کیلیئے
گہر بنا ہے تو نے کس کس کیلیئے

ایک ہی ہو جاؤن بس مین اور تو
غیر ممکن کب ہے ممکن کیلیئے

وحدت و کثرت کا جہگڑا ہے برا
مین ملا ہون انہین ضامن کیلیئے

ہو جو غایب اوسکو حاضر دیکھلین
فرض ہی یہہ اہل باطن کیلئے

غیر کے سایہ سے یارب تو بچا
وہ پری موزون نہین جن کیلئے

خوش رہین سلطان محبوب علی خلد اللہ ملکہ (آمین)
مانگتے ہین ہم دعا ان کیلئے

کر جوانی مین نہ عابد ترک مے
مقتضی ہے یہہ اسی سن کیلئے

اوسکے بوسے سہنے تن تن کیلئے
کہہ تو پیا کی ہوا اس فن کیلئے

صاف کب ہوتا ہی دیکھا چاہیے
کیا کرین ہم ہائے بدظن کے لئے

دور ہین وصل بت خود کام سے
ہے جینے کے لئی مرنے کے لئی

مرکے بھی اوٹھونگا اس دہلیز سے
دے جگہہ تھوڑی سی مدفن کے لئی

وہ جتاتے ہین جو بلوون اپنا عشق
کہدین قیمت کیا ہی فی من کے لئی

جامۂ عریان سے ہے کافی اسے جنون
زیب عاشق ہے یہی تن کے لئی

آج عابد کوچہ دلدار مین
ہم جگہہ دیکہین گے مدفن کے لئے

خلاف کہنے مین ہے کیا مزا کہو تو سہی
وہ قول مجہسے جو تہا کیا ہوا کہو تو سہی

وفا شعار ہون یا بیوفا کہو تو سہی
بہلا ہون یا مین برا تم ذرا کہو تو سہی

مسیح جانین گے تمکو اگر شفا ہوگی
ہمارے درد کی ہے کیا دوا کہو تو سہی

مین ایسے ویسونکا عاشق نہین قسم لیلو
ہے تم سا اور کوئی دوسرا کہو تو سہی

تمہین جو چاہا خطاوار ہوگیا مشتاق
مرے یہہ جرم کی کیا ہے سزا کہو تو سہی

پلا کے مے مہ رمضان مین یون وہ کہتے ہین
یہہ روزہ کیون ہے قضا آپکا کہو تو سہی

جو دلمین دیتے ہو تم بددعا نہین پروا
زبان سے میرے لئے کچہہ دعا کہو تو سہی

وہ مے کا جام دکہا کر مجہے یہہ کہتے ہین
بنے ہو کب سے تم پارسا کہو تو سہی

بیان عشق بہی ہان نصف عشق ہی عابد

شب وصال کا کچھہ ماجرا کہو تو سہی

غیر کرتے ہین ترے پاس شکایت میری
اونکو یہہ ڈر ہے کہ بڑھ جائے نہ عزت میری

آرزو دل کی یہی اور یہی حسرت میری
اوسکے کوچہ مین الٰہی بنے تربت میری

یہہ حقیقت ہی حقیقت مین حقیقت میری
نہ یہہ گھر میرا نہ زر میرا نہ صورت میری

خود نمائی مین ہے مشغول ہر اک فرد بشر
کون سنتا ہے زمانہ مین نصیحت میری

اے طبیبو نکرو فکر دوا میرے لئے
اب تو برتی سے کہین بگڑی طبیعت میری

اپنے مطلب کی کہا کرتا ہی ہر کوئی زبان
ذکر میرا نہین آتا کبھی قسمت میری

بتکدہ کو مین چلا چھوڑ کے راہ کعبہ
اے خدا جانے یہہ کیون بدلی ہی نیت میری

نام لیلی کا کہان ہو گیا مجنون ناشنی
ذکر ہر جا یہہ ہے تیرا تو حکایت میری

کفر و اسلام بد و نیک تشبہ و نہین اک
ایسی دنیا مین نہین جیسی ہے غفلت میری

تو بڑی بات سمجھتا ہے اسے عابد

مستحضر مشہ کی توجیہہ یہ ہے نوبت میری

مجھسے وہ چپ چپتے ہین آج یہ حالت کیسی
باتون باتون مین بگڑتی ہے طبیعت کیسی

بات بھی تو نہین کرتے وہ کدورت کیسی
نام الفت سے وہ ڈرتے ہین محبت کیسی

وصل سے شاد عدو ہمکو ہے دیدار حرام
ہمسے نفرت ہی تو غیرون سے محبت کیسی

ہمکو کیا حق ہے وہ بخشین کہ نہ بخشین ہمکو
ہم ہین مجبور وہ مختار ہے حسرت کیسی

آج کل دھر ہین اوج یہ حرمت کا عروج
جانتا ہی نہین کوئی کہ ہے حلت کیسی

ترے مجبور ترے ہجر مین کہتے ہین
یہہ قیامت جو نہین اور قیامت کیسی

آپ آتے ہی یہہ کہتے ہین کہ ہم جاتے ہین
بیٹھہ بھی جاؤ مری جان یہہ عجلت کیسی

اعتبار اب نہ رہا تیری محبت مین مجھے
نام عزت کا ہے کیا اور ہے ذلت کیسی

آج کچھ نشہ کیا حضرت واعظ نے ضرور
ورنہ پھر اونکی زبان پہ نہین یہہ لکنت کیسی

غیر کیا کچھ نہ کیا اوسکو جو اکچھ نہ کہا
مجھسے ہی کرتے ہو تم میری شکایت کیسی

آج میخانہ مین کیسے نکل آئے عابد
آپ اور آپکو میخوارونکی صحبت کیسی

اون کو دل کی خبر نہو جائے
کہین غصہ اوسپر نہ ہو جائے

یہی ہوگا سکوت کا باعث
باتون باتون مین شر نہو جائے

صرف ہوتا ہے وان سہاگ کا عطر
پیسے تولہ اگر نہو جائے

گہورتے ہین وہ عاشقونکی طرف
تیر اونکی نظر نہو جائے

نہین دیتے وہ اسلئے تصویر
عشق کا کچھہ اثر نہو جائے

نقشہ بے مثل حسن سے یکتا
حور وہ سیمبر نہو جائے

رہنے دے مشت خاک عاشق کی
اے صبا دربدر نہو جائے

گہر یہہ اللہ کا ہے اے عابد
کہین مسجد ہی گہر نہ ہو جائے

خبر نہی نہی ہے تو ارمان نے ترے — کرتا ہون وقت وصل کے سامان نے ترے

جھوٹی قسم کو آپکی پہچانتا ہون مین — کس کام کے ہین وعدہ و پیمان نے ترے

باتین نہی ہین آپکی ہوگا یہی سبب — آتے ہین انجمن مین جو انسان نے ترے

منظور تمکو ہے مین آون تمہارے پاس — اسواسطے بدلتے ہو زبان نے ترے

ظاہر ہے پردہ اور چلمن سے تاک جہانک — دیکھے تمہارے غمزے مہمان نے ترے

عارض کا بوسہ ایک دو اور لب کا دوسرا — ہو جائین مجھپہ آپکے احسان نے ترے

لیلے کی راہ پوچھلو مجنون سے عاشقو — دیکھے ہین اوسنے پہر بیابان نے ترے

وہ پوچھتے ہین وصل کی شب مجھسے کیا کہون — کیا کیا گمان تجھسے ہین ہجران نے ترے

یہہ باتین راز کی مری سمجھینگے اہل دل — کیا جانتے ہین انکو سخندان نے ترے

عابد یہہ عشق یار مین کیا ہوگیا تجھے — کرتا ہے چاک روز گریبان نے ترے

آج مدت مین مرے جان مرے گھر آئے
یہ تو کہیئے کہ کدھر سے راہ بھٹک کر آئے

یون تو دریا مری آنکھون سے بہا دو فرقت
دیکھئے کب وہ کسی روز سمندر آئے

ولے قسمت جو لگی سینے پہ تیغ ابرو
ذبح کرنے وہ مجھے کھینچ کے خنجر آئے

تھے سراپا وہ پریشان ہی کر جانے
جو تصور دل بیتاب کے اندر آئے

آج پہلو مین خلش ہی خلش ہے یارب
ہم کہان چھوڑ کے اپنا دل مضطر آئے

مجھسے جب ملتے ہین تو میری تسلی کیلئے
کہتے ہین وہ بخدا یاد تم اکثر آئے

امتحان لیکے وفادار مجھے کہتے ہین
شکر کی جا ہے کہ مدت مین وہ راہ پہ آئے

جذبہ شوق مین جس سے پہ نظر میری پڑی
بخدا آپ نظر مجکو برابر آئے

کہتے ہین حضرت ناصح مگر عشق بتان
واہ میرے لئے کیا خوب یہ رہبر آئے

عابدا عارف باللہ بصحبت دوجا
ہو کے دریائے حقیقت کے شناور آئے

عشق میں بدلے ہیں اطوار یہہ دیوانے نکلے
دشمن اپنے کے تو ہم دوست ہیں بیگانے نکلے

آنے جانے سے ترے کچھہ نہیں مقصد مطلب
کاش سامان کریں خود وہ یہاں آنے نکلے

دوستی میں نے جتائی تو کہا غصہ سے
تو خطا وار ہے قابل ہے سزا پانے نکلے

اتنا کیوں ہو ہیں یہہ بھی ہماری قسمت
اے مسبب میں سبب ہم او نہیں یاد آنے نکلے

ایک بات ایسی کہی منہ سے وہ ہنسکر بولے
ڈھنگ اچھے ہیں سمجھہ اونکے سمجھانے نکلے

کیا یہہ جائینگی جو اینکی ہنگیں بیکار
نہ یہہ دن ہیں نہ یہہ سن ہیں تر ترسانے نکلے

ذکر جبتک یہہ مرا سن لیلی نہ نہیں جن نہیں
اونکی محفل میں ہیں جو چرچے مرے افسانے نکلے

عابد و خلد مبارک ہو بسو جین سے تم
ہم تو ساکن ہیں ہمیشہ ہی سی ویرانے نکلے

ایک مدت سے ہیں مشتاق وہ کب جانے نکلے
منتظر ہیں جو ترے ذکر میں مرجانے نکلے

وعدۂ وصل کا کس طرح یقین ہو ہمکو
تم تو عادی ہو ہمیشہ سے مکر جانے نکلے

دل مرا صاف حرم پاک ہی کاشی ہی قریب
صاف کہدیجے ارادی ہین کدہر جانیکے

حالت خوف بھی ہے قاتل جان عاشق
دل و جان مین تصدق ترے ڈر جانیکے

زندگی اپنی اسی حال مین گذری غالب
زندہ جبتک تھے رہے خوف مین مر جانیکے

گھڑی ساعت ہی اب میری شفا کی
مسیحا بنکے قاتل نے دوا کی

ادا مین طرز ہے پنہان قضا کی
عجب حالت ہے یہان خوف و رجا کی

کہین بت بنگئے بت گر کہین ہو
خبر رکہتے ہین ہم بھی جا بجا کی

پڑی جب آنکھہ میری تو وہ بولے
یہہ گستاخی تو دیکھو بے حیا کی

اوسی کے نور سے ہے ماہ روشن
ضیا جسکی ہے اسمین مہ لقا کی

قیامت ہین تری ترچھی نگاہین
جدہر دیکہا ادہر شورش بپا کی

نہ تو زاہد نہ تو عالم ہے عاقل
فقط باتین ہین سب تیری ریا کی

معافی حق کے حقکی حق کرے گا ۔ ہو علت دور کیونکر ارتشا کی

سبھون عابد کی بھی مین رندکی بھی
کہین سب اپنے اپنے مدعا کی

مجھے امید تھی جن سے وفا کی ۔ اوسی ظالم نے پھر مجھسے دغا کی
مرے دلمین ہے قدرت کبریا کی ۔ مرے دلمین ہے صورت مصطفی کی
کوئی باعث بھی مجھپر ہیدموتھہ نہیکا ۔ خطا کچھہ تو کہو مجھہ بے خطا کی
غضب مین جان آئی دل لگاکر ۔ گھڑی کب آئیگی یارب قضا کی
مری اونکی ہین باتین دل ہی دلمین ۔ خبر ہے آشنا کو آشنا کی
ہزارون مبتلا ہین شیفتہ ہین ۔ عجب بانکی ادا ہے دلربا کی

تری فرقت مین ہے بیچین عابد
قسم کہاکر وہ کہتا ہے خدا کی

جو بات ہے فضول ہے اس خود فروش کی
واعظ سے کچھ نہ پوچھئے جوش و خروش کی

آتا ہے کسکی بزم سے ظالم اٹھا ہوا
طرز روش ہے آج تری بادہ نوش کی

اے محتسب خطا نہین اسمین ذرا مری
اونے پلائی ہات سے تو مین نے نوش کی

بیہوشیون سے کام ہے مستی سے ہے غرض
کیفیتین ہین بادۂ وحدت کے جوش کی

مجکو نزول رحمت باری کی ہے امید
حاجت ہے مری قبر پہ کیا قبر پوش کی

لے نقد ہوش یا دے مجھے شراب
منت مین کر رہا ہون یہی میفروش کی

عابد ہون یا کہ رند ہون راضی رضا پہ ہون
ناصح کو کیا خبر ہے مرے عیب پوش کی

خود مٹنے پہ ہے خنجر جلاد کے لئے
اب منہ نہین رہا ہے فریاد کے لئے

قاصد سے ہمکو کام نہ خط و پیام سے
یہہ دم کا آنا جانا ہے بس یاد کے لئے

دل میرا خود بخود ہے گرفتار دام حسن
حاجت نہین ہے دام کی صیاد کے لئے

کچھ بہ سبب نیست وصل کے وعدہ پہ کیجئے
مین منتظر ہون آپکے ارشاد کیلئے

زیور لباس زینت و آرائش اے صنم
ہے کیا ضرور حسن خداداد کیلئے

پوچھو نہ مجھسے کوئی مری بیخودی کا حال
دیتا ہون جان اک ستم ایجاد کیلئے

کی ہے دعا جو مین نے اوسکا ہے سب اثر
تجویز شاہ کی جو ہوئی شاد کیلئے

عابد ہمی نے سیکھے ہین الفت کے سب طریق
شاگرد بھی رشید ہو اوستاد کیلئے

عاشقون کو عشق مین کیا چاہیئے
لوٹنا رونا تڑپنا چاہیئے

یار روٹھا ہے منانا چاہیئے
خانۂ دل مین بٹھانا چاہیئے

دل نہ دنیا سے لگانا چاہیئے
دہر فانی سے کنارا چاہیئے

غیر سے ملنا تم اپنا چھوڑ دو
جو کہون مین یاد رکھنا چاہیئے

اونکے دل کو بھی کہین دھوکا نہو
حضرت دل یون نہ رونا چاہیئے

ظاہر و باطن ہمارا ایک ہے
عشق مین دُہوکا نہ دینا چاہیئے

لوح خاطر پر تسلی کے لئے
عکس اک اوس بت کا لینا چاہیئے

چاہیئے جنت نہ فردوس برین
اوسکے کوچہ مین ٹہکانا چاہیئے

ہُو کا بندہ ہون خدا درکار ہے
قطرہ پانی کا ہون دریا چاہیئے

محفل رندان مین عابد چپ رہو
تمکو کچھ منہہ سے نکہنا چاہیئے

لگا بیٹھا ہون لو اپنے صنم سے
مجھے کیا کام ہے دنیا کے غم سے

کسی دن بھی نہ پوچھا حال تونے
محبت سے مروت سے کرم سے

ترا وصف کمر کرتا ہون دن رات
مجھے فرصت نہین ذکر عدم سے

خدا سے ڈر خدا کو مان اے شوخ
تجھے کیا فائدہ جھوٹی قسم سے

یہی تعظیم ہے عاشق کی افسوس
جو ٹہکراتے ہو سر میرا قدم سے

میں لکھنی چاہتا ہوں بات کچھ اور — ادا ہوتی نہیں کچھ میرے قلم سے
جو خوگر ہیں ترے ظلم و ستم کے — نہ دیکھیگا کسی کو بڑھکے ہم سے
بہرصورت رہے مجھپر ترا لطف — نہیں مطلب مجھے کچھ بیش و کم سے
تہ و بالا زمانہ ہو گیا ہے — اٹھا تو ہات اب ظلم و ستم سے
میں فدوی ہوں شہ آصف (خلد اللہ ملکہ) کا دل سے — مجھے کیا کام ہے دارا و جم سے

جمال یار کی توصیف عابد
کریں ہم کیا نہ پوچھیں آپ ہم سے

مرے دل میں ہی میں پوچھوں انہیں سے — ملو گے کب کہو تم اس حزیں سے
غرض ہے کسکو فردوس بریں سے — امیدیں خواہشیں سب ہیں تمہیں سے
لیا جاتا ہے در پردہ مرا دل — لڑی ہے آنکھ اک پردہ نشیں سے
کھڑے ہیں بام پر وہ بے تکلف — میں انکو دیکھتا ہوں دور زمیں سے

یہہ کہنا اوس سے جو تجکو سجانے | یہہ باتین ناصحِ نادان ہمین سے
ترے انکار مین ہے طرز اقرار | نہین ہے مجکو اندیشہ نہین سے
خیالِ یار مین کیون بدگمان ہو | ملین جا کر کہین اہلِ یقین سے
محلے مین اوسیکے گھر بنائین | یہی بہتر ہے سب روئے زمین سے
بنایا خوبصورت زشت خو کو | گلا مجکو ہے صورت آفرین سے
حرم خالی ہے بالکل دیر ویران | نکالو ڈھونڈکر اوسکو کہین سے

بنا عابد سے عاشق اللہ اللہ
رہا اب کام کیا دنیا و دین سے

کہون کیا حال مین اوس بدگمان سے | ادا ہوتا نہین میری زبان سے
بگڑکر کیون چلے میرے مکان سے | قصور ایسا ہوا کیا میزبان سے
بیان کردون اگر دلکی زبان سے | ابہی واقف ہون سب رازِ نہان سے

بڑے ہے بے رحم ہو سفاک ہو تم
ہوا معلوم مجکو امتحان سے

تری ہی ذات ہے دونون جہان مین
ہوا ثابت مجھے تیرے بیان سے

یکایک غیر کا آنا ترے ساتھ
یہہ کیا کچھہ کم ہے مرگ ناگہان سے

یہان آؤ تو مانونگا مین احسان
وہان کیون جاکے الجھون پاسبان سے

مجھے ہے تیری یکتائی کا دعوی
تیرا ثانی کرون پیدا کہان سے

دعا دے مجھے ولی نعمت کو استاد
ملی ہے آپ کو جا گیریان سے

قرار اسکو ثبات اسکو نہین ہے
نہ دل عابد لگانا اس جہان سے

تری رحمت کا جیسے ابر برسے
تو پھر کیونکر کوئی پائی کو ترسے

دُر نایاب تھا اک ایک آنسو
گرے جب اشک میری چشم تر سے

وہ تو مژدہ سنا قاصد مجھے آج
کہ ہو دل کو تسلی جس خبر سے

الٰہی خیر وہ کیون دیکھتے ہین — غضب کے قہر سے تیڑہی نظر سے

جو دل مین ہے وہی مضمون کے غلاین — عبارت دوسری لاؤن کدہر سے

عجب کچہہ شوق ہے کوے صنم کا — کہ مین رہتا ہون آگے ادہر سے

ملے ہین داغ دل داغ جگر دو — ثمر مجکو محبت کے شجر سے

ہوے یان تک ہم اوس کے عشق مین گم — ہوے ہین بیخبر اپنی خبر سے

مقدر جب بگڑتا ہے تو منعم — نہ نکلے کام کچہہ بہی سیم و زر سے

شب فرقت لگی رہتی ہین آنکہین — کبہی چہت سے کبہی دیوار و در سے

لیا جب نقد دل جب وصل ٹہرا — تجہے ہے شوق ظالم سیم و زر سے

ذرا دیکہو تو حالت عاشقون کی — ذرا نکلو تو باہر اپنے گہر سے

وہ خود آتے ہین میرے گہر مین ہر روز — نہین مطلب مجہے اب نامہ بر سے

نہ واعظ اب ڈرا مجکو مرا دل — سبک ہو چکا خوف و خطر سے

اگر آجاے میخانہ مین زاہد	اتارین رند عمامہ کو سر سے

اشمہ عابد اب اوسکے دلبیہ ہوگا
لکھاہے حال دل خون جگر سے

آنے لگے وہ گھر مین ہمارے کئی دن سے
کچھہ اوج پہ ہین اپنے ستارے کئی دن سے
کس روز ٹھہرتی ہے ملاقات کی دیکھین
ہوتے تو ہین اب اون سے اشارے کئی دن سے
اسلام سے منہہ پھیر کے ہم عشق بتان مین
کعبے سے ہین کاشی کو سدھارے کئی دن سے
حالت یہہ مری فرقت جانان مین ہوئی ہے
راتون کو گنا کرتا ہون تارے کئی دن سے

اب دشت جنون کا مین بنا وحشی کامل
مانوس جو ہین مجھسے چکارے کئی دن سے
بیہان تو کہ ہر حور تو ہو جائے مقابل
رہتے ہین وہ اپنے کو سنوارے کئی دن سے
عشاق کے سر کاٹ کے میدان مین ہر روز
وہ کھیلتے ہین گیند ہمارے کئی دن سے
وان غیر کے سر ہین وہ کیا کرتے ہین کلنگی
یان چلتے ہین سر پر مرے آرے کئی دن سے
اے دیدۂ گریان تو یہین سیر دکھا دے
جاتے ہین وہ دریا کے کنارے کئی دن سے
عابد کو نہ اب حور کی خواہش نہ پری کی

دیکھے ہین جو انداز تمہارے کئی دن سے

لگایا جس سے دل ہمنے ہوا وہ بیوفا ہم سے
گھلے جاتے ہین ہم آٹھون پہر یارب اسی غم سے

سکندر آئینہ گر تھا مرا دل خود ہے آئینہ
یہی آئینہ صورت آشنا ہے سارے عالم سے

یہہ ہٹ اچھی نہین ظالم نہ جا محفل سے تو اٹھکر
منور ہے یہہ شب کچھہ بزم عشرت اک ترے دم سے

اشارون سے ترے طوف حرم حاصل نہو کیونکر
خم ابرو ترا ہم رتبہ ہے محراب کی خم سے

یہہ زخمی ہے کسی تیغ ادا کا تو نہین واقف
یہہ زخم دل نہ اچھا ہوگا اسے جراح مرہم سے

نہ دیکھو تم مری جانب غضب انگیز آنکھون سے
نگاہ چشم خشم آلود ہرگز کم نہین سم سے

کسی کی یاد سے ہے وہ دل سے جاتا رات دن مجکو
دکھائی کچھ نہین دیتا ہے اب تو چشم پر نم سے

کیا مدہوش مجکو تو نے ساقی ایک ساغر سے
کرون گا کل مین کو شر بیتو ی تعریف داور سے

زمانے سے نہ شکوہ ہے نہ گردون سی شکایت ہے
اگر کچھ ہے تو ہے مجکو گلہ اپنے مقدر سے

رہونگا آپ مین مسکن بنا کر کوئے جانان مین
نہ قاصد کی خوشامد ہے نہ مطلب ہے کبوتر سے

یہان ہم دیکھتے ہین اپنے دل مین جلوۂ جانان

وہان بس باز آئے وعدۂ دیدار محشر سے
یہہ گہر بیٹھے ہی جھگڑا عبد و رب کا کر رہا ہے کیون
نکل کر دیکھہ تو عابد کہین باہر ذرا گہر سے

مار ڈالو ابروے خمدار سے
کیون ڈراتے ہو ہمین تلوار سے
یاد ہے یہہ کس مژہ کے رات دن
چبھہ رہے ہین تیر دل مین خار سے
جان نثار و نکی نہین ہے کچہہ قدر
ہے محبت آپکو اغیار سے
چال تیری حشر سے کچہہ کم نہین
فتنے اٹہتے ہین تری رفتار سے
اک بت کافر پہ ہین جب سے فدا
عشق ہمکو ہوگیا زنّار سے

عابد اب اپنا نہین محسن کوئی
مجکو ملوادے جو میرے یار سے

دل نادان پہر اوسنے آیا ہے
بارہا جسکو آزمایا ہے

پہر غضب ہے وہ مجکو دیتے ہین
وقت پیر امتحان کا آیا ہے

خون تمہکو اوٹگے ہزارون سے
آج کیا تمنے پان کہایا ہے

کہے دیتی ہے نامہ بر کی خوشی
کچہہ وہان سے جواب لایا ہے

پاؤن پیر اونکے رکہدیئے ہے سر
وصل مین اس طرح منایا ہے

کیون بگڑتے ہو بات بات پہ تم
غیر نے تمکو کیا سکہایا ہے

اپنے دشمن سے مین یہہ کہتا ہون
تو یہہ قسمت کہان سے لایا ہے

تمکو دیکہا کرونگا آکے رہو
مرے دل کا یہی کرایا ہے

ہم مرین او نپہ اور وہ غیرون پر
یہہ نیا ماجرا خدایا ہے

مجکو پروا نہین ہے کچہہ عابد
مرے سر پر خدا کا سایا ہے

حال دل اپنا کہون کیا سفری سامنے
اقرار کرتا ہے مجہپر کسی کے سامنے

لیے تو بیٹھا ہوں سر بازار پر بیچہ فکر بیچ
دل کی قیمت کیا کہوں میں مشتری کے سامنے

باغ میں اوس غنچہ لب کی جب مجھے آئی ہو یاد
ہو گیا ہوں دل گرفتہ ہر کلی کے سامنے

ہیں حسینان جہاں سب دلربا و دلستان
گرد ہو جاتے ہیں تیری دلبری کے سامنے

دھیان بدنامی کا رہتا ہی نہ رسوائی کا کچھ
سوجھتی ہی کچھ نہیں ہے دل لگی کے سامنے

کیوں مرا جاتا ہی عابد جا کے کر تو عرض حال
شاہ آصف جاہ محبوب علی کے سامنے
خلد اللہ ملکہ

فدا تم پہ ہیں میری جان کیسے کیسے
حسین ماہ رو دلستان کیسے کیسے

بھلا کیوں نہ جاتیں گے وہ مجکو دل سے
دیے ہمنے بھی امتحان کیسے کیسے

وہی آج ویران مقتل پڑا ہے
تڑپتے تھے کل نیم جان کیسے کیسے

ترے زلف و گیسو کے دیوانہ بنکر
پڑے پھرتے ہیں نوجوان کیسے کیسے

کبھی جان دینگے کبھی دل تجھے ہم
کہ تحفہ ہیں پہ ارمغان کیسے کیسے

گذر کس طرح ہو مرا ہاے وان تک
ترے در پہ ہین پاسبان کیسے کیسے

کہون کس سے جوش جوانی مین عابد
ملین ہین مجھے دلستان کیسے کیسے

رسول اللہ کو ہم مظہر ذات خدا سمجھے
بجا سمجھے بجا سمجھے بجا سمجھے بجا سمجھے

نہ سمجھے جھوٹ اسکو حق مین ہون کہتا جو کہا کہم
وہی سمجھے خدا کو جو راز مصطفے سمجھے

ابھی تو ابتدا ہی ابتدا ہے اپنے الفت کی
بہت خوش ہین کہ ہم ہنر خفی کو انتہا سمجھے

نہ کیون کر اوسکے سایہ مین بھلا ہم سروری پائین
کہ جب ہم شاہ آصف جاہ کو ظل خدا سمجھے

بجز حق کے نکر دنیا و دین کی جستجو ہرگز
وہی اچھے رہے عابد جو ان دونون کو لا سمجھے

کوئی مبتلاے ادا ہو رہا ہے
کوئی اوسپہ دل سے فدا ہو رہا ہے

چھپایا تہا جو مدتون رازِ الفت
وہی ذکر اب برملا ہو رہا ہے

خطا کیا ہے میری بتاؤ تو صاحب
یہہ بیو جہہ کیون افترا ہو رہا ہے

کچھہ ایسا ہے کوچہ شہ حسن تیرا
یہان بادشہ ہر گدا ہو رہا ہے

وہ ہون آج قسمت پہ اپنے مین نازان
وہ نا آشنا آشنا ہو رہا ہے

ہوا اسقدر جوش فیض معین اب
مکدر دل اپنا صفا ہو رہا ہے

جلا دل کو عابد کے صولت نے دی ہے
کہ صیقل جو یہہ آئینہ ہو رہا ہے

کوئی آپ پر مبتلا ہو رہا ہے
ذرا دیکھئے تو یہہ کیا ہو رہا ہے

یہہ بنیاد ہر دو جہان کا ہے مظہر
خدا خود یہان مصطفے ہو رہا ہے

برہمن سے تو ہر بت لڑے نہ زاہد
یہہ سب کچھہ ظہور خدا ہو رہا ہے

قیامت نہین بھی وہ اٹھاتے ہین فتنے
یہہ محشر مین محشر بپا ہو رہا ہے

مرے دل مین ہے جو تصور تو نکا
یہہ کعبہ بھی اب بتکدا ہو رہا ہے

وہ ہنستے ہین غیرون سے میرے ہی آگے
ستم آنکھون دیکھے بپا ہو رہا ہے

نہ ناصح کا طالب نہ عابد کی خواہش
سخن پر ترے اکتفا ہو رہا ہے

یونہین کبتک تری فرقت مین پریشان رہے
اپنے عاشق پہ کچھ الطاف مری جان رہے

تن مین جبتک کہ مرے جان مری جان رہے
مجھکو ہر وقت تری دید کا ارمان رہے

کیا ہی دہر مین گر صورت انسان رہے
یہہ حقیقت مین ہے حیوان کہ حیوان رہے

یون بکا یک جو ہوا دل نادان اوپر
کچھ برا ہو نہ سمجھ کو دل نادان رہے

یہہ بجا نا کہ کوئی دل سے فدا ہے ہمپر
اپنے عاشق سے مری جان تم انجان رہے

اوسی انسان کی دولت ہے جہان مین اکثر
جسکو عزت رہے اور آن رہے شان رہے

ہم او رآنکھ اوٹھا کر کوئی دشمن دیکھے
اوسکی محفل مین ہم عزت سے بصد شان رہے

مصحف روے نگارین کے تصور مین ترے
ہم بھی برسون ہی مگر حافظ قرآن رہے

نہی و امر کو عابد نے نہ جانا صولت
ہم ازل سے بخدا تابع فرمان رہے

اک بوسہ ہمین دیجئے رخسار کا اپنے
اک پھول عطا کیجئے گلزار کا اپنے

مونس نہ ہے مرا کوئی نہ غمخوار ہے کوئی
مین کس سے کہون حال دل زار کا اپنے

راحت ہے گلشن مین نہ صحرا مین ہے چین
نہ ہے ڈہنگ نرالا دل بیمار کا اپنے

یان روز گذرتی ہے قیامت مرے دل پر
کیون وعدہ کیا حشر پہ دیدار کا اپنے

جس شئے پہ پڑی اپنی نظر دیکھتے ہین ہم
جلوہ ہے ہر اک رنگ مین دلدار کا اپنے

جو شخص وہی عکس نمودار ہیں یان کا ہے
ثانی تو نہین پائینگے ہم یار کا اپنے

عابد یہ کسی شوخ ستمگر پہ فدا ہے
کیا حال کہون مین دل بیمار کا اپنے

غنچہ دل کہلا دیا کس نے
مجھکو خندان بنا دیا کس نے

جلوہ اپنا دکہا دیا کس نے
مجھکو شیدا بنا دیا کس نے

منہہ دکہا کر چہپا لیا کس نے
مجھکو بے ہوش کر دیا کس نے

اوسکی محفل سے یک بیک مجھکو
فکر یہہ ہے اوٹہا دیا کس نے

ظالم و بے وفا ستمگر شوخ
تجھکو ایسا بنا دیا کس نے

ہے تمہاری تو یاد شام و سحر
تمکو دل سے بہلا دیا کس نے

ٹہوکرین مار کر سرِ مرقد
مجھکو عیسے جلا دیا کس نے

یون جو مخمور و مست ہون دن رات
مجھکو ایسی پلا دیا کس نے

موہنہ پہ آئنے کو شرم کرتے تہے
موہنہ سے موہنہ اب ملا دیا کس نے

مر گئے لاکہون قتل عام ہوا
اپنا ابرو ہلا دیا کس نے

مجھکو دیوانہ کر دیا ہے سہے
ایسی صورت دکہا دیا کس نے

مجھہ جفا کش کو اوس ستمگر سے
یہہ تعلق لگا دیا کس نے

گر نہین ہے وہ آئینہ رخسار | میرے دل کو جلا دیا کس نے

یون تو عاشق بہت ہین عابد خام
تجھکو پختہ بنا دیا کس نے

سر شب مین صاحب کہان آتے آتے | مرے گھر مین تم مہمان آتے آتے
نہ آہین نکلتی ہین دل سے نہ نالے | کہان ہو گئے یہہ نہان آتے آتے
گئے جانب غیر کترا کے رستہ | یہہ کیا اونکو سوجھی یہان آتے آتے
بہلا تہا وہ چپکے ہی آنا ہمارا | کیا تمنے رسوائیان آتے آتے
خبر تھی مرے گھر مین آنیکی ونکے | گئے پہر کہان میہمان آتے آتے

کہون کیا مین عابد کہ ہنگام وعدہ
رکی اونکے ہونٹون پہ ہان آتے آتے

پڑے ہین شیشے شراب خانیکے | دن ہین یہہ تو بہ آزماتینکے

دور مین میرے ذکر مجنون کیا
جھوٹے قصہ مین اوس زمانے کے

طوف کسبہ کیا کرین زاہد
ہم ہین قربان اوس آستانے کے

مانگ کر بوسہ مین ہوا مجرم
آدمی آ گئے ہین تھانے کے

تیر دلبر لگاکے اوسنے کہا
تم نہ تھے قایل اس نشانے کے

چین ملنا ہے ہمکو اب دشوار
تم جو عادی ہوے ستانے کے

اونکو ہم مانتے ہین اے عابد
آدمی جتنے ہین ٹھکانے کے

کیا اپنا سخن قطعہ الماس نہین ہے
اے جوہری آنکھ اسکی تیرے پاس نہین ہے

یہہ جان چکے ہین کہ شفا اسکو نہوگی
ہمکو مرض دل کی دوا راس نہین ہے

گل سونگھے بہت ہمنے گلستان جہانکے
اوس غیرت گلزار کی بو باس نہین ہے

ہمنے جو کیا منتخب اوس بت کو جہانمین
ایمان کی یہہ بات ہے وسواس نہین ہے

اے منعم زردار نکر چشم حقارت
دل میرا غنی ہے مجھے افلاس نہین ہے

دل نے مرے قندیل سی ہے روشنی دیکھی
جلتا ہے یہان خون جگر یاس نہین ہے

سنتا ہون کہ وہ آئین گے کل بہر عیادت
دم بھر بھی توقع جینے کی مجھے آس نہین ہے

مرنیکی خوشی سے مجھے ہے رشک مسیحا
پھولا ہے خوشی سے یہہ دل آماس نہین ہے

یون لب جو مرے خشک ہین ہے عشق کی گرمی
پیاسا ہون ترا ورنہ مجھے پیاس نہین ہے

حاتم کو ہے امید ترے فضل و کرم کی
یہہ آس ہی بس اور کوئی آس نہین ہے

ہوئے آشنا گنج اسرار کے
ہے یار ہر یار اغیار کے

مزے ہین ہمین دشت و گلزار کے
کہین دوست گل کے کہین خار کے

مسلمان رخ زلف ہندو ہوئے
شب و روز ہین جلوے یہہ یار کے

نہین خواہش خلد کعبہ و اعظو
کہ ساکن ہین ہم کوچہ یار کے

ترا ہر شعر موتی کی لڑی ہے

مصروف غمزہ جو نگہ فتنہ گر ہوئی
آمادہ کس کے قتل پہ تیری نظر ہوئی

جب شب کو بام پردہ پری جلوہ گر ہوئی
شرم و حیا سے دور ضیاء قمر ہوئی

جب سے جدا ہوا ہوں میں تجھ سے ہر ایک شب
تیری ہی یاد میں مری آخر سحر ہوئی

عاشق جگر برشتہ سہی خستہ دل سہی
کیوں اوسکی نقل گھر میں ترے رات بھر ہوئی

اب تجربہ ہمکو ہوگا زمانے میں دیکھنا
اہل وفا کی قدر انہیں مختصر ہوئی

اچھی نہ جگنے نکالی ہے تیر دل کی تاک کر
دل میں ہے مردہ رشک پری جلوہ گر ہوئی

ابرو ن کو ن تیغ ہو میں مقتول دیکھئے
تلوار مرے یار کی زیب کمر ہوئی

کس طرح سے ترے تئے ہیں کیسے ہیں داغ داغ
کچھ عاشقوں کے دلکی تجھے بھی خبر ہوئی

روتا ہوں تیرے ہجر میں اے شوخ میں مدام
میرے لئے بھی تیری کبھی چشم تر ہوئی

دل کے ہی پار اور کلیجا بھی چھید گیا
برچھی ہمارے حق میں تمہاری نظر ہوئی

ترا ہر شعر موتی کی لڑی ہے

مصروف غمزہ جو نگہ فتنہ گر ہوئی
آمادہ کسکے قتل پہ تیری نظر ہوئی

جب شب کو بام پر وہ پری جلوہ گر ہوئی
شرم و حیا سے دور ضیاء قمر ہوئی

جب سے جدا ہوا ہون مین تجھ سے ہر ایک شب
تیری ہی یاد مین مری اکثر سحر ہوئی

عاشق جگر برشتہ سہی خستہ دل سہی
کیون اوسکی نقل گھر مین ترے رات بھر ہوئی

ابتر ہمکو ہوگا زمانے نے نہین دیکھنا
اہل وفا کی قدر انہین بیشتر ہوئی

اچھی نہ چلنے نکالی ہے یزد کی تاک کر
دل مین مرے وہ رشک پری جلوہ گر ہوئی

اب کس کو ن تیرے ہو مین مقتول نہ دیکھئے
تلوار مرے یار کی زیب کمر ہوئی

کس طرح سے تڑپتے ہین کیسے ہین داغ
کچھہ عاشقون کے دلکی تجھے بھی خبر ہوئی

روتا ہون تیرے ہجر مین اے شوخ مین مدام
میرے لئے نہ تیری کبھی چشم تر ہوئی

دل کے ہی پارا اور کلیجا بھی چھید گیا
برچھی ہمارے حق مین تمہاری نظر ہوئی

ٹھوکر بھی تیری آسکے نہین سرنوشت مین
میری جبین اگرچہ ترا سنگ در ہوی

مارا ہے سیکڑون کو تو بسمل کئے ہزار
تیری نگاہ تیر ستمگر جگر پر ہوی

کس طرح وعدہ پہ ہو تیرے ہمکو اعتبار
اک بات بہی کبہی نہ تری معتبر ہوی

افسوس وان اثر نہوا او دلمین کچہہ نکلی
یان رات میری آہ و فغان مین بسر ہوی

عابد کو کہتے سنتے زمانہ گذر گیا
تسکین قاصدون سے نہ اوسکو مگر ہوی

ہر لب پہ ہی گفتگو تمہاری
ہر دل مین ہے آرزو تمہاری

دندان ہین گہر کشیدہ ابرو
دونون سے ہی آبرو تمہاری

گلزار جہان کے گل ہین جتنے
ہر اک مین بسی ہے بو تمہاری

جو ڈہونڈے تمہین وہ آپ گم ہو
کیا خوب ہے جستجو تمہاری

یہہ ہوگئی ہے ہر کسیکو مرغوب

عابدا جو ہے نیک خو تمہاری

ثنا کرتے ہیں ہم کہانی تمہاری — یہی یاد رہتی ہے جانی تمہاری
بڑی جوش پر ہے جوانی تمہاری — جو ہو وصل ہو مہربانی تمہاری
اگر وا دلجاوے مجھکو وفا کی — مری آبرو قدردانی تمہاری
ہزاروں حسینوں کو دیکھا ہے ہمنے — الگ سب سے ہے طرز جانی تمہاری
مجھے اپنا عاشق بنا تو چکے ہو — یہ کس سے ہے پھر لنترانی تمہاری
نہ شیرین کا قصہ نہ لیلی کا ہی ذکر — یہاں ہوتی ہے قصہ خوانی تمہاری
پتا ہی نہیں ہے دہان و کمر کا — شبیہ آکے کیا کھینچے مانی تمہاری
کبھی آؤ گھر میں ہمارے بھی صاحب — کریں ہم بھی تو میہمانی تمہاری
تمہارا ہی دم بھر رہا ہوں ہمیشہ — میری نسبت ہے زندگانی تمہاری
یہی رتبہ و نگاہی آگے تمہارے — کہ حوریں کریں پاسبانی تمہاری

ہزار امتحان ہوچکے ہیں ہمارے ۔ یہہ جاتی نہیں بدگمانی تمہاری

امیری فقیری مین گوضد ہے عابد
یہی طرز ہے خاندانی تمہاری

وہ کافر مسلمان ہوا چاہتا ہے ۔ جدا دین و ایمان ہوا چاہتا ہے
ترے پرتو رخ سے ہر ایک ذرہ ۔ مگر مہر تابان ہوا چاہتا ہے
جو زیر و زبر پڑھکے ناظر بنا ہے ۔ رخ اپنا ہی قرآن ہوا چاہتا ہے
ہر اک جا رہا ہے جو خلد بریں کو ۔ جہان سب یہ ویران ہوا چاہتا ہے
انا الحق کا دعوے جو بندیکے ہے اب ۔ خدائیکا سامان ہوا چاہتا ہے

حقایق کے اشعار لکھتا ہے عابد
تصوف کا دیوان ہوا چاہتا ہے

ذکر و تسبیح پر یہہ نخوت ہے ۔ شیخ صاحب کی کیا عبادت ہے

نور اوسکا ہے تیری رگ رگ مین | دلکی بستی مین کیون یہ کثرت ہے

جسنے تجکو بنایا اے زاہد | رند بہی تو اوسیکی صنعت ہے

بیخودِ شوق کو نہین معلوم | کون ذلت ہے کون عزت ہے

ذبح کر پوچہتا ہے کیا قاتل | کونسی تیرے دلمین حسرت ہے

اپنی تعریف غیر کی توہین | اچہے لوگونکی کب یہہ خصلت ہے

کیون پہر اتا ہے مغز اے ناصح | یوہنین بک بک کی تجکو عادت ہے

کامنہ گو ہوبنکے اور عشق صنم
تجہسے عابد یہ سخت حیرت ہے

وہی یار کا یار جو ناہ رو ہے | کہلی چاندنی اوسکی یہہ کونکو ہے

یہہ نطق و سخن تیری ہی گفتگو ہے | نہین میری ہستی فقط تو ہی تو ہے

ہوے ہین جو وحدت کے کثرت مین داخل | ہماری یہان اسلیئے آبرو ہے

نہ کہیو یار تو اسکی نعمت سے ناصح
کہ فرمایا اوسنے کلوا واشربوا ہے

اشارہ سے ابرو کے لے ہے تو مئے
عجب خاصیت تیری اے جنگجو ہے

نہ طاعت سے خوش ہے نہ عصیاں سے ناخوش
غنی ہے وہاں بے نیازی کی خو ہے

یہہ ناصر یہہ صولت یہہ عابد یہہ حافظ
یہہ سب تیرے بندے ہیں اللہ تو ہے

جو شہرگ کے نزدیک تر ہے تو ہے
ملا نحن اقرب سے میرا گلو ہے

جو نکلا میں وحدت سے پیدا تجکو
تو کثرت سے اپنی مرے روبرو ہے

تو ہے شخص تو میں ترا عکس ہوں خود
جو قامت ہے وہ سایہ کے ہو بہو ہے

تری ذات میں ہے جو میری صفت گم
مجھے اب کہاں پھر تری جستجو ہے

یہی گوش نے دہوش کرتا ہے مجکو
کہ دیوانہ جسنے بنایا وہ تو ہے

غزل سے عابد کہتے ہیں زاہد

یہہ ساری حقایق کی خوش گفتگو ہے

غصہ مین تم جو میان سے تلوار لیجلے
ہم بھی جہان کے شہر کو ہمین وار لیجیے

خواہش ہوئی کہ وصل بھی ہو جائے اک ذرا
جب خوب اوسکے بوسہ رخسار لیجیے

ایک نام ہے میرے پاس جو اللہ نام دو نین
اک جان تھی کہ وہ بھی ستمگار لیجیے

اب بھی نہین بھروسہ ہمین تیرے قول کا
گویا کہے تجھسے وصل کے اقرار لیجیے

عابد اب اور کرتے ہین کیا زند دیکھیے
عزت تو میری راہ مین میخوار لیجلے

دنیا سے ہم یہہ ایک دل زار لیجلے
اور دوسرا فقط غم دلدار لیجلے

ہے جلوہ گر جو بام پہ وہ غیرت مسیح
ہم بھی برائے نذر دل زار لیجلے

اپنی غرض جتاتے اہین سنتے غیر تھی
ہم دلکی بات دل ہی مین دلدار لیجلے

رنگت زمانیکی ہے جدا درخت تاک
گل لیجلے کوئی تو کوئی خار لیجلے

منصور کا مقولہ تہا حق بزبان
تقصیر کیا ہوئی جو سوے دار لیچلے

عابد بنا کوئی کوئی آزاد بن گیا
دنیا و دین کا لطف یہی ہا لیچلے

چہپا تو تم خدا کو تو تمکو خدا ملے
اسیر عمل ہو یار تو دیکہو مزا ملے

اس سچ جہوٹ ہو مجکو سزا ملے
سچی اگر کہون تو پہر انعام کیا ملے

بوسہ ہو سیب زنخ کا کہ عناب لب کا ہو
بیمار عشق ہون مجہے کچہہ تو دوا ملے

دل لیکے اوسنے بوسۂ رخ تو دیا مگر
دیکہون تو مجکو اسکے سوا اور کیا ملے

عابد مین کیا کہون مری قسمت کی بات ہے
جو آشنا ملے مجہے وہ بیوفا ملے

وہ سر راہ ہین ابرو کو ہلاتے جاتے
اس اشارہ سے ہین عاشق کو بلاتے جاتے

آپ جس دن سے مرے دل مین ہین آتے جاتے
رفتہ رفتہ ہین محبت کو بڑہاتے جاتے

دیدۂ تر کا یہہ رونا مجھے بہتا ہے دلم
عمر گذری ہے پر نہین اشک بہاتے جاتے

دل دکھانیکی یہہ عادت نہین اچھی ناصح
دیکھ پچھتائیگا ہم عشق سے تھکتے جاتے

اسطرح دونو طرف آگ لگائے ہین رقیب
اوسکو سمجھاتے نہین ہمکو جلاتے جاتے

عابد اب ہم تو ہین مصروف عبادت ہر وقت
حشر کا حال ہے کیون آپ سناتے جاتے

اک شکل مجسم نورانی
آ بیٹھے ہو دل مین وہ جانی

تم عشق حقیقی کے بانی
پیغمبر کون نظر مین ہو ثانی

اب کوئی نہین تیرا ثانی
تو غیرتِ یوسف ہے جانی

ہو جاتے ہین عفو قصور تمام
اب ہو گیا فضلِ رحمانی

مین ایک خدا کا بندہ ہون
سب میری نظر مین اک آنی

دیکھا جو تمہین مجنون وہ ہوا
کیا بات تمہاری ہے جانی

اک خلق خدا سے ہے تجہہ فدا
عابد ہی نہیں کچہہ تیرا بائی

دیکہہ تو تمام نشان یارو یہہ سب ہے لاشئے
یہہ حویلی یہہ مکان یارو یہہ سب ہے لاشئے

تنے بہلائی دوکان یارو یہہ سب ہے لاشئے
سودا ارزان گرگان یارو یہہ سب ہے لاشئے

اوسکی قدرت کے سوا اور نہ دیکہا نہ سنا
ماسوا اوسکے بیان یارو یہہ سب ہے لاشئے

نظر آتے تو کچہہ اوصاف ہی اونکے لکہتے
نہ دہیں ہے نہ میان یارو یہہ سب ہے لاشئے

ایک چار طرف اوسکا ہی ہے جلوہ عیان
اور باقی ہے گمان یارو یہہ سب ہے لاشئے

مسند و خاک برابر ہیں ہمارے نزدیک
کچہہ یہان ہے نہ وہان یارو یہہ سب ہے لاشئے

بادشاہی بہی فقیری بہی ہیں دونوں اک چیز
ہے ثبات اسکا کہان یارو یہہ سب ہے لاشئے

کوئی عابد سے ذرا پوچھے تو حقیقت انکی
کیا زمین اور زمان یارو یہہ سب ہے لاشئے

ملک دل آباد کیون کیسی کہی ۔ شاد ہوا ہے شاد کیون کیسی کہی

دوست تیرے شاد کیون کیسی کہی ۔ ہون عدو برباد کیون کیسی کہی

عدل و انصاف شہ محبوب سے ۔ ہے دکن آباد کیون کیسی کہی

مر گئے اعدا سبھی تم خوش رہو ۔ لو مبارک باد کیون کیسی کہی

وہ کہان لطف و کرم ہین آپ کے ۔ نہ کچھ ہے ارشاد کیون کیسی کہی

تم بہت دن سے ادہر آتے نہین ۔ کرتے ہین ہم یاد کیون کیسی کہی

قدر دانی آپ پر ہی ختم ہے ۔ سب کچھ ہوا ہو شاد کیون کیسی کہی

آرزو ہے سیر گلگشت ارم ۔ لیگیا شداد کیون کیسی کہی

نرگس شہلا ہے پیش چشم یار ۔ کور مادر زاد کیون کیسی کہی

کم نہین قامت قیامت سے ترا ۔ غیرت شمشاد کیون کیسی کہی

داغ آئے بنگیا یہہ شہر بہی ۔ اب جہان آباد کیون کیسی کہی

غیر سے خوش ہم سے ناخوش صبح و شام
سن تو یہہ فریاد کیون کیسی کہی

شکل کوئی اور ہی ہے یارسی
سمجھہ تو کہہ بہزاد کیون کیسی کہی

اک نگہہ کر پہر قتل عاشقان
اے ستم ایجاد کیون کیسی کہی

جان شیرین عشق شیرین مین کہو
سن تو لے فرہاد کیون کیسی کہی

حضرت آصف سے عابد آپ کو خلد اللہ ملکہ
روز ہو امداد کیون کیسی کہی

حیران ہون یارب آج مجہے پہر صبح سے کیسی وحشت ہے
بیچینی سی بیچینی ہے کچھہ اور ہی دل کی حالت ہے

یہہ نحن اقرب کا تو بیان قرآن ہے سنا دیکھو عیان
بندے ہوئے تو بہی دور نہین اللہ سے حاصل قربت ہے

معشوق مجازی ہو کے کہین عشاق مین عاشق بنکے بسے

دیکھا ہے جدہر پایا ہے اودہر ہر جا پہ تمہاری علامت ہے

تو اصل تو نہین ہون نقل اوسکی تو مغز تو اوسکا پوست ہون ہو یکمین

جز اوسکے کہان ہے مجھکو نظر ہان یہہ ہی تیری کرامت ہے

مین ڈہونڈ رہا تہا تیرا پتا اپنی ہی خبر دل رکہتا تہا

پایا ہون جواب تجھکو بخدا تو آپ ہون گم یہہ حیرت ہے

الفاظ تو ظاہر جانتے ہو معنی کی نہین کچھ تمکو خبر

تم کیسے عارف ہو جاہل یہہ کیسی تمہاری عبادت ہے

جانان برخ نقاب تا کے | از عاشق خود حجاب تا کے

رحمے بنما و لطف فرما | بر سینۂ خود عتاب تا کے

از تشنہ لب شوق مستم | این بنت عنب خراب تا کے

پیر یست کنون و شد جوانی | لہو و لعب شباب تا کے

از بسو سرہا برون شد پا یدل | این وعدۂ غم عذاب تا کے
بویاست مشام جان بہوش | عطر اگر و گلاب تا کے
بحر کرم است در تلاطم | عصیان مرا حساب تا کے
بریان جگرے بدست دارم | شوق گزک و کباب تا کے
از علم یقین شدہ کشودم | بحر است بپا حباب تا کے
دریائے محیط ہست ہر جا | این جہل اے سراب تا کے

حائل تو با وسپاہ خود را
جنگی ملکی خطاب تا کے

مخمسات

مخمس بر غزل جناب امیر احمد صاحب مینائی المتخلص بہ امیر

سورۂ اخلاص ہے ارشاد ابی شاہ کا | پایا فیض جو رتبہ فنا فی اللہ کا

خاک پر نقش قدم رو کش نہ کیون ہو ماہ کا
نور وحدت سے یہ عالم ہے دل آگاہ کا
مہر ہے ایک ایک ذرہ میری گرد راہ کا

بحر ہستی مین عجب لہرا رہا ہے لا الہ
تا بساحل موج زن سیلاب سا ہے لا الہ
خود نمونہ ظاہر اگر ذات کا ہے لا الہ
فی الحقیقت غوطہ بحر فنا ہے لا الہ
ہے ابھرنا اس بھنور سے ذکر الا اللہ کا

بیوفا ہے تجھ دنیا کی الفت سے گذر
اس جہان مین سیر اور عیش و عشرت سے گذر
بندہ ہو تو کبھی تو ہر ایک علت سے گذر
حق سے جا ہے تو تو شاد و دولت سے گذر
منزل سے ہو تو جو حاصل ہو محبت اللہ کا

ہو صداقت سے بھری وہ خوبی گفتار ہو
وعدہ ہو یا قول ہو پیمان ہو یا اقرار ہو
بات مین اک بات ہو وہ بات پر اسرار ہو
صحبت احباب یا دربار یا سرکار ہو
بات وہ کہئے بھلا ہو جسمین خلق اللہ کا

راست دل پر فیض تہا خوش نہا تقوی کی عشق کا — اک الف احمد احد کا صاف جلوہ کر گیا
گلشن وحدت کے غم مین مثل شبنم رو دیا — آنسو نکا جوش یہہ ذکر آلہی مین ہوا
بنگیا سرو کنار جو الف اللہ کا

ای دل اب عشق حقیقی کو بجان خوب کر — مصطفےٰ محبوب حق ہین اونکو تو محبوب کر
آگیا ساحل پہ یہ باری غوطہ خواری خوب کر — گوہر مقصد ملا بحر سخن مین ڈوب کر
تہ کو جب پہنچا تو مضمون ہات آیا چاہ کا

ہو گیا ملک دکن مین گو کہ عابد ہے اسیر — پر مدینہ کی سکونت چاہتا ہے یہہ حقیر
صورت رفعت زیارت سے اوسے بخشینگے پیر — نور ایسا دیدہ دلکو خدا بخشے امیر
سامنے روضہ نظر آئے رسول اللہ کا

خمسہ غزل حضرت شاہ خاموش علیہ الرحمۃ

سنئے احد مین چہپا تہا مجہے معلوم نہ تہا — صورت میم پیا تہا مجہے معلوم نہ تہا

جلوۂ آدم مین کیا تہا مجہے معلوم نہ تہا — شکل انسان مین خدا تہا مجہے معلوم نہ تہا

حق سے ناحق مین جدا تہا مجہے معلوم نہ تہا

تہا جو مکتب کا پڑہا ہوگیا بیفائدہ سب — عین فی سیکہنے سے ذہن مین آیا مطلب

مصطفی چہرے سے بندیکے خدا دور تہا کب — باوجودیکہ ندا نحن اقرب

گرچہ قرآن مین لکہا تہا مجہے معلوم نہ تہا

ملگئی جبکہ صفت ذات کی آب و گل مین — باد و آتش کی تجلی ہوئی آب و گل مین

ہے تعرج کا تنزل یہی آب و گل مین — ہوکے سلطان حقیقت ہے آئے آب و گل مین

در بدر شکل گدا تہا مجہے معلوم نہ تہا

مہر جس شکل سے ہوجاتا ہے شبکو مخفی — اسطرح تخم مین پوشیدہ ہی نخل اور ڈالی

آکے تفصیل مین اجمال جو بہولا آپ ہی — مطلع دل پہ مرے چہایا تہا زنگار خودی

چاند بدلی مین چہپا تہا مجہے معلوم نہ تہا

وصل مین ہجر کے صدمہ کو اوٹھایا ناحق
ہوگیا اپنے رقیبکا مجھے دہوکا ناحق
شیخ و کافر سے بتا یار کا پوچہا ناحق
ایک تہ حرم و دیر مین ڈہونڈا ناحق

سیمبر سینہ مین چہپا تہا مجھے معلوم نہ تہا

بند جب آنکھہ ہوئی یار کا چہرہ دیکہا
کہل جب مند و دل ہو لی اوسکا ہی جلوہ دیکہا
ہم نے اک پل مین کہین آپ سے کیا کیا دیکہا
ہوکے خاموش عجب سیر و تماشا دیکہا

رنگ بے رنگ ہوا تہا مجھے معلوم نہ تہا

تخمیس بر غزل جناب کریم اللہ شاہ صاحب عاشق چشتی

دیکہئے یہہ بہید نیا ہوگیا
ہوش و خیال اپنا ہوا ہو گیا
اب مجھے کہنا یہہ روا ہوگیا
منظہر بیچون جو خدا ہو گیا

آپ ہی رب عبد نما ہوگیا

آپ ہی یہہ صورت سے ہو شکل صنم
آپ ہی خود آپی ہو شکل صنم

مد نظر کیون ہو شکل صنم — برزخ کبریٰ ہے جو شکل صنم

سجدۂ بت مجھ پہ روا ہو گیا

تم تو ہو واللہ عجب فن کے شخص — بیٹھے ہو آئینو مین بن بن کے شخص

رابعت الف سا ہو مین تن تن کے شخص — عکس خود آتا ہے نظر بن کے شخص

آئینہ سینہ کا صفا ہو گیا

آتش الفت لگی دل مین سلگ — آپ سے مین ہو گیا یارو الگ

ہم یہان جب سے لگے تجھ سے بلگ — دفعتاً اب خلوت جانان تلک

ذہن مرا آپ رسا ہو گیا

عابد اب اک بندۂ رازق ہو مین — دوستی مین یار کے صادق ہو مین

وصف سے عاشق کے جو ناطق ہو مین — خواجۂ اجمیر کا عاشق ہون مین

ترک جہان کر کے گدا ہو گیا

مخمس بر غزل حضرت مولوی نیاز احمد صاحب چشتی رحمة الله علیه

یاد رخسارش چو بلبل سوی گلزار آورد
کاکلش غلطان به دود آه دشوار آورد
طوف مژگانش مرا در دشت پرخار آورد
هر زبانم قامتش در ناله زار آورد
ترسم این نخل بلا دیوانگی بار آورد

نشتر قصاد دیده بر رگ مجنون چو جا
اسمار اکنده همچو کاه و کهربا
جسم لیلی شد بخون رنگین از سرتا بپا
جذبهٔ عشق زلیخا یوسف صدیق را
از درون چاه کنعان سوی بازار آورد

لذت عشق ای هوس بین کم از اکسیر نیست
سر تسلیم و رضا نه غیر این تدبیر نیست
وصل معشوقه چو خواهی حاصلش جز تیر نیست
تلخی هجران عاشق خالی از تاثیر نیست
بلبل صحن انشین را سوی گلزار آورد

بود کارا انجم شماری در شب فرقت مرا
نیست غیر از آه و زاری و فغان وصحبت مرا

هست با چشمِ فسون سازش لبِ الفت مرا ۔ همچو ریگِ شیشهٔ ساعت بهر ساعت فنا

نرگسِ شهلائے آن شوخِ ستمگار آورد

از گنه هرگز نمالم دست مانندِ مگس ۔ همسایهٔ پادشاهِ چشتی دارم دسترس

جز غفور و شافعِ محشر ندارم پیش و پس ۔ نا امید از رحمتِ حق کارِ قیطان است و بس

رحمتِ او عاصیان را سوئے دیدار آورد

بسکه در عالم همه صلاحیش مشهور بود ۔ از مے توحید چنگ و نایها مخمور بود

حق رسی حق دانی و حق گوئی بحق مذکور بود ۔ آتشِ عشقیکه پنهان بد دلِ منصور بود

سر برون کرده سرش را بر سرِ دار آورد

رازِ حق بے صاحبِ باطن بکس معلوم نیست ۔ در حضورِ پیشگاهِ او بجز کس مفهوم نیست

هیچگاه موقوف فضلِ قادرِ قیوم نیست ۔ هیچکس از بارگاهِ ایزدی محروم نیست

فیضِ عامش بیدلان را سوئے دلدار آورد

ہر کرا اللہ پر رو آورد و رصحرا درون | می نشیند یک نشین گاہ دیدہ جا درون
سید پر تعلیم عصیان ہر زبان اعدا درون | ہر گناہی را سزا ہست در دنیا درون

کفر کافر را بگردن طوق زنار آورد

عابدم خوانم دعا یا کریم و یا رحیم | با نیاز احمدی دریافت صولت مستقیم
عاصیان از نگہت غفران سحر بخشد کریم | زاہد از طاعت اندر کف بود زر دکریم

مجرم مسکین گناہی پیش غفار آورد

خمسہ بر غزل جناب کریم اللہ شاہ صاحب عاشق چشتی

ہم اپنے سوا غیر کو پوجا نہیں کرتے | بتخانہ و دیر و حرم کی طرف اپنا نہیں کرتے
اپنے کو جو ہم پا یہیں کیا کیا نہیں کرتے | ہم اپنے سوا غیر کو سجدہ نہیں کرتے

کچھ اپنے بغیر اور کو پایا نہیں کرتے

وہ شوخ ستم گر ہو تو دلدار ہو کسکا | وہ مہر ستمگار جفا کار ہو کسکا

کہنا بجا آپ کہ وہ یار ہو کسکا — ہم آپ ہین جب تک تو دیدار ہو کسکا

کیون آپکو پہر آپ ہی دیکھا نہین کرتے

ہان تیری طبیعت مین بہت کچھ ہی ہے شر — یون رد ہر لوگونکے مذمت نکیا کر

منھ کھول نہ اسطرح خدا سے تو ذرا ڈر — تکفیر مین زاہد نہ ہماری ہو تو کافر

آپ اپنے سوا غیر کو پوجا نہین کرتے

بیمار ہمین کہتی ہے مخلوق تو کہلے — سرشار ہمین کہتی ہے مخلوق تو کہلے

میخوار ہمین کہتی ہے مخلوق تو کہلے — بدکار ہمین کہتی ہے مخلوق تو کہلے

جو کچھ کہ ہم آپکے تئین بیجا نہین کرتے

صورت جو وہان آتی ہین یاخواجہ چشتی — دل عشق مین بہلاتے ہین یاخواجہ چشتی

عابد تیرے بنجاتی ہین یاخواجہ چشتی — عاشق تیرے کہلاتے ہین یاخواجہ چشتی

جو کچھ ہے تو ہے اور کی پروا نہین کرتے

مخمس بر غزل حضرت محمد جام زندہ پیل علیہ الرحمۃ

نوش شراب معرفت پیکر سے جھلکے
خوب ہی عرفان کی لذت ملے
اب ہوا معلوم جب چھلکر سے چھلکے
خود بخود پیدا ہوا آئینہ شاہد سے ملے
نیست کس را اندرین معنی شکے

قطرہ و بحر و حباب و موج و ما
دیدۂ ظاہر تو ہے سب ایک جدا
کھولکر چشم بصیرت کو ذرا
گر سمجھے والی سمجھے ہیں ہمسر
وانکہ اندر یک نباشد بے شکے

معرفت کی گفتگو ہے بے شمار
جسکو شک ہے ہر ایک بیقرار
دل تو میرا ہے اسی پہ استوار
وحدت اندر کثرت آمد آشکار
بحر کشا در راہ بینش چشمکے

آئینہ سا ہو کوئی گر باصفا
اوسکے ہی آئینہ میں اوسکو دکھا

دوست اپنا کون ہے اپنے سوا ۔۔۔ گر ہمی خواہی کہ بینی دوست را

پس جمال خود نظر کن اندکے

پی لیا ہے جو مئے الفت کا جام ۔۔۔ پا گیا عابد عبادت سے ہے نام

اپنا ایسا ہے تصور صبح و شام ۔۔۔ گشت تمّ الفقر احمد را تمام

فخر دارد از پلاس و چرمکے

خمسہ بر غزل حضرت شاہ خاموش علیہ الرحمۃ

بخت کی ہوتی نہین تحریر اپنے ہاتہ سے ۔۔۔ اور پیش آنکی نہی تسطیر اپنے ہاتہ سے

نے رضا سیتی ہین توقیر اپنے ہاتہ سے ۔۔۔ تو کر اپنے لئے تدبیر اپنے ہاتہ سے

کام کرتی ہے تری تقدیر اپنے ہاتہ سے

ہین حروف حرص خالی کیمیاے مرد کی ۔۔۔ صرف طمع کیمیا مین کہو بیٹہی زندگی

تان گداز عشق مین ہو کر کیا غفلت سے بری ۔۔۔ قلب اپنا صاف کرلے سیل رو پاہی وہی

پہنکے ہے پارس بہی اور اکسیر اپنے ہاتہ سے

ہے محمدؐ کی حقیقت سے ظہور خاص و عام	بد نہ کہہ گبر سے ہیں یا ہنود اور ہندو تمام
کرکے حاصل صلح کل ہر ایک سے تو صبح و شام	گبر سے کر رام رام اور شیخ صاحب کو سلام

حق نے کہینچی ہے یہی تصویر اپنے ہاتہ سے

یار کے ملنے کا حاصل ہے جواب علم الیقین	جانتے ہین یہ اپنا پا گیا اور اہل دین
راز معشوقین کا ہر اک پہ وا ہوتا نہین	عاشقوں کے سر پر جا ہین کراما کاتبین

کیا ہے طاقت جو کری تحریر اپنے ہاتہ سے

خیر و شر منسوب جس سے ہے وہ خود اپنا گواہ	جابر و مجبور جب ہے آپ سے اپنی نگاہ
عبدیت مین چاہیے حفظ مراتب کی نگاہ	ہے ادب منظور تجہکو تو سمجہ اپنا گناہ

گو نہین کرتا ہے تو تقصیر اپنے ہاتہ سے

عاشقان جرم و خطا اپنی سے خود ٹلتے ہین کب	واسطے بخشش کے ہین سب طالب شہنشاہ عرب

عابد کمتری ہمراہی مین با غرور ادب	دامن آلودہ اگر ہا موئین ہم تو کیا عجب

پاک کردین حضرت پیغمبر اپنے ہاتھ سے

ٹھمریات وغیرہ متفرقات

اللہ کو پکارون آپ ملین یہہ بات تمہاری ہے نیاری

ہو مشکل مین بندے کے مولا یہ کہا حق تمہاری ہے پیاری

ڈھونڈو مین جہان دیکھو مین جدہر جائے تمہین ہو ملیں نظر

قیدنی نہین جو لکھا یہ زمین یہ ساکت تمہاری ہے ساری

شطرنج ہے عرفان کی تازی تم کھیل ہے ہو جو بازی

گر جیت لیے باطنازی یہ مات تمہاری ہے ہاری

دیوانہ یہ دل ہے صبح دم سا معشوق کے جا زلفون مین پہنسا

اور ہونے کے مخاطب کہنے لگا یہ رات تمہاری ہے تاری

عابد ہی عبادت کرتا ہے زاہد بھی یہ مرتا ہے

کیا خوب صفت ہے یہ تم مین یہ بات تمہاری ہے جاری

اے میرے جانی اے میرے جانی تجھسے کہوں کیا اپنی کہانی

تجھ پاس اپنی ہے قدردانی کاہیکو ہر پا پہر قصہ خوانی

سبکی سنونگا اپنی کرونگا یہ ہی طریقہ اپنا رکھونگا

اسمین نہ ہرگز کچھ فرق سمجھنا تون مین تیرے ہی مہربانی

مین تو ہوا ہون وحشی و حیران چاہت کا تیرے اے میرے جانان

ایسا ہو تو پہر کون جانی مجھپہ کریگا آ مہربانی

تجھکو مین دیکھا تو اوسکو دیکھا گر تجھکو پایا تو اوسکو پایا

کہتے اسیکو ہین خوش بیانی مضمون ایمان ہے من رآنی

اللہ باقی من کل فان قرآن مین دیکھو خوب اسکو سمجھو

عابد ہو معبود باقی ہے فانی کچھ نا ہنگا وہ یا رجانی

ٹھمری

میرے والی خواجہ چشتی اور تیرے قربان حور بہشتی
میرا بیڑا پار اوتارو کہیں ڈوب نجائے کشتی

ایضاً

تمہارے زلفون کا پھندا جیسے کاری ناگن پیا جیندا
بندن راکھو کرم و شفقت دل سے پیا نہین تیرا ہوون نبدا

ایضاً

گھنی گھنی بوندن برسے پانی ایسے سمے مین آملو جانی
وادر مور پپیہا بولے ساون دی مہمانی

ایضاً

یاکیسر نجارا لدا ہے	پیا سنگ جیتر ہمارا رہے
جب سے نکلے باغ تماشے کو	جیا عابد پڑے وارا ہے

ایضاً

سپنے ورون تال بیت نا کرتا ہے	نگین مین نیک و ہزار ہے
عشق نے داغ سنگت من مین	ٹیٹو نہ آگ بلی جھڑ نار ہے

ایضاً

کیسی آگ لگائی ہے میرے جانی تو	داگ پر دا آگ لگائی ہے میرے جانی تو
تڑپت جیرا جلیت کلیجوا	ایسی آگ لگائی ہے میرے جانی تو
بل بل جائے من عابد کے	پھونک دیا آگ لگائی ہے میرے جانی تو

تمت

تواریخ اختتام طبع دیوان

از نتیجۂ فکر فلک فرسا پادشاہ سخن اوستاد زمن عالیجناب
نواب مرزا خان بہادر نواب ناظم یار جنگ دبیر الدولہ فصیح الملک
بلبل ہند جہان اوستاد حضرت داغ دہلوی مد ظلہ العالے
اوستاد مصنف

اے بہادر جناب صولت جنگ
دین و دنیا کا ہے مزا اسمین
کیسے باہم ہین شوخی و تمکین
اسکو حسن قبول دے یارب
سال پوچھا جو ختم دیوان کا

ہمنے دیوان آپکا دیکھا
چاہیے اسکو دیدۂ بینا
کیسے توام ہین لفظ سے معنے
داغ کی آپ ہی ہے دل سے دعا
چشمۂ فیض جاری۔ اسکو کہا

چکیدۂ قلم صنعت رقم بحر مواج سخندانی مہر النور سپہر
جاہ و سیادانی عالیجناب مہاراجہ کشن پرشاد المتخلص بہ شاد

پیشکار بہادر و وزیر افواج سرکار عالی دام اقبالہٗ

شاعر رنگین بیان ماہر ہر علم و فن
قمری سرو کمال بلبل باغ دکن

طبع قدرہ نظم او ر وکش نظم کمال
رشک دہ کاشی و عنصری و برہمن

مصرع موزون او سر و گلستان بہار
جامۂ رنگین او صد چمن اندر چمن

رنگ مداد خوش بود در دلق زلف بتان
سرخی شنجرف او رشک عقیق یمن

جست چو تاریخ شاد ناظم جادو بیان
گفت سر و شے بخوان ۔ طوطی شیرین سخن

۱۳۱۴ھ

تقریظ و تاریخات طبع زاد منبع فضل و کمال شاعر بیمثال حاکم قیل و قال عارف صاحب حال شیخ کامل محقق و اصل عالیجناب مولوی احمد علی صاحب صدیقی القادری المتخلص بقاضی ادام اللہ برکاتہٗ

راہ و رسم شیوۂ پاک آداب محبت ؎ رواج سکہ نقد مالا مال بازار الفت

کمال جزو کل شعر و شاعری ؎ قانون روزگار عزیز سحر سامری

سرو خرام دیباچہ گلستان نادر معانی ؎ باد بہار سر لوح بوستان رازدانی

طغرائے ہوائے آمال ؎ فرمان برق خیال

آرائش دفاتر صنوف کمال ؎ پیغام مفید وصال

شکایت سوز ہجران ؎ قصۂ عجیبہ تمنائے وصل مہوشان

طبیعت لااُبالی کا نقش و نگار ؎ عنایت کلی استاد کا یادگار

گوہر بے نظیر بحر معانی ؎ در منثور گنج نطق یزدانی

یعنی وہی ہمارا آشنائی نامہ کا حدیقہ کلام ؎ گوہر نظام جنیب الہام

راستی و وفاداری کا نامہ یادہ آئینہ ؎ بام نگاہ محبت و مروت کا زینہ

بنائے محبت کی مستحکم جڑ ؎ سلسلۂ آشنائی کی جان ازدیاد مزاج کی

طبع شد دیوان صولت جنگ عابد بے بہا	انتخاب روزگار و قوت طبع قوی
اندرین مصرع بہ بین بدرست نہاں و ہم عیاں	سال فصلی یک ہزار و ہفت صد ہم نبوی

ولہ بصنعت حروف مہملہ در وصف مصنف اگر دو

مصرع پائین کہ آنرا ابتدا و ضرب گویند محسوب کنند تاریخیست

وهو هذا

وہ مصدر علم حامل حلم و وداد	وہ ماہ کمال سالک راہ سداد
الہام کا اوسکا اسم والا ہم در سن	گو ہر اوسکا کلام ہم سلک معاد

ولہ بصنعت حروف منقوطہ

مرحبا صد مرحبا آفرین صد آفرین	حابدا عالی تبار و شاعر صاحب وقار
باعث تفریح دل شد طبع دیوان شما	دید جہانست از شما این نہج زیبا و نگار
بہر تحریر سن طبعش بمن ترغیب داد	نو عجین نظام الدین محمد باد تبار

با ہمہ تعطیل فرصت شغل ہیکای خویش	بود در دالتماس او بخاطر ناگوار
پس بریں مصرع عدد و نقطہ در آمدنش	طبع شد دیوان خوب و دلکشا دمہ نگار

ولہ

کیا قصیدہ کیا غزل کوی تاریخ بلیغ	شاعریں اپنی قاضی فیض کا سب رنگ ہے
ہے بہ ظاہر سب ہم جنس یک آجا منگلے	ہے انکو کہا رنگ اپنا اور نرالا ڈہنگ ہے
ہان تعلی تو نہیں یا حقری کیلئے	مقتضا شاعری ہی خیر عذر لنگ ہے
روشنی طبع میں بس من بلاتد قاضیہ	ہے لڑائی مجھسے حاسد کو عدو کو جنگ ہے
ہیں دکن میں ہم بھی تو ہندوستان سے ہیں	ہندو اہیں یہاں گو ہند سو فرسنگ ہے
آئینہ خانہ میں گو تی ہی صفائی ورش	نہ نشین طینت رنگا و صف نا نگ ہے
جوہری کو جوہر ذاتی کی ہوتی ہی پرکھ	وہ جو جوہر ہے وہ جوہر سنگ بھی سنگ ہے
سنگ جوہر کی حقیقت ایک ہے جو گو فرق	کوئی ہم سنگ شرف اور کوئی پا سنگ ہے

ولہ

مکمل تھی یہہ دیوان چھپا عابد کا — صحت سے مزین ہے بیان سخن میں ہر گز

تاریخ کے واسطے نہیں فکر ضرور — کافی ہے یہہ جملہ " نسخہ صوب خیک " ١٣١٣

نتیجۂ طبع وقاد افضل العرفا اکمل العلما جناب مولوی محمد عبد القادر صاحب ابو طاہر اوستاد عربی مصنف و خلیفہ حضرت مسکین شاہ صاحب قبلہ قدس سرہ

شد ز دیوان حضرت عابد — باب اسرار معرفت مفتوح

فی البدیہہ بامتثال امر — گفتمش سالِ چاپ نغمۂ روح

از فکر بلند آسمان پیوند طبع وقاد جناب محمد مظہر علی صاحب اوستاد خوشنویسی مصنف

با کمال صنعت شعر و سخن در معرفت — گشت مطبوع نو بہار دیوان صنولت خنک ما

چون نمودم فکرِ سالِ طبعِ آن کلکِ خرد	زد رقم دیوانِ پرمعنی [illegible]

وله

از عنایاتِ خدا تصنیفِ دیوانِ عجیب	کرد صولت جنگ نوابِ بلند القاب را
بهرِ سالِ طبعِ آن شد در دلم القایِ غیب	گشت دیوانے بفکرِ عالی نواب را

وله

حبذا طبع زاد صولت جنگ	شد مرتب بقوت دانائی
هاتفِ غیب بهرِ تاریخش	گفت این بے نظیر دیوانے

وله

نسخهٔ نایاب صولت جنگ چون تصنیف کرد	گوهرِ بحرِ معانی کاندرین دیوان نهفت
هاتفِ غیب از پے سالش بگوشِ خاطرم	طبع شد دیوانِ چه نیک و دلپسند و خوب گفت

نتیجهٔ طبعِ شاعرِ عالی فکر قادر حسین صاحب المتخلص به قادر

میرے نواب کا کلام ہے یہ	جسکے دیکھے سے دلکو ہو راحت
ہے یہی سال طبع کی تاریخ	شوق افزا کلام پر صولت

نتیجہ فکر رسا و طبیعت وقاد طبع پر ذکا جناب غلام محی الدین صاحب ایضاً المتخلص بہ شیدا

مطلع مہر ہے یہ مطلع دیوان کیا ہے	چہرۂ حور ہے یہ صفحۂ دیوان کیا ہے
فکر تمہارے کی تو یہ کہا ہاتف غیب	گنج عرفاں کا ہے عابد تیرا دیوان کیا ہے

نتیجہ فکر رسائی نادر محمد عبد القادر صاحب المتخلص بہ روشن

تحویلدار فراشخانہ حضور پرنور انیس مصنف

خوش بخواند گر کسے این را دمے	دور گردد از دلش رنج و غمے
زانکہ از عرفان نشانے میدہد	زخمہائے خستگان را مرہمے
فکر کردم چون پئے تاریخ طبع	ہاتف غیبم ندا کرد ہمے
نغمۂ روحیست زد بشنو برملا	نغمۂ داؤد جان عالمے

نتیجۂ ذہنی فکر حاجی محمد ابراہیم صاحب سوداگر المتخلص بہ آرزو

چو این دیوان دلکش طبع شد با حسن تزئین
ز ہر سو بر مضامینش صدای مرحبا آمد

بفکر سال تاریخش عدو بیدل شد و گفتم
بہارستان صولت جنگ۔ از ہاتف ندا آمد

طبعزاد جناب سید عبد اللہ حسینی صاحب چشتی

نواب عظام صولت جنگ
حسان زمان و فخر سحبان

دیوان جو لکھا ہے نغمۂ روح
نظارہ سے مست ہو دل و جان

مقبول جہان پذیر عالم
منظور سخنور و سخندان

غمزہ و کرشمہ ناز و انداز
ہر شعر غزل سے ہے نمایان

مقطع ہے برنگ مہر روشن
مطلع ہے بسان ماہ تابان

تاریخ کی جستجو میں نے فکر کی جب
دل نے کہا یا ذوقی آن

اب ہندسے بیان سے سال ہجری
لکھدے ہے تیرا نظیر دیوان

ولہ

جبکہ صولت جنگ بہادر نے نیا ۔۔۔ بعد ازیں اور منتخب دیوان کیا

چست بندش اور نئے مضمون کو ۔۔۔ جو سنا جی سے کہا آکر مرحبا

یا دہاتف نے سرتاش سے ۔۔۔ سال بولا ارمغان بے بہا

بجوش فکری سیتل پرشاد جیو المتخلص بہ خرم تلمیذ حضرت
جناب مولانا فیض صاحب قدس سرہ

شد مرتب خوب این دیوانِ عالی پر دلنواز ۔۔۔ ہست یک یک شعر او مقبول عالم دلکشا

خوب در فصلی نوشتی خرم این تاریخ طبع ۔۔۔ طبع شد دیوان صولت جنگ سعد جان فزا

طبع زاد سرائے بنش واس صاحب علاقہ نظم جمعیت کا عالی

نغمۂ روح از کمال شوق دل ۔۔۔ کرد تصنیف عابد مقبول فیض

ہجری و فصلی ازین مصرع بدان ۔۔۔ منظر لطف آمده ہمشمول فیض

۱۳۰۶ ف

ولہ

نغمۂ روح باستعارۂ لطیف و فایق — فرحت افزای دل طبع سخنداں آمد
سال طبعش بسے ہاتف غیبی گفتہ — چشمۂ نور سخن - نظم درخشاں آمد
۱۳ ۱ہ

ولہ

نغمۂ روح ز تصنیف جناب عابد — مشتہر گشتہ در آفاق ز فضل یزداں
سال طبعش بسن عیسوی اندر تسلیم — نظم خوش - گشت ازاں گلشن عالم خنداں
۶۱۸ ۱ ۹۶

ولہ

دیوان نغز شد چو مرتب بفضل حق — موسوم گشت نغمۂ روح از پئے بقا
نظم است آنکہ معرفت و راز معنوی — خیزد بصد ترانہ ز ہر شعر بر ملا
نشو آں معرفت و اہل معنوی — مست الست گشتہ ازاں نسخ دلکشا
تا شاعر از برائے سال اثبت خیال کرد — در مصرع اخیر سن و سال شد ادا

شعرای هند و راه شناسان علم و فضل | گرویده اند شیفته بر نظم خوش نوا

وله

نوبهار چمن فیض و کرم صولت جنگ | ناظم اصلیش که میر عابد علیخان آمد

بمذاق سخنش هست تخلص عابد | پیش ارباب سخن صاحب دیوان آمد

شان و شوکت زتهٔ اهل مراتب بالا | در بلندی و حشم سرور ذی شان آمد

عابد و متقی و زاهد و صوفی و خلیق | عالم و فاضل و هم صاحب عرفان آمد

نغمه روح نموده چو مصنف بتصنیف | ملح شعرای جهان شیخ ثناخوان آمد

در ثناخوانی دیوان مصنف برقسم | چند اشعار از این راقم نادان آمد

این سخن گوی من نیست بتعلیم کتاب | گر از صحبت شعرای سخندان آمد

هر غزل هست نگاری چو عروس زیبا | یا پری پیکرے از ملک سلیمان آمد

حسن مطلع که از و مهر بیابند بطلوع | شان مقطع صفحه ماه درخشان آمد

سطر سطرش روان است چو تسنیم بهشت — زیب هر صفحه آن رشک گلستان آمد
رونق و آب مضامین بلاغت انگیز — زینت گوهر یاقوت بدخشان آمد
آب و رنگینی الفاظ و حروف کلمات — رشک افزای گل و نرگس و ریحان آمد
صورت موکز انست نکاتش باریک — نقطه‌ها حسرت خال رخ خوبان آمد
سال طبعش چو تاریخ ندا شد از غیب — چمنستان سخن نظم گل افشان آمد

تاریخ طبع زاد شمیم هوس شاد حسیو علاقه دار عالیجناب نواب صولت جنگ بهادر دام ظله

آفتاب شعور صولت جنگ — نغمه روح شد از این تصنیف
سال طبعش بگفت هاتف غیب — صورتی خوب دلپذیر لطیف

از جمله میرزا نادر علی رعد فرزند حضرت شعله مرحوم

منطبع گردید دیوان فصیح و سهم بلیغ — چون ز تصنیفات صولت جنگ ذی جاه و کمال

بسال طبعش ملہم غیبی بمن آمد گفت | ہست این دیوان عابد لاجواب و بیمثال
۱۳۰۵ ف

از نتیجۂ فکر وزیر علی مالک مطبع فخر نظامی المتخلص صفدری

گشت مطبوع چہ دیوان فصیح | ہست از فکر تمام عابد
صفدری گفت مزہ است مدام | بے مثال است کلام عابد

تاریخہاے طبع دیوان ریختہ قلم بدیع رقم شاعر خوش فکر عالیجناب میر اب علی صاحب آزو صنیعہ از خزانۂ عامرہ کار عالی

ہے امیر مملکت دکن کے شاعر سخن سنج | ہیں مشہور دیوان ہی کا از غیب
ہند میں آزور ہی مشہور اس کا سال طبع | واہ کیا اچھا چھپا دیوان لطف و خوبی کا
۱۳۰۵

ایضاً

جملہ عالم را منور کرد از انوار خویش | آفتاب شاعری بر آسمان طبع تافت
زرور مشتاق و ہو و دش چو خوش تاریخ گفت | انطباع بے بہا دیوان لطف و خوبی یافت
۱۳۰۵

ایضاً

امیر نامدار و شاعر با شوکت و تمکین	کلامش آنچنان خوشتر کہ گوید نیز جان نیک
رقم زد زور طبعش چہ زیبا مصرع تاریخ	بشد مطبوع جان دیوان صولت جنگ عالی نیک

از نتیجۂ فکر رشید الدین خان المتخلص عالی منیجر مطبع فخر نظامی
تلمیذ رشید حضرت بیکس تہانوی

ہو گیا طبع آج وہ دیوان	جس سے عالی ہے نام صولت جنگ
لکھدو تاریخ از سر انصاف	روح پرور کلام صولت جنگ

از نتیجۂ فکر وزیر علی مالک مطبع فخر نظامی المتخلص صفدری

واہ کیا ہی خوب ہے دیوان صولت جنگ کا	جسکو دیکھا جان و دل سے سب نے اپنا دل دیا ہے
تم بھی سال طبع اسکا صفدری کہدو رقم	واقعی دیوان ہے عالی تحفۂ عشاق ہے

[illegible]